الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ
الصلوۃ و السلام علیک یا نبی اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا نور اللہ ﷺ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ

مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

(حصہ اوّل)

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

مؤلف

محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

نام کتاب : ما فعل اللہ بک؟ (حصہ اوّل)

مؤلف : مولانا محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری

تصحیح : مولانا محمد شاہد عطاری مصباحی

نظرِ ثانی : کیف برکاتی، بلال نظامی، عبد السبحان عطاری، اسلام عطاری،

فاروق عطاری، عرفان عطاری، شاکر عطاری، زاہد عطاری،

جابر عطاری، یاسر عطاری، وسیم عطاری فیضان رضا عطاری،

ابو وقاص عطاری، اطہر عطاری

طبع اوّل : ۱۴۳۹ھ / 2018ء

ناشر : مکتبۃ السُنہ

پتہ: (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code:282001

Mb: 7251028540

Mb: 8808693818

تقریظِ جلیل

حضرت مولانا نوشاد خان المدنی رائیپوری

میں نے مؤلف کی کتاب بنام مافعل اللہ بک؟ میں طائرانہ نظر ڈالی ہے، جس کے بعد بخوبی پتہ چلا کہ موصوف کی تالیف اپنے موضوع اور مواد پر اسم بمسمیٰ ہے اور اپنی جامعیت کے اعتبار سے کامل، مکمل و اکمل ہے، اور اس کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ اس کے ایک ایک واقعہ سے کئی سارے اصلاحی جزئیات باآسانی نکال سکتے ہیں نیز خطاب ہو یا اصلاحی بیان اس کتاب سے مکمل فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مؤلف نے جس انداز سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے وہ بھی قابلِ مدح و سرائی ہے، رہی بات مؤلف کی تو ہم نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ ایک قابل خادم العلم ہیں اور بڑی محنت سے تصنیفی کام کو انجام دیتے ہیں نیز ان کی یہ شاہکار کتاب خواص و عوام تمام کے لئے وافی بالمرام ہے۔ اس کے علاوہ بھی مؤلف کی چند کتابیں قریبِ طبع ہیں جن کا فائدہ قارئین کے لئے دنیا میں اور مؤلف کے لئے آخرت میں حاصل ہوگا۔

اللہ الکریم کی بارگاہِ عظیم میں دعاگو ہوں کہ مؤلف کو اس کا اجرِ جزیل عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کے اور ان کے اساتذہ و والدین کے لئے ذریعۂ نجات و فلاح بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

از خادم الدرس والتدریس نوشاد خان المدنی رائیپوری (جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ)

درود شریف کی فضیلت

عَنْ رُوَيْفِعِ بن ثَابِتٍ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ لَهُ .حضرت رویفع بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کہا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ القِیامَۃِ'' اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(مُعْجَم کبیر ج۵ ص۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مُقرّب مقام عطا فرما۔

تعارفِ مؤلف

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے ۲۰۰۴ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش ۱۰ جون ۱۹۸۶ء ہے۔

مولانا نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کرکے سن ۲۰۰۰ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر ۴ سال قیام کیا پھر ۲۰۰۴ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور ۲۰۰۶ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولیٰ اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھی، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریا کوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور

وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَریّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی، ۲۰۱۴ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں چلنے والی علمِ صرف کی کتاب بنام مراح الارواح کی اردو شرح بنام **شفیق المصباح** اور درجۂ رابعہ میں چلنے والی علمِ نحو کی کتاب بنام شرح جامی کی اردو شرح **الشفیق النعمانی** تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیق اکبر آگرہ تشریف لا کر درجۂ ثانیہ میں چلنے والی حدیث کی کتاب بنام الاربعین النوویہ کی اردو شرح **شفیقیہ**، درجۂ اولی اور ثانیہ میں چلنے والی عربی ادب کی کتاب بنام نصاب الادب کی اردو شرح **شفیق الادب**، درجۂ اولی میں چلنے والی علمِ نحو کی کتاب بنام خلاصۃ النحو کی اردو شرح **شفیق النحو**، ابتدائی طلبہ کے لئے عربی میں مضبوطی کے لئے عربی عبارت کا ترجمہ کرنے کا طریقہ اور عربی بولنے اور لکھنے کا طریقہ تحریر فرمائی، مزید عوام الناس کے لئے غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ بنام **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ**، نصیحت آموز واقعات پر مشتمل کتاب بنام **کَیْفَ اَصْبَحْتَ**، اور مقررین و واعظین کے لئے دلچسپ اور مدلل خطابات پر مشتمل

کتاب خطباتِ شفیقیه، درجۂ رابعہ میں داخل علمِ منطق کی کتاب بنام شرح تہذیب کی اردو شرح شفیق الترغیب، حکمتوں پر مشتمل کتاب **اسلامی احکامات کی حکمتیں** پانچ حصے، دینی ودنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب **ایسا کیوں؟**، تحریر فرمائی۔

اللہ عزوجل سے دعاہے کہ موصوف کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطاکر کے موصوف کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

واقعہ (۱)

منکر نکیر ہٹ گئے

شیخ الاسلام ناصر الدین لقانی کو وصال کے بعد بعض نیک لوگوں نے خواب میں دیکھا ان سے پوچھا **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ** اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جواب دیا۔ قبر میں جب منکر نکیر نے سوالات کے لئے مجھے بٹھایا تو حضرت امام مالک تشریف لائے اور کہا کیا ایسے شخص سے بھی اللہ ورسول عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر اسکے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس کے پاس سے ہٹ جاؤ چنانچہ منکر نکیر ہٹ گئے۔" (میزان الشریعۃ ص۸۷) شریعت وطریقت ص ۵۴

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ والوں کی نسبت، ان سے محبت و الفت دونوں جہاں میں کام آتی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۵۷ صَفحات پر مشتمل کتاب: شریعت و طریقت کے صفحہ ۵۴ پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ امام شعرانی کا قول اولیائے کاملین سے نسبت رکھنے کے متعلق نقل فرماتے ہیں۔

ائمہ فقہاء کرام اور صوفیاء حضرات سب اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے اور روح نکلتے وقت ان کی نگہبانی کریں گے اور یونہی منکر نکیر کے سوالات کے وقت اور حشر و نشر اور حساب اور میزان عمل اور پل صراط سے گزرنے کے وقت خیال رکھیں گے اور حشر کے ان مقامات میں سے کسی مقام میں اپنے پیروکاروں سے غافل نہ ہوں گے۔ اس کے بعد

ارشاد فرماتے ہیں۔" جب مشائخ صوفیاء دنیاو آخرت میں تمام مشکلات اور تکلیفوں میں اپنے مریدوں اور پیروکاروں کی نگرانی فرماتے ہیں۔ تو ائمہ دین کیسے نہ نگرانی کریں گے۔ جو تمام جہاں کی میخیں اور دین کے ستون اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر امین ہیں بلاشبہ وہ ضرور ضرور مدد فرماتے ہیں۔ شریعت وطریقت ص ۵۴

واقعہ (۲)

نسبتِ رسول اللہ ﷺ کام آ گئی

امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک عالِم صاحب کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا، پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا:" جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حُضُورِ اَقْدَس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو رَاعی (یعنی نگہبان) کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیئے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے" مانیں نہ مانیں! یہ ان کا کام۔ سرکار نے فرمایا کہ بھونکتے جاؤ بس اس قدر نِسبت کافی ہے۔ لاکھ رِیاضتیں لاکھ مُجاہدے اس نِسبت پر قربان جس کو یہ نِسبت حاصل ہے اس کو کسی مُجاہدے کسی رِیاضت کی ضرورت نہیں۔

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۳۷۳

سبحٰن اللہ! نسبتِ رسول ﷺ پر قربان یہ کیسی نسبت ہے، شاعر لکھتا ہے۔

کیوں کرنہ میرے دل میں ہو الفت رسول کی ﷺ	جنت میں لے کے جائے گی چاہت رسول کی ﷺ
پوچھیں جو دین و ایماں نکیرین قبر میں	اس وقت میرے لب پہ ہو مدحت رسول کی

اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ حدائقِ بخشش میں لکھتے ہیں۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے	جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی ﷺ
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو	ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی ﷺ
ان سے در در سے سگ سگ سے ہے مجھ کو نسبت	میرے گلے میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

حدائقِ بخشش

اے کاش ہماری قبر سرکار ﷺ کے بابرکت انوار سے نور بار ہو جائے، ورنہ تو قبر کا اندھیرا اللہ اللہ! میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت عرض کرتے ہیں۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا	جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے
یا رسولَ اللہ آ کر قبر روشن کیجئے	ذات بے شک آپ کی تو منبعِ انوار ہے

وسائلِ بخشش

اور جب سرکار ﷺ ہماری قبر پر آئیں تو اے کاش ! اے کاش ! اے کاش ! ایسا ہو۔

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گروں	گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتو! کیوں اٹھوں	مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دِلرُبا کے واسطے

واقعہ (۳)

خوفِ خدا عزوجل سے رونے کا انعام:

حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا سلیمان بن منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خواب میں اپنے والد کو دیکھا تو پوچھا:" مَافَعَلَ بِكَ رَبُّكَ یعنی آپ کے رب عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ؟"انہوں نے جواب دیا کہ رب عزوجل نے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا پھر مجھ سے پوچھا:"اے بدکار بڈھے !کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخشا ؟" میں نے عرض کی"میں نہیں جانتا۔" فرمایا:" ایک دن تو نے ایک اجتماع میں لوگوں کو رُلایا تھا ان میں میرا ایک ایسا بندہ بھی روپڑا تھا جو میرے خوف سے کبھی نہیں رویا تو میں نے اس کی مغفرت فرمادی اور اس کے صدقے تمام اہلِ مجلس کی مغفرت فرمادی تم بھی ان میں شامل تھے جن کی میں نے اس کے صدقے مغفرت فرمائی۔"(آنسوؤں کا دریا ص۴۳)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

چشمِ تر اور قلبِ مضطر دے	اپنی الفت کی مے پلا یارب
نفس و شیطان ہو گئے غالب	ان کے چنگل سے تو چھڑا یارب
کس کے در پر میں جاؤں گا مولا	گر تو ناراض ہو گیا یارب

وسائلِ بخشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا میں رونا رحمتِ خداوندی کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے اور اس کے احادیث میں بڑے فضائل آئے ہیں۔ چنانچہ ترمذی اور نسائی کے حوالے سے صاحب مشکوۃ المصابیح نے ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی ہے۔

خوفِ خدا سے رونے والا جہنم سے بری

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص آگ میں داخل نہ ہوگا جو اللہ کے خوف سے روئے حتی کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے اور کسی بندے پر راہ خدا کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتا۔ ترمذی اور نسائی نے آخری جملہ میں یہ زیادتی کی کہ مسلمان کے نتھنوں میں کبھی اور اس کی دوسری روایت میں یہ کہ کسی بندے کے پیٹ میں کبھی اور کسی بندے کے دل میں کبھی بخل اور ایمان جمع نہیں ہوسکتے۔

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مراۃ شرح مشکوۃ میں اس حدیثِ پاک کے حصہ (حتی کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے) کے تحت فرماتے ہیں۔یعنی جیسے دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی اس شخص کا دوزخ میں جانا ناممکن ہے، جیسے کہ رب تعالٰی فرماتا ہے:"حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ"۔

مراۃ المناجیح۔جلد۔۵۔کتاب الجہاد۔ص ۴۵۳

دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات

مزید مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ دنیا میں پانچ حضرات بہت روئے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام فراق جنت میں، حضرت نوح علیہ السلام و یحیی علیہ السلام خوف خدا میں، حضرت فاطمہ زہرا فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں، حضرت امام زین العابدین

واقعہ کربلا کے بعد حضرت حسین کی پیاس یاد کرکے۔مراۃ المناجیح ۔جلد۔۸۔باب الکرامات۔ص ۲۴۷

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب	بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

حدائقِ بخشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا واقعہ کے اندر اجتماع میں رلانے کا ذکر آیا ہے، الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان میں پر سوز کلام، رقت انگیز بیان اور خوفِ خدا میں رونے پر آمادہ کرنے والی دعا بھی ہوتی ہے، لہذا خوفِ خدا پانے، اور اپنی آخرت بنانے کے لئے آپ حضرات سے گزارش ہے کہ ان اجتماعات میں اپنی شرکت کو لازمی بنائیں اور ان کی برکتوں سے دارین کی سعادتیں حاصل کریں۔الحمدللہ ہندوستان کے تقریباً ہر صوبہ کے اکثر اضلاع میں دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔

واقعہ(۴)

نفسانی خواہشات سے بچنے کا انعام:

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن فتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ" میں نے سیدنا بشر بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک باغیچہ میں بیٹھے ہیں۔ان کے سامنے ایک دستر خوان ہے اور وہ اس میں سے کھا رہے ہیں۔میں نے ان سے پوچھا:"اے ابو نصر! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" جواب دیا:" اس نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا اور ساری جنت کو میرے لئے مباح فرمادیا اور مجھ سے فرمایا کہ"جنت کے ہر پھل سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیؤ اور اس کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ کہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے بچایا کرتے تھے۔"

میں نے پوچھا:"آپ کے بھائی حضرت سیدنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟" فرمایا کہ" وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور ان سُنّیوں کی شفاعت کر رہے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ" قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔" میں نے پوچھا کہ" اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو انہوں نے کہا کہ" افسوس! ہائے افسوس! ہمارے اور ان کے درمیان بہت سے پردے حائل ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا معروف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنت کے شوق اور جہنم کے خوف سے اللہ عزوجل کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ قُربِ الٰہی عزوجل کے شوق میں عبادت کرتے تھے لہٰذا!اللہ عزوجل نے انہیں رفیق اعلیٰ کی طرف اٹھالیااور اپنے اور ان کے درمیان کے حجابات اٹھالئے۔"

یہی وہ مجرب اِکسیر ہے لہٰذا جس نے بار گاہِ الٰہی عزوجل میں کوئی حاجت پیش کرنی ہو تواسے چاہیے کہ حضرتِ سیّدُنامعروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعامانگے توان شآءاللہ عزوجل اس کی دُعاضرور قبول ہو گی۔(آسوؤں کادریاص ۶۰۔۶۱)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اسی حکایت کو صاحبِ الروض الفائق کے صفحہ ۳۵۶تا۳۵۷میں صفۃ الصفوۃ کے حوالے سے کچھ اس طرح نقل فرماتے ہیں۔

واقعہ(۵)

جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے

حضرت سیّدُناابوالفتح بن بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے عالَمِ خواب میں حضرت سیّدُنابِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو ایک باغیچہ میں دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک دستر خوان بچھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا:"مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:"اس نے رحم فرماتے ہوئے مجھے بخش دیااور تخت پر بٹھاکر فرمایا:"اس دستر خوان پر موجود پھلوں میں سے جو چاہو کھاؤ اور لطف اٹھاؤکیونکہ تم دنیامیں اپنے نفس کوخواہشات سے روکتے تھے۔"میں نے پوچھا:"آپ کے بھائی حضرت سیّدُناامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟" فرمایا: "وہ جنت کے دروازے پر کھڑے اہلِ سنت کے ان افراد کی شفاعت کر رہے ہیں جن کاعقیدہ تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کاکلام قرآنِ کریم غیر

مخلوق ہے۔" میں نے پھر پوچھا:"اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا: "افسوس! مجھے معلوم نہیں کیونکہ ہمارے اور ان کے درمیان پردے حائل ہیں، انہوں نے جنت کے شوق یا جہنم کے ڈر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت نہ کی تھی بلکہ ان کی عبادت تو محض دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لئے تھی۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمایا اور اپنے اور ان کے درمیان سب پردے اٹھادیئے۔ اب جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کوئی حاجت پیش کرنی ہو تو اُسے چاہے کہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے مَزارِ پُرانوار پر حاضر ہو کر دعا کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دعا قبول کی جائے گی۔"

(صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفین من اھل بغداد، الرقم ۲۶۰، ج ۲، ص ۲۱۴)

قبرِ انور کی برکتیں

سبحٰن اللہ ! حضرت سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ کی برکتوں کے کیا کہنے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب بنام حکایتیں اور نصیحتیں میں منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا محمد بن عبدالرحمن زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے باپ حضرت سیِّدُنا عبدالرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ فرماتے سنا کہ " حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی قبرِ انور پر تمام حاجات پوری ہوتی ہیں۔"

حضرت سیِّدُنا یحیی بن سلیمان علیہ رحمۃ اللہ المنّان فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجت تھی اور میں کافی تنگدست تھا۔ حضرت معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی قبرِ انور پر میری حاضری ہوئی، میں نے تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور تمام مسلمانوں کی ارواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بیان کی۔ جوں ہی میں وہاں سے واپس گیا میری حاجت پوری ہو چکی تھی۔ حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۵۷

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیدنا بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا گیا کہ جنت کے ہر پھل سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیؤ اور اس کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ کہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے بچایا کرتے تھے۔ جہاں نفسانی خواہشات سے اجتناب باعثِ حصولِ جنَّات ہے وہیں اس کی پیروی باعثِ ہلاکت ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۸۵۷ صفحات پر مشتمل کتاب بنام جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل کے صفحہ ۱۹۲ سے دو فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ملاحظہ فرمایئے

(۱)صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"نفسانی خواہشات سے بچتے رہو کیونکہ یہ آدمی کو اندھا، بہرہ کر دیتی ہیں۔" (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث:۷۸۲۸، ج۳، ص۲۱۹)

(۲)نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:" اللہ عزوجل کے نزدیک آسمان کے نیچے پیروی کی جانے والی نفسانی خواہشات سے بڑھ کر پوجا جانے والا کوئی جھوٹا خدا نہیں۔" (المعجم الکبیر، الحدیث:۷۵۰۲، ج۸، ص۱۰۳)

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ عنہ اپنے رسالے (اَیُّھَا الْوَلَدُ) اردو ترجمہ بنام بیٹے کو نصیحت کے صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں (جن لوگوں کے دلوں میں دنیاوی لذّات اور نفسانی خواہشات کا غَلَبہ ہو، ان کو نصیحت و بھلائی کی باتیں کڑوی لگتی ہیں۔)

(بیٹے کو نصیحت ص ۱۲)

مزید اسی کتاب بیٹے کو نصیحت کے صفحہ ۱۸ میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں۔

سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے ۔ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْاَحْمَقُ مَنِ اتَّبَعَ

نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ۔ **ترجمہ:** عقل منداور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نفس کا مُحاسبہ کرے، اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے عمل کرے۔ اور اَحمق و نادان وہ ہے جس نے نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ (کی رحمت سے جنّت ملنے کی) اُمید رکھی۔(فتح الباری: کتاب النکاح۔ قولہ اذا دخلت لیلاً....الخ ج۹ص۳۴۲دار المعرفۃ بیروت)۔(بیٹے کو نصیحت ص۱۸)

محیط دل پہ ہوا ہائے نفسِ امّارہ	دماغ پر میرے ابلیس چھا گیا یارب
رہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے	تیرے حبیب کا دیتاہوں واسطہ یارب

(وسائل بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو ساراعالم اولیائے کاملین کی برکتوں سے منور ہے، ان کے ذَرِیعے (وسیلے) سے زندگی اور موت ملتی، بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ جیسے کہ میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت جلد اوّل کے باب آدابِ طعام کے صفحہ ۴۳۱ تا ۴۳۲ میں حلیۃ الاولیاء کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں۔

356اولیائے کرام

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ منوّرہ سردارِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، " اللہ تعالیٰ کے تین سو بندے رُوئے زمین پر ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور چالیس کے دل حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور سات کے دل حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں اور پانچ کے دل حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور تین کے دل حضرتِ سیِّدُنا میکائیل عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ ایک ان میں ایسا ہے جس کا دل حضرتِ سیِّدُنا اسرافیل

عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہے۔جب ان میں "ایک" وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "تین" میں سے ایک کو مقرّر فرماتا ہے اور اگر" تین" میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "پانچ"میں سے ایک کواوراگر"پانچ" میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "سات" میں سے ایک کو اور اگر ان "سات" میں کا کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ "چالیس "میں سے ایک کواور اگر ان "چالیس" حضرات میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ "تین سو" میں سے ایک کو اور اگر ان "تین سو"میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ عام لوگوں میں سے کسی کو مقرّر فرماتا ہے۔ان کے ذَرِیعے (وسیلے)سے زندگی اور موت ملتی ،بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِستفسار کیا گیا،"ان کے ذَرِیعے کیسے زندگی اور موت ملتی ہے ؟"فرمایا،"وہ اللہ تعالیٰ سے اُمّت کی کثرت کا سُوال کرتے ہیں تو اُمّت کثیر ہو جاتی ہے اور ظالِموں کے لیے بد دُعا کرتے ہیں تو اُن کی طاقت توڑ دی جاتی ہے ، وہ دعا کرتے ہیں تو بارش برسائی جاتی، زمین لوگوں کے لیے کھیتی اُگاتی ہے ،لوگوں سے مختلف قسم کی بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔(حلیۃ الاولیاء ج ا ص ۴۰ حدیث ۱۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اور بالخصوص شہر بغداد حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل ،حضرت سیِّدُنا معروف کرخی، حضرت سیِّدُنا بشر حافی اور حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی برکتوں سے مالامال ہے چنانچہ:

مزارات اولیاءِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی برکات

حضرت سیِّدُنا احمد بن عباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد سے حج کے ارادے سے نکلا تو ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جس پر عبادت کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے پوچھا: "آپ کہاں سے آرہے ہیں؟" میں نے جواب دیا: "بغداد سے بھاگ کر آرہا ہوں کیونکہ میں نے وہاں فساد دیکھا ہے، مجھے خوف ہے کہ اہلِ بغداد کو چاند گرہن نہ لگ جائے۔" اس بزرگ نے فرمایا: "آپ واپس چلے جایئے اور ڈریئے مت، کیونکہ بغداد میں چار ایسے اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبریں ہیں جن کی برکت سے اہلِ بغداد تمام بلاؤں اور مصائب سے محفوظ ہیں۔" میں نے پوچھا: "وہ کون ہیں؟" جواب دیا: "وہ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل، حضرت سیِّدُنا معروف کرخی، حضرت سیِّدُنا بشر حافی اور حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔" چنانچہ، میں واپس آگیا اور ان مردانِ حق کی قبروں کی زیارت کی تو مجھے بہت کیف وسرور حاصل ہوا۔

(تاریخ بغداد، باب ماذکر فی مقابر بغداد المخصوصۃ بالعلماء والزہاد، ج ۱، ص ۱۳۳) (الروض الفائق ص ۳۵۶)

واقعہ (۲)

ایک رقت انگیز رخصتی:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے عرض کی:"یاالٰہی عزوجل!جب میں صحت مند ہوتاہوں تیری نافرمانی کرتاہوں اور جب کمزور ہوتا ہوں تو تیری اطاعت کرنے لگتاہوں،طاقت کے زعم میں تجھے ناراض کر بیٹھتاہوں کمزوری کے عالم میں تیری فرمانبرداری کرنے لگتاہوں،ہائے میری عقل کو کیاہو گیاکاش! میں جان سکوں کہ تو میری ندامت کو قبول کرلے گا یامجھے میرے جرم کی وجہ سے دُھتکار دے گا۔"یہ کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غش کھاکر زمین پر تشریف لے آئے جس سے آپ کی پیشانی زخمی ہوگئی۔ان کی والدہ ان کے پاس آئیں،ان کے ماتھے پر بوسہ دیااور روتے ہوئے ان کی پیشانی صاف کی پھر کہنے لگیں:"اے دنیا میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور آخرت میں میرے دل کے چین،اپنی رونے والی بوڑھی ماں سے کلام کر اور شکستہ دل ماں کی بات کا جواب دے۔" جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے اپنے دل کو تھام لیااورآپ کی روح جسم میں بے چین ہونے لگی اور آنسو رخساروں سے ہوتے ہوئے اِن کی داڑھی کو نم کرگئے۔انہوں نے اپنی ماں سے کہا: "اے ماں! یہ وہی ہولناک دن ہے جس سے آپ مجھے ڈرایا کرتی تھیں، ہائے! ضائع ہوجانے والے دنوں پر افسوس!اور ان لمبے دنوں پر حسرت!جن میں میں کوئی بلندی نہ پاسکا،اے ماں!میں ڈرتاہوں کہ کہیں مجھے طویل مدت کے لئے جہنم میں نہ ڈال دیاجائے،ہائے وہ وقت کتنا غمناک ہو گا اگر مجھے سر کے بل جہنم میں پھینک دیا گیااوروہ عالَم کتنے افسوس کاہو گا اگر جہنم میں میرے جسم کو کاٹا گیا،اے ماں! میں جیسا کہوں آپ اسی طرح کیجئے۔" آپ کی ماں نے کہا:" بیٹے! میری جان تجھ

پر قربان تو کیا چاہتا ہے ؟" بیٹے نے کہا:" میرا رخسار مٹی پر رکھ دیجئے اور اسے اپنے پاؤں سے روندیئے تا کہ میں دنیا ہی میں ذلت کا مزا چکھ لوں اور اپنے آقا و مولا عزوجل کی بارگاہ سے لذت پاؤں تا کہ وہ مجھ پر رحم فرما کر جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے مجھے نجات دیدے۔"

ان کی والدہ کہتی ہیں کہ" میں اٹھی اور اپنے بیٹے کے رخسار کو مٹی سے لتھڑ دیا۔" اس وقت اس کی آنکھوں سے پرنالے کی طرح آنسو بہہ رہے تھے پھر میں نے اس کے رخسار کو اپنے قدموں سے روندا تو وہ کمزور آواز سے کہنے لگا: "گنہگار اور نافرمان کی سزا یہی ہے، خطاکار و بدکار کا بدلا یہی ہے، اپنے مولیٰ کے در پر کھڑا نہ ہونے والے کی یہی جزا ہے، اللہ ربُّ العزت عزوجل سے نہ ڈرنے والے کی یہی جزا ہے۔" پھر وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کہنے لگا

" لَبَّیْكَ ! لَبَّیْكَ ! لَاۤاِلٰهَ اِلاَّۤاَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ

ترجمہ: میں حاضر ہوں ! میں حاضر ہوں ! کوئی معبود نہیں تیرے سوا، پاکی ہے تجھ کو، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔" پھر اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ ان کی والدہ مزید فرماتی ہیں کہ میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس کا چہرہ بادلوں میں گھرے ہوئے چاند کی طرح دمک رہا تھا میں نے پوچھا: "بیٹا! مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ تیرے آقا عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟" تو اس نے جواب دیا:" اس نے میرے درجے کو بلند فرما کر مجھے خاتَمُ المُرسلین، رَحمۃٌلّلعالَمین، مَحبوبِ ربُّ العالَمین عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں جگہ عطا فرمادی۔"میں نے پوچھا کہ "بیٹا! میں نے تیری وفات کے وقت تجھ سے جو کچھ سنا تھا وہ کیا تھا؟" اس نے کہا کہ" امی جان! ہاتف غیب سے مجھے آواز آئی تھی کہ" اے عمران! اللہ عزوجل کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو تو میں نے اس کی دعوت پر اپنے رب عزوجل کو لبیک کہا تھا۔"(آنسوؤں کا دریا ص ۹۴-۹۵-۹۶)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

راہ پرخار ہے کیا ہونا ہے	پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ	وہ خبر دار ہے کیا ہونا ہے
ان کو رحم آئے تو آئے ورنہ	وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف رحمہم اللہ نیک و پرہیز گار ہونے کے باوجود اپنے آپ کو گنہگار و خطاکار تصور کیا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ ہمارے پاس نیکی کے نون کے نقطے کے برابر بھی حسنات نہیں مگر پھر بھی ہم اپنے آپ کو صاحبِ سیّآت تصور کرنے کے بجائے صاحبِ تقوی و طہارت گردانتے ہیں آہ! اس ضمن میں ایک حکایت سماعت فرمائیے اور اس بات کا اندازہ لگائیے کہ ہمارے بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کا طرزِ عمل کیا تھا، چنانچہ ابنِ جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب بنام بحر الدموع کے صفحہ ۲۸۔۲۹ میں نقل فرماتے ہیں۔

قابلِ رشک موت

اولیائے کاملین رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے جب ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: " اے میرے بیٹے! میری وصیت غور سے سنو اور اس پر ضرور عمل کرنا۔" اس نے عرض کی: "بہت بہتر ابّا جان!" فرمایا: "بیٹے! میری گردن میں ایک رسی ڈال کر مجھے محراب کی طرف گھسیٹو اور میرے چہرے کو خاک آلود کر دو، اور یہ کہتے جاؤ: " یہ اس شخص کا انجام ہے جس نے اپنے مولا عزوجل کی نافرمانی کی، اپنی نفسانی خواہشات کو ترجیح دی اور اپنے مالک کی اطاعت سے غافل رہا۔" جب ان کی اس خواہش کو پورا کر دیا گیا تو انہوں نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور عرض کی: "اے میرے معبود، اے میرے آقا و مولا عزوجل! تیری بارگاہ میں حاضری کا وقت آپہنچا،۔۔۔۔۔میرے پاس ایسا کوئی عذر نہیں جسے تیری بارگاہ میں پیش کر سکوں، ۔۔۔۔۔مگر اے مولا عزوجل! میں گنہگار ہوں اور تُو بخشنے والا ہے، میں مجرم ہوں اور تُو رحم

فرمانے والا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تُو میرا آقا ہے،۔۔۔۔۔۔میری عاجزی اور ذلت پر رحم فرما کیونکہ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت تُو ہی عطا فرماتا ہے۔" یہ کہنے کے بعد اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔اسی لمحے گھر کے ایک کونے سے ایک آواز سنائی دی جسے گھر میں موجود تمام لوگوں نے سنا، مُنادِی کہہ رہا تھا:"اس بندے نے اپنے مولا عزوجل کے سامنے خود کو ذلیل ورُسوا کیا اور اسکی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو رب عزوجل نے اسے اپنا قُرب عطا فرما کر اپنا مقرب بنالیا اور جنت کو اس کاٹھکانا بنادیا۔" (بحر الدموع ص۲۸۔۲۹)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

وہ مجھے غسل دے

ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب مصر میں مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو فرمایا فلاں آدمی سے کہنا کہ وہ مجھے غسل دے جب آپ کا انتقال ہوا اور اس شخص کو آپ کی وفات کا علم ہوا تو وہ حاضر ہوا اور کہنے لگا ان کے اخراجات کا رجسٹر لاؤ جب رجسٹر لایا گیا تو اس نے اس میں دیکھا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ستر ہزار درہم قرض ہیں اس نے وہ اپنے نام پر کر کے ادا کر دیئے اور فرمایا کہ میرا ان کو غسل دینا یہی تھا اور ان کی مراد بھی یہی تھی (کہ میں قرض کی میل کچیل سے ان کو پاک کر دوں)۔

(اِحیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان فضیلۃ السخاء، الآثار، ج۳، ص۳۳۵)۔ضیائے صدقات ص ۲۱۲۔۲۱۳

واقعہ(۷)

معافی کے طلب گار:

حضرتِ سیّدُنا علی بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے کچھ عرصہ شہر عسقلان کے ایک ایسے بزرگ کی صحبت میں گزارا جو بہت زیادہ روتے، عبادتِ الٰہی عزوجل کثرت سے بجالاتے، کامل ادب کرنے والے تھے، رات میں تہجد اور دن میں نیک اعمال میں مشغول رہتے۔ میں انہیں اکثر دعاؤں میں (عبادت میں کوتاہی پر) عذر پیش کرتے اور استغفار کرتے سنتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن لکام پہاڑ کے ایک غار میں داخل ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ شام کو اس پہاڑ کے باشندے اور خانقاہوں سے متعلق لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے دعائیں کرواتے رہے۔ صبح کے وقت جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غار سے واپسی کا ارادہ کیا تو ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: "حضور! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے؟"فرمایا:" اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عذر پیش کیا کر کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے تیرا عذر قبول فرمالیا تو تُو مغفرت کی کامیابی حاصل کریگا اور تجھے جنت کے اعلیٰ درجات کی طرف لے جائے گا جہاں تو اپنی خواہشات اور آرزوؤں کے مطابق رہ سکے گا۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے اور ایک چیخ مار کر وہاں سے نکل آئے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ دن زندہ رہے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوگیا۔ ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو آپ نے فرمایا کہ" میرا محبوب عزوجل اس بات سے پاک ہے کہ کوئی گنہگار اس کی بارگاہ میں عذر پیش کرکے مغفرت چاہے اور وہ اسے

نامراد لوٹا دے اور اس کاعذر قبول نہ فرمائے ، اللہ عزوجل نے میرا عذر قبول فرمالیا اور میرے گناہ بخش دیئے اور لکام پہاڑ والوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرمالی۔"

(آنسوؤں کادریاص۱۸۵۔۱۸۶)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے	غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بد اطوار ہے
مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شعلہ بار ہے	ہر گنہ قصداً کیا ہے اس کا بھی اقرار ہے
چھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ	تیرے آگے یاخدا ہر جرم کا اظہار ہے

(وسائلِ بخشش)

دو جنتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے حضور گڑگڑانا ،اپنی کوتاہیوں پر پشیمان ہونا،عاجزی و انکساری کا مجسمہ بن کر اس کے حضور آہ زاری کرنا موجبِ ہزاروں عزت و سعادت ،باعثِ نجات و مغفرت ہے۔اور اللہ العظیم کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرنے کی ترغیب خود قرآنِ کریم میں موجود ہے۔چنانچہ پارہ۔۳۰۔سورہ النّٰزعات۔آیت ۴۰۔۴۱ میں ارشادِ خداوندی ہے۔وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ (پ۳۰،النّٰزعٰت:۴۰،۴۱)

اور جو اپنے رب عزوجل کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کی جزا کے متعلق پارہ ۲۷ سورہ رحمٰن کی آیت ۴۶ میں ارشاد ہوتا ہے۔وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ﴿۴۶﴾ **ترجمہ کنزالایمان:** اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔(پ۲۷۔الرحمٰن۔۴۶)

حضرت نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں (یعنی جسے اپنے رب کے حضور روزِ قیامت موقف میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجالائے۔اور دو جنت سے مراد جنّتِ عدن اور جنّتِ نعیم۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنّت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا ادب

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ کا یہی انداز رہا ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۲۲صفحات پر مشتمل والدِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہما کی مایہ ناز تصنیف أحسن الوعاء لآداب الدعاء و ذيل المدعاء لأحسن الوعاء اردو نام فضائلِ دعا میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔

ایک دن حضرت خواجہ سفیان ثوری قدّس سرّہ نماز پڑھا رہے تھے ، جب اس آیت پر پہنچے (اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ) "تجھی کو ہم پوجتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں"، روتے روتے بے ہوش ہوگئے، جب ہوش میں آئے،لوگوں نے حال پوچھا فرمایا:اس وقت مجھے یہ خیال آیا کہ اگر غیب سے ندا ہو:اے کاذب خاموش! کیا ہماری ہی سرکار تجھے جھوٹ بولنے کے لیے رہ گئی،رات دن رزق کی تلاش میں کُوبکُو(دربدر) پھرتا ہے اور بیماری کے وقت طبیبوں سے التجاء کرتا ہے اور ہم سے کہتا ہے:میں تجھی کو پوجتا ہوں اور تجھی سے مدد چاہتا ہوں،تو میں اس بات کا کیا جواب دوں؟

(تفسیر روح البیان۔جلد۔ا۔ص۲۰) (فضائل دعا ص۶۴)

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تل رہے ہیں	رکھ لو بھرم خدارا! عطار قادری کا

(وسائلِ بخشش)

واقعہ (۸)

نمازِ تہجد کا فائدہ

حضرت سیّدُنا امام جنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی کو بعدِ وصال کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا، اے ابو القاسم! مَافَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ (بعدِ وفات آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا ؟) کچھ ارشاد فرمایئے۔ فرمایا "علمی اَبحاث اور علمی نِکات کی باریکیاں کام نہ آئیں مگر رات کی تنہائی میں ادا کی جانے والی نماز (تہجّد) نے خوب فائدہ پہنچایا"۔ (بیٹے کو نصیحت ص ۱۳)

اللہ سے محبت کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نمازِ تہجد باعثِ شرف و مجد، بخشش و مغفرت ہے، اور اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے، چنانچہ اللہ عزوجل نے حضرت داوٗد علیہ السلام سے فرمایا: " اے داوٗد (علیہ السلام)! گنہگاروں کو یہ خوشخبری سنادو کہ کوئی گناہ میری بخشش سے بڑا نہیں اور صدیقین کو اس بات کا ڈر سناؤ کہ وہ اپنے نیک اعمال پر خوش نہ ہوں کہ میں نے جس سے بھی اپنی نعمتوں کا حساب لیا وہ تباہ و برباد ہو جائے گا، اے داوٗد (علیہ السلام) ! اگر تو مجھ سے محبت کرنا چاہتا ہے تو دنیا کی محبت کو اپنے دل سے نکال دے کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں، اے داوٗد (علیہ السلام) ! جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ رات کو میرے حضور تہجد ادا کرتا ہے جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، وہ تنہائی میں مجھے یاد کرتا ہے جب غافل لوگ میرے ذکر سے غفلت میں پڑے ہوتے ہیں، وہ میری نعمت پر شکر ادا کرتا ہے جبکہ بھولنے والے مجھ سے غفلت اختیار کرتے ہیں۔" (آنسوؤں کا دریا ص ۳۵)

قرآنِ مجید میں اس نماز کی ترغیب موجود ہے۔

وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ

ترجَمہ کنزُالایمان: اور رات کے کچھ حصّہ میں تہجّد ادا کرو۔ (پ ۱۵ بنی اسرآئیل/۷۹)

وَ بِالۡاَسۡحَارِ ھُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾

ترجَمہ کنزُالایمان: اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔ (ذاریات/ 18)

وَالۡمُسۡتَغۡفِرِیۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ ﴿۱۷﴾

ترجَمہ کنزُالایمان: اور پچھلے پہر سے مُعافی مانگنے والے۔ (آلِ عمران/ ۱۷)

یہ (اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے والوں کا) ذکر ہے۔

فرشتے کی صدا

حضرت سیّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃ الباری ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا پیدا فرمائی ہے۔ جو سَحَری کے وقت چلتی ہے۔ اوراس وقت ذکرِالٰہی عزّوجلُ میں مگن اور گناہوں سے مُعافی مانگنے میں مشغول، خوش نصیبوں کی آوازوں کو ربِّ کریم عزّوجلُ کی بارگاہ میں پیش کرتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ رات شروع ہونے پر ایک فرشتہ عرش کے نیچے سے یہ ندا دیتا ہے، کہ اب عبادت گزاروں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ چنانچہ عبادت گزار کھڑے ہو جاتے ہیں اور جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، نوافل ادا کرتے ہیں۔ جب آدھی رات گزر جاتی ہے۔ تو فرشتہ دوبارہ ندا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ تو اطاعت گزار اپنے بستروں سے اُٹھ کر سَحَری تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں جب سَحَری کا وقت ہوتا ہے۔ تو فرشتہ ایک مرتبہ پھر ندا دیتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغفار کرنے والوں کو اُٹھ جانا چاہیے۔ چنانچہ ایسے خوش نصیب اُٹھ جاتے ہیں اور اپنے ربِّ غفّار عزّوجلُ سے مغفرت طلب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جب فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ تو فرشتہ پکارتا ہے۔ اے غافلو! اب تو اُٹھو۔ پھر یہ لوگ اپنے

بستروں سے یوں اُٹھتے ہیں، جیسے مردے ہیں جنہیں ان کی قبروں سے نکال کر پھیلا دیا گیا ہے۔ بیٹے کو نصیحت ص ۲۴-۲۵

نماز تہجد کے آداب

(تہجد گزار کو چاہیے کہ) کھانے پینے کے معاملے میں بقدرِ کفایت کھائے، دن کے اوقات کو جھوٹ، غیبت اور لغویات سے پاک رکھنے کی کوشش کرے، حرام وناجائز کی طرف دیکھنے سے بچے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے رات میں عبادت کرنے کی عادت بنائے، کامل وضو کرے اور آسمانوں کی وسیع کائنات میں غور وفکر کرے، دعا کرے اور حضورِ قلبی کے ساتھ نماز پڑھے تاکہ جو کچھ تلاوت کر رہا ہے اس کا مطلب بھی سمجھے۔ آدابِ دین ص ۲۵

تہجد کا وقت

فرضِ عشاء پڑھنے کے بعد کچھ دیر سو رہے پھر شب میں طلوعِ صبح سے پہلے جس وقت آنکھ کھلے اگرچہ رات کے نو بجے، یا جاڑوں میں پونے سات بجے عشاء پڑھ کر سو رہے اور سات سوا سات بجے آنکھ کھلے وہی وقت تہجد کا ہے، وضو کر کے کم از کم دو رکعت پڑھ لے تہجد ہو گیا اور سنت آٹھ رکعت ہیں۔(1) اور معمولِ مشائخ 12 رکعت، قرأت کا اختیار ہے جو چاہے پڑھے، اور بہتر یہ کہ جتنا قرآنِ مجید یاد ہو اس کی تلاوت ان رکعتوں میں کرے، اگر کل یاد ہو تو کم سے کم تین رات زیادہ سے زیادہ چالیس رات میں ختم کرے، نہ یاد ہو تو ہر رکعت میں تین تین بار سورۂ اخلاص کہ جتنی رکعتیں پڑھے گا اتنے ختمِ قرآنِ مجید کا ثواب ملے گا۔ الوظیفۃ الکریمہ ص ۳۴-۳۵

واقعہ (۹)

چالیس سال تک گناہ نہیں کیا

حضرت سیدنا اسماعیل بن ہشام علیہ رحمۃ اللہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ایک مرید نے بتایا:" ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے ہوئے تھے، آنکھوں سے سیلِ اشک رواں تھا، ہتھیلیاں آنسوؤں سے تربتر تھیں۔ مَیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہوا اور غور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف دیکھا تو میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش تھی جس کی وجہ سے آنسو سرخی مائل ہوگئے تھے۔" مَیں یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوا اور عرض کی:" حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ عزوجل کی قسم! سچ سچ بتائیں؟ کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش ہے ؟"تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:"اگر تُو نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں ہرگز نہ بتاتا لیکن اب مجبوراً بتا رہا ہوں کہ واقعی میری آنکھوں سے آنسوؤں کے ساتھ خون بھی بہتا ہے اسی وجہ سے آنسوؤں کی رنگت تبدیل ہوگئی ہے۔" میں نے عرض کی: "حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا ہے اور آخر ایسا کون سا غم آپ کو لاحق ہے کہ آپ خون کے آنسو روتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: "میں روتا تو اس لئے ہوں کہ میں اللہ عزوجل کے اَحکام پر عمل نہ کرسکا، اس کی عبادت میں کوتاہی کرتا رہا، مَیں اپنے مالکِ حقیقی عزوجل کی کَمَاحَقُّہٗ فرمانبرداری نہ کرسکا اور آنسوؤں میں خون اس لئے آتا ہے کہ مجھے یہ خوف ہمیشہ دامن گیر رہتا ہے کہ میرا یہ رونا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول بھی ہے یا نہیں

۔میرے اعمال میرے مولیٰ عزوجل کی بار گاہ میں قبول بھی ہوئے ہیں یا نہیں؟" بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رُلاتا ہے۔"اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ رونے لگے۔پوری زندگی آپ کی یہی کیفیت رہی اوراسی حالت میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا۔

وصال کے بعد میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" آپ نے جواب دیا:" میرے رحیم وکریم پروردگار عزوجل نے مجھے بخش دیا۔"پھر میں نے پوچھا: "آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں کا آپ کو کیاصلہ دیا گیا؟"آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "میرے پاک پروردگار عزوجل نے مجھے اپنا قُرب خاص عطا فرمایا اور پوچھا: "اے فتح موصلی! تم دنیا میں آنسو کیوں بہایا کرتے تھے؟" میں نے عرض کی: "میرے رحیم وکریم پروردگار عزوجل! مَیں اس خوف سے آنسو بہاتا تھا کہ میں نے تیری عبادت کا حق ادا نہ کیا، تیری اطاعت نہ کرسکا، تیرے اَحکامات پر عمل پیرا نہ ہوسکا۔" پھر اللہ عزوجل نے مجھ سے پوچھا:"تمہارے آنسوؤں میں خون کیوں آتا تھا؟" میں نے عرض کی:" اے میرے پاک پروردگار عزوجل! مجھے ہر وقت یہ خوف دامن گیر رہتا کہ نہ جانے میرے اَعمال تیری بارگاہ میں مقبول بھی ہیں یا نہیں؟ ایسا نہ ہو کہ میرے اعمال اکارت ہوگئے ہوں، بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رلاتا تھا۔" یہ سن کر میرے پاک پروردگار عزوجل نے ارشاد فرمایا: "اے فتح موصلی! یہ تیرا گمان تھا کہ تیرے اعمال مقبول ہیں یا نہیں، مجھے میری عزت وجلال کی قسم! چالیس سال سے تمہارے نامہ اعمال میں تم پر نگہبان فرشتوں (یعنی کراماً کاتبین) نے ایک گناہ بھی نہیں لکھا۔" (عیون الحکایات جلد۔ا۔ص ۳۲۵۔۳۲۶) (جہنم میں لے جانے والے اعمال ص ۸۲)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علی وسلم)

حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ واقعہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۴۹ صفحات پر مشتمل کتاب بنام حکایتیں اور نصیحتیں میں کچھ اس طرح نقل کیا گیاہے۔

حضرتِ سیّدُنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ الولی خون کے آنسو رویا کرتے تھے جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر عرض کی: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ "اللہ عزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟"تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا:"اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی بار گاہ میں کھڑا کر کے پوچھا: "اے فتح! تیرے رونے کی وجہ کیا تھی ؟"میں نے عرض کی:" یا رب عَزَّوَجَلَّ! تیرے واجب حق سے پیچھے رہ جانے پر۔" تو اس نے پھر استفسار فرمایا: "تُو خون کے آنسو کیوں روتا تھا؟"میں نے عرض کی:"یا رب عَزَّوَجَلَّ! اپنے آنسوؤں پر خوف تھا کہ یہ صحیح نہیں ۔" اللہ تعالیٰ نے پھر استفسار فرمایا:"اس سے تیرا کیا ارادہ تھا؟"میں نے عرض کی: "اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ !اس سے میرا مقصد صرف تیرا دیدار تھا کہ تو مجھے اپنا جلوہ دکھادے،اس کے بعد تیری مرضی جو بھی معاملہ فرمائے۔" تو اللہ عزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:"مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تیرے محافظ فرشتے چالیس سال سے میری بار گاہ میں تیرا نامۂ اعمال لا رہے ہیں جس میں ایک گناہ بھی نہیں۔پس میں ضرور تجھے عزت کا لباس پہناؤں گا اور اپنے دیدار سے تیری آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۳۵۔۱۳۶)

خاص اور پسندیدہ بندے

مُبَلِّغِ اِسلَام لشَّیخ شُعَیب حَرِیفِیش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ

اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد نصیحت کے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ ربِّ مجید عَزَّوَجَلَّ کے خاص اور پسندیدہ بندے ہیں۔ مقصود کی طرف

سبقت لینے والے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پاک وصاف ہیں۔ اے دھتکارے ہوئے بدبخت شخص! تیرا کیا بنے گا کہ تو معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ان سے جدا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تجھے اپنے نفس پر گریہ وزاری کرنی چاہے اور اس شخص کی طرح آہ وبُکا کرنی چاہیے جسے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے دھتکار کر دور کر دیا گیا ہو۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص135.136)

اللہ اکبر! ایک طرف تو ان نفوسِ قدسیہ کا یہ عالم کی چالیس سال تک ان کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں اور دوسری طرف ہمارا حال کہ کوئی دن، کوئی گھنٹہ بلکہ کوئی ساعت گناہوں سے خالی نہیں ہوتا آہ! صد آہ!

زندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نفس!	گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے
کوئی ہفتہ، نہ کوئی دن کوئی گھنٹہ تو کیا افسوس	کوئی لمحہ بھی عصیاں سے نہیں خالی گیا ہوگا
نہیں جاتی گناہوں کی شہا! عادت نہیں جاتی	کرم مولی پسِ مُردن نہ جانے میرا کیا ہوگا
ندامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا	ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے! ندامت سے

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً وہ سعادت مند ہے جس کی آنکھیں خوفِ خدا سے نکلنے والے آنسوؤں سے تر ہوتی ہیں۔ مزید خوفِ خدا میں رونے کے فضائل ملاحظہ ہوں۔

ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا

رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا،" جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے، وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا حتی کہ دودھ (جانور کے) تھن میں واپس آجائے۔" (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ج۱، ص۴۹۰، رقم الحدیث ۸۰۰)

بخشش کا پروانہ

حضرت سَیِّدُنا انس رضي اللہ تعالي عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلي اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، " جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے، وہ اس کی بخشش فرما دے گا۔" (کنز العمال،،ج۳،ص ۶۳،رقم الحدیث ۵۹۰۹)

نجات کیا ہے؟

حضرت سَیِّدُنا عقبہ بن عامر رضي اللہ تعالي عنہ نے عرض کی،"یارسول اللہ صلي اللہ تعالی علیہ وسلم! نجات کیا ہے ؟" ارشاد فرمایا، " اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں کفایت کرے (یعنی بلاضرورت باہر نہ جاؤ) اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہاؤ۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ج۱، ص ۴۹۲، رقم الحدیث ۸۰۵)

بلاحساب جنت میں

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی، "یارسول اللہ صلي اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا آپ کی امت میں سے کوئی بلاحساب بھی جنت میں جائے گا؟"تو فرمایا، " ہاں! وہ شخص جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے۔"

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاءج ۴، ص ۲۰۰)

آگ نہ چھوئے گی

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رضي اللہ تعالي عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلي اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا، "دو آنکھوں کو آگ نہ چھوئے گی، ایک وہ جو رات کے اندھیرے میں رب عزوجل کے خوف سے روئے اور دوسری وہ جو راہ خدا عزوجل میں پہرہ دینے کے لئے جاگے۔"

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ج۱، ص ۴۸۷، رقم الحدیث ۷۹۶)

پسندیدہ قطرہ

رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،"اللہ تعالیٰ کو اس قطرے سے بڑھ کر کوئی قطرہ پسند نہیں جو (آنکھ سے) اس کے خوف سے بہے یا خون کا وہ قطرہ جو اس کی راہ میں بہایا جاتا ہے۔" (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۰۰)

مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا

مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس طرح دعا مانگتے،" اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ ھَطَّالَتَیْنِ تُشْفَیَانِ بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ قَبْلَ اَنْ تَصِیْرَ الدُّمُوْعَ دَمًا وَالْاَضْرَاسُ جَمرًا۔ ترجمہ:اے اللہ عزوجل! مجھے ایسی دو آنکھیں عطا فرماجو کثرت سے آنسو بہاتی ہوں اور آنسو گرنے سے تسکین دیں،اس سے پہلے کہ آنسو خون بن جائیں اور داڑھیں انگاروں میں بدل جائیں۔" (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ۴، ص ۲۰۰)

خوفِ خدا عزوجل میں بہنے والے آنسو

ایک شخص نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی:" یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم !میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے نجات پاسکتا ہوں؟" فرمایا:" اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے۔" عرض کی: "میں اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے جہنم سے نجات کیسے پاؤں گا؟" فرمایا: "ان دونوں کے آنسوؤں کو اللہ عزوجل کے خوف سے بہاؤ کیونکہ جو آنکھ اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اسے جہنم کا عذاب نہیں ہو گا۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی البکاء، الحدیث ۹، ج ۴، ص ۹۸ بتصرّف)

یارب میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم	دیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

واقعہ(١٠)

تواضع اور عبرت:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :"میں نے کوہِ صفا کے قریب ایک شخص کو خچر پر سوار دیکھا، کچھ غلام اس کے سامنے سے لوگوں کو دور کر رہے تھے، پھر میں نے اسے بغداد میں اس حالت میں پایا کہ وہ ننگے پاؤں اور حسرت زدہ تھا نیز اس کے بال بھی بہت بڑھے ہوئے تھے، میں نے اس سے پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ "اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو اس نے جواب دیا:"میں نے ایسی جگہ رفعت چاہی جہاں لوگ عاجزی کرتے ہیں تو اللہ عزوجل نے مجھے ایسی جگہ رسوا کر دیا جہاں لوگ رفعت پاتے ہیں۔"

جہنم میں لے جانے والے اعمال ص ٢٦٢

متکبر اللہ کا محبوب نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبر کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے اور یہ ایسی صفتِ رذیلہ و ذمیمہ ہے جس کے صاحب کو رب تعالیٰ پسند نہیں فرماتا، جیسا کہ سورہ نحل میں اِرشاد ہوتا ہے: اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿٢٣﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔(پ١٤، النحل:٢٣)

اور شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:" اللہ عَزَّوَجَلَّ مُتکبرین (یعنی مغروروں) اوراِترا کر چلنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔" (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث:٧٧٢٧، ج٣، ص٢١٠)

سب سے پہلے تکبر کرنے والا شیطان مردود ابلیس ہے چنانچہ۔

میں اِس سے بہتر ہوں

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تخلیق (یعنی پیدائش) کے بعد تمام فرشتوں اور اِبلیس (شیطان) کو حکم دیا کہ اِن کو سجدہ کریں تو تمام فرشتوں نے حکمِ خداوندی کی تعمیل میں سجدہ کیا۔ (پ۱،البقرۃ:۳۴) فِرشتوں میں سے سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل پھر حضرتِ سیِّدُنا میکائیل، حضرتِ سیِّدُنا اِسرافیل پھر حضرتِ سیِّدُنا عِزرَائیل پھر دیگر مقرّب فرشتے(علیہم السلام) تھے۔ (روح البیان،البقرۃ،تحت الآیۃ ۳۴،ج۱،ص۱۰۴) یہ سجدہ جمعہ کے روز وقتِ زَوال سے عَصر تک کیا گیا۔(تفسیر خزائن العرفان،البقرۃ،تحت الآیۃ ۳۴،ص۱۰۹) مگر اِبلیس نے انکار کر دیا اور تکبُّر کر کے کافِروں میں سے ہو گیا۔ (پ۱،البقرۃ:۳۴) جب ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ نے اِبلیس سے اُس کے اِنکار کا سبب دریافت فرمایا تو اَکڑ کر کہنے لگا: اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾

ترجمہ کنزالایمان: میں اِس سے بہتر ہوں کہ تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔(پ۲۳،سورہ ص:۷۶)

اِس سے اِبلیس کی فاسِد مُراد یہ تھی کہ اگر حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر اِن کو سجدہ کروں (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ)۔ اِبلیس کی اِس سرکشی، نافرمانی اور تکبُّر پر اُس کی حسین صورت ختم ہو گئی اور وہ بد شکل رُوسیاہ ہو گیا ،اُس کی نُورانیت سَلْب کر لی گئی۔(تفسیر خزائن العرفان،ص۸۲۴ملخصاً)

اللہ ربُّ العزت جَلَّ جَلَالُہ نے اِبلیس کو اپنی بار گاہ سے دُھتکارتے ہوئے اِرشاد فرمایا: قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿ۚ۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو جنّت سے نکل جا کہ تُو راندھا(لعنت کیا) گیا اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔ (پ۲۳، سورہ ص، آیت ۷۷۔۷۸)

تکبُّر نے کہیں کا نہ چھوڑا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح تکبُّر کے باعث اِبلیس (یعنی شیطان) کو اپنے اِیمان سے ہاتھ دھونے پڑے! شیطان جس کا نام پہلے عِزازِیل تھا، (الجامع لاحکام القرآن، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص۲۴۶) اِبتدا ہی سے سرکش ونافرمان نہ تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنت کا خزانچی رہا، (الجامع لاحکام القرآن، البقرۃ، تحت الآیۃ ۳۴، ج۱، ص۲۴۷) یہ جِن تھا (پارہ۱۵، الکھف، ۵۰) مگر اپنی عبادت ورِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ الملکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاذ بن گیا اور اس قدر مقرَّب تھا کہ بارگاہِ خداوندی میں ملائکہ کے پہلو بہ پہلو حاضر ہوتا تھا۔ مگر چند گھڑیوں کے تکبُّر نے اُسے کہیں کا نہ چھوڑا! حکمِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عبادتیں اکارت (یعنی بے کار) اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذلّت ورُسوائی اُس کا مقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

یہ عبرت کی جا ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ تکبُّر کس قدر خطرناک باطِنی مرض ہے جس کی وجہ سے "مُعَلِّمُ الملکُوت یعنی فِرشتوں کے اُستاذ" کا رُتبہ پانے والے اِبلیس (شیطان) نے خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی اور اپنے مقام ومَنصَب سے محروم ہو کر جَہَنَّمی قرار پایا۔ اِبلیس کا یہ اَنجام دیکھ کر جب حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام جیسے مقرّب ومعصوم فرشتے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے اَشک بار ہو جائیں اور بارگاہِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عافیت وسلامتی کی

مُناجات (یعنی دُعائیں) کرنا شروع کر دیں تو ہم جیسے عِصیاں شِعاروں (یعنی گنہگاروں) کو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بدَرَجہ اَولیٰ ڈرنا چاہے!

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ	میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش)

تکبُّر کسے کہتے ہیں؟

خُود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام تکبُّر ہے۔ چنانچہ رسولِ اکرم نُورِ مجسّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث:۹۱، ص۶۱)

اِمام راغب اِصفہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: ذٰلِكَ اَن یَّرَی الْاِنْسَانُ نَفْسَہ، اَکْبَرَ مِنْ غَیْرِہٖ یعنی تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔ (المفردات للرّاغب ص۶۹۷) جس کے دل میں تکبُّر پایا جائے اُسے "مُتکبِّر" کہتے ہیں۔

تکبُّر سے بچنے کی فضیلت

مَخزنِ جُودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو شخص تکبر، خِیانت اور دَین (یعنی قرض وغیرہ) سے بَری ہو کر مرے گا وہ جنّت میں داخل ہو گا۔" (جامع الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث ۱۵۷۸، ج۳، ص۲۰۸)

تواضع اور عاجزی کی فضیلت

جب آپ پر غرور و تکبر اور خود پسندی کی مذمت، ان کی آفات اور برائیاں ظاہر ہو گئیں تو اب تقاضا اس بات کا ہے کہ تواضع کے فضائل اور اس کے بلند مرتبہ کو بھی بیان کیا

جائے کیونکہ اشیاء کی پہچان ان کی ضدوں ہی سے ہوتی ہے۔لہٰذا اس سلسلے میں ۱۲ روایات ملاحظہ فرمایئے:

(۱)سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:" بے شک اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی کہ تم لوگ اتنی عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کسی پر فخر کرے نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔"

(صحیح مسلم،کتاب الجنۃ ونعیمھا،باب صفات التی یعرف بھا،الحدیث: ۷۲۱۰،ص۱۱۷۵)

(۲) شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عزوجل بندے کے عفو ودرگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمادیتاہے اور جو شخص اللہ عزوجل کے لئے تواضع اختیار کرتاہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطافرماتاہے۔"

(صحیح مسلم،کتاب البر،باب استحباب العفووالتواضع،الحدیث: ۶۵۹۲،ص۱۱۳۰)

(۳) حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے:''تواضع بندے کی رفعت میں اضافہ کرتی ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو، اللہ عزوجل تمہیں بلندی عطافرمائے گااور درگزرسے کام لینابندے کی عزت میں اضافہ کرتاہے لہٰذاعفوودرگزرسے کام لیا کرو، اللہ عزوجل تمہیں عزت عطا فرمائے گا اور صدقہ مال میں اضافہ کرتاہے لہٰذا صدقہ دیا کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے گا۔''

(کنزالعمال،کتاب الاخلاق،قسم الاقوال،باب التواضع،الحدیث: ۵۷۱۶،ج۳،ص۴۸)

(۴)نبی کریم ،رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"خوشخبری ہے اس کے لئے جو عیب نہ ہونے کے باوجود تواضع اختیار کرے،سوال کئے بغیر خودکو ذلیل سمجھے،جائز طریقے سے کمایاہوامال راہ خداعزوجل میں خرچ کرے،بے سرو سامان اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور علم وحکمت والے لوگوں سے میل جول رکھے،

خوش بختی ہے اس کے لئے جس کی کمائی پاکیزہ ہو، باطن اچھاہو، ظاہر بزرگی والا ہو اور جولوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے، اور سعادت مندی ہے اس کے لئے جو اپنے علم پر عمل کرے، اپنی ضرورت سے زائد مال کو راہ خدا عزوجل میں خرچ کرے اور فضول گوئی سے رُک جائے۔"

(المعجم الکبیر، الحدیث:۴۶۱۶،ج۵، ص ۷۲)

(۵) نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:" جب بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا درجہ ساتویں آسمان تک بلند فرمادیتا ہے۔"

(کنزالعمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب التواضع، الحدیث:۵۷۱۷،ج۳، ص۴۹)

(٦)رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"جو اللہ عزوجل کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے ایک درجہ بلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے عِلِّیِّیْن میں پہنچادیتا ہے۔"

(صحیح ابن حبان، باب التواضع والکبر والعجب، ذکر الاخبار عن وضع اللہ، الحدیث:۵۶۴۹،ج۷، ص۴۷۵)

(۷) حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ "(تواضع کرنے والے کو)اللہ عزوجل اَعْلٰی عِلِّیِّیْن میں پہنچادیتا ہے اور جو اللہ عزوجل پر ایک درجہ (یعنی تھوڑاسا) بھی تکبر کرے اللہ عزوجل اسے ایک درجہ پستی میں گرادیتا ہے یہاں تک کہ اسے اَسْفَلُ السَّافِلِیْن میں پہنچادیتا ہے۔

(المرجع السابق)

(۸)اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب،، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرواور تم میں سے کوئی دوسرے پر ظلم نہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب البرأۃ من الکبر، الحدیث:۴۱۷۹، ص ۲۷۳۱،"لایبغی "بدلہ" لایفخر")

(۹)شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو اس پر بلندی چاہتا ہے اللہ عزوجل اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔"

(المعجم الاوسط،الحدیث:۱۱۷۷،ج۵،ص۳۹۰)

(۱۰)دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"تکبر سے بچتے رہو کیونکہ سفید پوش آدمی بھی متکبر ہو سکتا ہے۔"

(المعجم الاوسط،الحدیث:۵۴۳،ج۱،ص۱۶۶)

(۱۱)رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:" مجلس میں کم رتبہ والی جگہ پر راضی ہو جانا اللہ عزوجل کے لئے تواضع کرنے میں سے ہے۔"

(المعجم الکبیر،الحدیث: ۲۰۵،ج۱،ص۱۱۴)

(۱۲)خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"تواضع اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عزوجل کے بڑے مرتبہ والے بندے بن جاؤ گے اور تکبر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔"

(کنزالعمال،کتاب الاخلاق،قسم الاقوال،الحدیث:۵۷۲۲،ج۳،ص۴۹)

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ تعالی عاجزی و انکساری کے پیکر ہوا کرتے تھے چنانچہ اس ضمن میں دو حکایت پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت خواجہ شیخ بہاؤالحق کی عاجزی وانکساری

حضرت خواجہ شیخ بہاؤالحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام ہیں۔ آپ سے کسی نے عرض کی کہ حضرت تمام اولیاء سے کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں،

حضور سے بھی کوئی کرامت دیکھیں !فرمایا:" اس سے بڑی اور کیا کرامت ہے کہ اتنا بڑا بھاری بوجھ گناہوں کا سر پر ہے اور زمین میں دھنس نہیں جاتا۔" ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۴۳

کمال کی عاجزی

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک شاگرد کا بیان ہے، ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے پوچھا: "کیسے آنا ہوا؟" میں نے عرض کی: "زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: تم مجھ سے ملنے آئے یہ اچھی بات ہے مگر یہ تو دیکھو کہ تمہارا یہ کام میرے لئے کتنا نقصان دہ ہے جب مجھ سے یہ کہا جائے گا:" تُو کون ہوتا ہے کہ تیری زیارت کی جاتی، کیاتُو عبادت گزار تھا؟ کیاتُو دنیا میں زہد اختیار کرنے والوں میں سے تھا؟" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے فرمانے لگے: "جوانی میں توتُو بدکار تھا، اُدھیڑ عمری میں دھوکے باز ہو گیا اور جب بوڑھا ہو اتو ریاکار بن گیا، خدا عزوجل کی قسم! ریاکار فاسق سے بھی بدتر ہے۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دعا مانگنے لگے:" اے زمین وآسمان کے خدا عزوجل! اپنی طرف سے مجھے ایسی رحمت عطا فرما جو میری جوانی کی اصلاح کر دے اور مجھے ہر برائی سے بچالے اور صالحین کے بلند مقامات میں میرا ٹھکانا بلند کر دے۔" آنسوؤں کا دریا ص ۲۰۳

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

درہم کس کا ہے؟

ایک روایت میں ہے کہ حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں درہم تھا انہوں نے پوچھا یہ درہم کس کا ہے؟ اس نے کہا میرا ہے انہوں نے فرمایا اس وقت ہو گا جب تیرے ہاتھ سے نکل جائے گا۔

(اِحیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان فضیلۃ السخاء، الآثار، ج۳، ص ۳۳۰)

واقعہ (۱۱)

شبِ قدر فرشتے جھنڈے لے کر اُترتے ہیں:

حضرتِ سیّدُنا ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ جنت نشان ہے: "جب شبِ قدر آتی ہے تو سِدرۃُ المنتہیٰ میں رہنے والے فرشتے اپنے ساتھ چار جھنڈے لے کر اُترتے ہیں۔ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک جھنڈا میرے دفن کی جگہ پر، ایک طورِ سینا پر، ایک مسجدِ حرام پر اور ایک بیتُ المقدّس پر نصب کرتے ہیں، پھر وہ ہر مؤمن اور مؤمنہ کے گھر داخل ہو کر انہیں سلام کہتے ہیں :"اے مؤمن مرد اور عورت ! اللہ عزّوَجَلّ تمہیں سلام بھیجتاہے۔" (تفسیر قرطبی ، سورۃ القدر، تحت الآیۃ۵، الجزء العشرون، ج۱۰، ص۹۷) اور جب فجر طلوع ہوتی ہے تو سب سے پہلے حضرتِ جبرائیل (علیہ السلام) زمین وآسماں کے درمیان بلندی پر چلے جاتے ہیں اور اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں۔ اور سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے، پھر جبرائیلِ امین (علیہ السلام) فرشتوں کو ایک ایک کرکے بلاتے ہیں اور فرشتوں کا نور اور جبرائیل کے پروں کا نور اکٹھا ہو جاتا ہے اور بغیر شعاعوں کے دُودھیا سورج طلوع ہوتا ہے پس جبرائیلِ امین اور دیگر فرشتے مؤمنین ومؤمنات کے لئے دعائے مغفرت کرنے کے لئے زمین وآسماں کے درمیان ٹھہر جاتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو آسمانِ دنیا پر جاتے ہیں تو آسمان کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں:"ہمارے قابل احترام فرشتوں کو مرحبا! کہاں سے آرہے ہو؟" تو یہ کہتے ہیں: "

ہم امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام) کے پاس سے آرہے ہیں۔"آسمانِ دنیاکے فرشتے پوچھتے ہیں:مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِہِمْ ؟ "اللہ عزَّوَجَلَّ نے ان کے ساتھ کیامعاملہ فرمایاہے؟" تووہ جواب دیتے ہیں: "امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام) کے نیک لوگوں کوبخش دیاگیااور گنہگاروں کے حق میں اُن کی شفاعت قبول کرلی گئی۔" تووہ فرشتے صبح تک اس نعمت کے شکر میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی تسبیح وتحمید اور پاکی بیان کرتے رہتے ہیں جواس نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام)کوعطافرمائی۔پھر آسمانِ دنیاکے فرشتے اُن سے ایک ایک مرد وعورت کے متعلق پوچھتے ہوئے کہتے ہیں: "فلاں مرد نے کیاکیا؟فلاں عورت نے کیاکیا؟"تووہ کہتے ہیں: "ہم نے فلاں شخص کوگذشتہ سال عبادت کرتے ہوئے پایاتھااور اس سال بدعت پر عمل کرتے پایا۔"توآسمانِ دنیاکے فرشتے اس کے لئے استغفار کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔پھروہ کہتے ہیں: "گذشتہ سال ہم نے فلاں شخص کوبدعتی پایاتھامگراس سال عبادت کرتے ہوئے پا یا۔" توفرشتے اس کے لئے دعاواستغفار کرنے لگتے ہیں۔پھر کہتے ہیں: "ہم نے دیکھا کہ کوئی ذِکرِ الٰہی کررہاہے،کوئی رکوع میں ہے،کوئی سجدے میں ہے،کوئی تلاوتِ قرآن میں مگن ہے اور کوئی رورہاہے۔" توفرشتے ان کے لئے بھی دعاواستغفار شروع کردیتے ہیں۔

پھر وہ دوسرے آسمان کی طرف جاتے ہیں اور اس طرح وہ ہر آسمان میں ایک دن رات امت محمدیہ کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اپنے قیام کی جگہ سدرۃ المنتہٰی میں پہنچ جاتے ہیں۔سدرۃ المنتہٰی ان سے پوچھتاہے: "آج کل کہاں غائب ہو؟" تووہ کہتے ہیں: "ہم شبِ قدر میں اللہ عزَّوَجَلَّ کی رحمت کے نزول کے وقت اہلِ زمین کے پاس تھے۔" سدرۃ المنتہٰی کہتاہے: "رب عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ساتھ کیامعاملہ فرمایا؟" کہتے ہیں: "نیکوں کوبخش دیاگیااور بروں کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرلی گئی۔"توسدرۃ المنتہٰی خوشی سے جھُومنے لگتاہے اور اللہ عزَّوَجَلَّ کی تسبیح اور ہر عیب سے اس کی پاکی بیان کرتاہے، اور اس پر شکر کرتاہے جو اللہ عزَّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام) کو عطا

فرمایا۔ تو جنت الماویٰ جھانک کر پوچھتی ہے: "اے سدرۃ المنتہیٰ! کیوں جھوم رہا ہے؟'' وہ جواب دیتا ہے:" مجھے میرے رہنے والوں نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی ہے کہ اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام کو بخش دیا اور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔"تو جنت الماویٰ بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تقدیس کرتی ہے، اور اس پر شکر ادا کرتی ہے جو اللہ عزّوَجَلَّ نے اس امت کو عطا فرمایا۔

جب"جنتِ نعیم" سنتی ہے تو جھانک کر پوچھتی ہے:" اے جنتُ الماویٰ! کیا ہوا؟" تو وہ کہتی ہے:"مجھے سدرۃُ المنتہیٰ نے اپنے رہنے والوں کے حوالے سے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام سے سن کر خبر دی ہے کہ "اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ علی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام کو بخش دیا اور گنہگاروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو جنتِ نعیم بھی اسی طرح پکارتی ہے پھر جنتِ عدن، پھر اس سے کرسی سنتی ہے تو اسی طرح کہتی ہے پھر عرش سنتا ہے تو پوچھتا ہے: "اے کرسی کیا ہوا؟" تو کرسی کہتی ہے: "مجھے جنتِ عدن نے جنتِ نعیم کے حوالے سے، جنتُ الماویٰ سے سن کر کہ اس نے سِدرۃُ المنتہیٰ سے، اس نے اپنے رہنے والوں سے، انہوں نے حضرتِ جبرائیل (علیہ السلام) سے سن کر خبر دی کہ اللہ عزّوَجَلَّ نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام) کو بخش دیا اور نافرمانوں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" یہ سن کر عرش بھی خوشی سے جھومنے لگتا ہے تو اللہ عزّوَجَلَّ پوچھتا ہے: "کیاہوا؟" حالانکہ وہ جانتا ہے۔ عرش کہتا ہے:"یارب عَزَّوَجَلَّ! مجھے کرسی نے حضرتِ جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے خبر دی کہ تونے امتِ محمدیہ علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام کو بخش دیا اور بروں کے حق میں نیکوں کی شفاعت قبول فرمالی ہے۔" تو اللہ عزّوَجَلَّ فرماتا ہے جبرائیل نے سچ کہا، سدرۃُ المنتہیٰ نے سچ کہا، جنت الماویٰ نے سچ کہا، جنت نعیم، جنت عدن، کرسی اوراے عرش! تونے بھی سچ کہا۔ میں نے امتِ محمدیہ (علٰی صاحبہاالصلٰوۃ والسلام) کے

لئے وہ اجر و ثواب تیار کیا ہے جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے دل میں اس کا خیال گزرا۔"

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھو! اللہ عزّوَجلَّ نے تم پر اپنا خاص انعام و اکرام فرمایا اور بغیر کسی بدلے کے بڑی بڑی نعمتیں عطا فرمائیں اور اپنے محبوب، نبیٔ رحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے نوازا اور ان کی برکت سے ہلاکت سے بچایا اور گناہگاروں کو بخش کر نیکوں میں شامل فرمایا اور ہدایت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! اپنی زندگی کے ایام میں رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ موت کے فرشتے نے کُوچ کا اعلان کر دیا ہے اور شبِ قدر کو غنیمت جانو، شاید! تم سعادت مندوں کے گروہ میں شامل ہو جاؤ اس لئے کہ یہ رات زمانے کی تمام راتوں سے افضل ہے اور ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو بھی اس رات میں دعا کرتا ہے اللہ عزّوَجلَّ اس کی دعا قبول فرماتا اور اس کی آرزو اور مقصد پورا فرماتا ہے۔ جو بھی کچھ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا اور اس پر فضل و کرم فرماتا ہے۔ جس نے شبِ قدر کو عبادت میں گزارا وہ کامیاب ہو گیا۔ کتنا سعادت مند ہے وہ شخص جس نے اس کو دیکھ لیا بلاشبہ اس نے قابلِ فخر بھلائی کو پالیا۔ صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ شبِ قدر طاق راتوں میں تلاش کی جاتی ہے پس اسے طاق راتوں میں تلاش کرو تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

اے سیدھی راہ سے بھٹکنے والے! کیا تو ہلاکت کے انجام سے نہیں ڈرتا؟ کیا موت کی آواز نہیں سنتا؟ کیا تو اب بھی سیدھے راستے کا سوال نہیں کرے گا؟ کیا تو شبِ قدر کو غنیمت نہیں سمجھتا جو تیرے دل سے زنگ کو دُور کر دے۔

اے اللہ عزّوَجلَّ! سوالی تیری رحمت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور فقراء تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اور مساکین کا سفینہ تیرے بحرِ کرم کے ساحل پر کھڑا ہے جو تیری وسیع رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔ یا الٰہ العالمین عَزَّوَجَلَّ! اس مہینے اگر تو صرف ان لوگوں کی ہی عزت بلند کرے گا جنھوں نے تیری رضا کے لئے روزے رکھے اور قیام کیا تو گناہوں کے

سمندر میں غرق لوگ کہاں جائیں گے ؟ اگر تو صرف اطاعت کرنے والوں پر رحم فرمائے گا تو نافرمانوں کا کیا بنے گا؟ اگر تو صرف نیکوں کو قبول فرمائے گا تو نافرمانوں کو کون سہارا دے گا؟ یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ !روزے دار کامیاب ہو گئے، راتوں کو قیام کرنے والے کامیابی کی چوٹی پر پہنچ گئے اور اخلاص والے نجات پا گئے، یا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن عَزَّوَجَلَّ! ہم تیرے گنہگار بندے ہیں، ہم پر رحم فرما اور ہمیں اپنے فضل و احسان سے نواز دے اور ہم سب کو اپنی رحمت کے ذریعے بخش دے۔(آمین) (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۰۵۔۱۰۶۔۱۰۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جی ہاں یہ تذکرہ اسی امت کا ہو رہا ہے جس کی افضلیت پر قرآن ناطق ہے جیسے کہ پارہ ۳ سورہ آل عمران کی آیت ۱۱۰ میں فرمانِ باری تعالی ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِؕ

ترجمہ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

شانِ نزول

اس آیتِ پاک کاشانِ نزول بیان کرتے ہوئے صدر الافاضل نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں لکھتے ہیں: یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبد اللہ بن مسعود وغیرہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا۔

شبِ قدر کا تذکرہ قرآن میں

اور شبِ قدر کی برکتوں اور عظمتوں کے کیا کہنے کہ ربّ کریم نے قرآنِ عظیم کے پارہ ۳۰ میں اس کے متعلق ایک پوری سورت نازل فرمائی ہے جس کا نام ہی سورہ قدر ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ﴿۱﴾ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾ اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر۔

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ﴿۳﴾ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ﴿۴﴾

اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔

سَلٰمٌ ۟ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "اللہ عزّوَجَلَّ نے لوحِ محفوظ سے بیتُ العزّت کی طرف ایک ہی دفعہ پورا قرآنِ حکیم ماہِ رمضان، شبِ قدر میں نازل فرمایا۔"مفسرینِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:"بیت العزت آسمانِ دنیا میں ہے۔"(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۱۰۰)

شبِ قدر اس امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنان مراۃ شرح مشکوۃ کے جلد ۳۔باب لیلۃ القدر۔ص ۳۱۰میں فرماتے ہیں:

شبِ قدر اس امت محمدیہ کی خصوصیات سے ہے ہم سے پہلے کسی کو نہ ملی۔قدر کے معنے ہیں اندازہ لگانا،عزت وعظمت و تنگی،چونکہ اس رات میں سال بھر کے ہونے والے واقعات فرشتوں کے صحیفوں میں لکھ کر انہیں دے دیئے جاتے ہیں،ملک الموت کو سال بھر میں مرنے والوں کی فہرست مل جاتی ہے،حضرت میکائیل کو تقسیم رزق کی فہرست عطاہوتی ہے،رب تعالٰی فرماتا ہے:"فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ"۔نیز اس رات میں اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ زمین تنگ ہوجاتی ہے،ارشاد باری تعالٰی ہے:"تَنَزَّلُ الْمَلَٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا"اس لیے اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں،نیز اس رات کی عزت وعظمت بہت زیادہ ہے،اس شب میں عبادت کرنے والا رب تعالٰی کے ہاں عزت پاتا ہے لہذا اسے لیلۃ القدر کہتے ہیں ۔اس میں بہت اختلاف ہے کہ یہ رات کب ہوتی ہے۔بعض کے خیال میں یہ مقرر نہیں کسی سال کسی مہینہ اور کسی تاریخ میں،دوسرے سال کسی مہینہ اور تاریخ میں،بعض کا خیال ہے کہ رمضان شریف میں ہوتی ہے مگر تاریخ مقرر نہیں،بعض کے خیال میں رمضان کے آخری عشرہ میں ہے،بعض کہتے ہیں کہ اس عشرہ کی طاق تاریخوں میں ہے اکیسویں تئیسویں وغیرہ مگر زیادہ قوی قول یہ ہے کہ ان شاءاللہ شب قدر ہمیشہ ستائیسویں رمضان کی شب ہے کیونکہ لیلۃ القدر میں ۹ حرف ہیں،یہ لفظ سورۂ قدر میں تین جگہ ارشاد ہوا ہے تو تیہ ستائیس ہوتے ہیں،نیز سورۂ قدر میں تیس حرف ہیں جن میں سے ستائیسواں حرف ہے "ھی"یہ ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹتی ہے۔ (مراۃ شرح مشکوۃ کے جلد ۳۔باب لیلۃ القدر۔ص ۳۱۰)

ماہِ رمضان اور شب قدر کے بارے میں مزید جاننے کے لئے شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنت جلد اوّل کا باب فیضانِ رمضان ملاحظہ فرمایئے۔

واقعہ (۱۲)

مقامِ فنا:

حضرتِ سیّدُنا ابو بکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پہاڑ پر ریحانہ عابدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو یہ شعر پڑھتے سنا:

اَحْضَرْتَنِیْ فِیْكَ وَلٰكِنْ غَیْبَتِیْ فِیْ التَّجَلِّیْ

ترجمہ: (اے میرے رب!) تو نے مجھے اپنی بارگاہ میں حضوری عطا فرمائی مگر میں تیری تجلیات میں گم ہوگئی۔

میں نے اسے دائیں بائیں تلاش کیا تو نظر آئی میں نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: "اے ریحانہ!" اس نے جواب دیا: "اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی) !میں حاضر ہوں۔" میں نے پوچھا: "کس کو ڈھونڈ رہی ہو؟" تو اس نے جواب دیا: "ریحانہ کو۔" میں نے حیران ہو کر اس سے پوچھا: "کیا تو ریحانہ نہیں؟" اس نے جواب دیا: " اے شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ! کیوں نہیں، مگر جب سے مجھے اللہ عزَّوَجَلَّ کا قرب ملا ہے میں قید ہوگئی ہوں اور مجھے یہ بھی خبر نہیں کہ میں کہاں ہوں؟ میں اپنے آپ سے غائب ہوچکی اور اپنے آپ کو بھول چکی ہوں، اور اب مسافروں سے اپنے متعلق پوچھتی رہتی ہوں مگر میں نے کوئی شخص ایسا نہ پایا جو مجھے میرے بارے میں بتادے۔" یہ سن کر میں نے اُسے کہا: "اب میں بھی تیری طرف رجوع کرتا ہوں کیونکہ تجھ پر نشانیاں ظاہر ہوچکی ہیں۔" تو وہ کہنے لگی: "اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! میں نے اس سلسلے میں اپنے عناصر سے پوچھا تو کسی کو اپنا مدد گار نہ پایا۔ میں نے حواس سے پوچھا تو ان کو بغیر جامِ محبت پیئے مدہوش پایا۔ اپنی فہم سے پوچھا تو اس نے وہم کی طرف میری رہنمائی کی۔ میں نے اپنے راز سے پوچھا تو اس نے کہا میں نہیں

جانتا۔ میں نے دل سے پوچھا تو اس نے بھی مجھے میری مراد تک نہ پہنچایا۔ اپنے قلب سے پوچھا تو وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر کہنے لگا: مجھے اجازت نہیں، میں نہ تو بتا سکتا ہوں اور نہ ہی ظاہر کر سکتا ہوں۔"

پھر ریحانہ عابدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کہنے لگی: "اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! میں نے ہر زندہ سے کہا کہ مجھے میری ذات تک پہنچا دے اور مجھ پر میری رہنمائی کر دے لیکن کوئی بھی میری باتیں نہ سمجھ سکا، اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! اگر تجھے میرا ٹھکانہ معلوم ہے تو میرے ترجمان کو اِدھر لے آ۔" میں نے اسے کہا: "تیرا ٹھکانہ رحیم و رحمن عَزَّوَجَلَّ کے قُرب میں ہے۔" یہ سنتے ہی اس نے ایک چیخ ماری اور اس کے بعد لمبا سانس لیا۔ میں نے اسے حرکت دی تو اس کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی۔ میں نے اسے ایک چٹان کے سہارے لٹایا اور خود اس امید پر وسیع و عریض میدان میں چلا گیا تا کہ کوئی ایسا شخص پاؤں جو اس کی تجہیز و تکفین پر میری مدد کرے مگر مجھے کوئی نہ ملا۔ میں واپس آیا تو اس کا کچھ پتہ نہ چلا کہ کہاں گئی۔ ہاں! میں نے وہاں ایک نور دیکھا جو شعاعیں دے رہا تھا اور بجلی چمک رہی تھی۔ میں دل میں کہنے لگا: کاش! میں جان لیتا کہ اس نیک بندی کے ساتھ کیا ہوا تو مجھے ندا دی گئی: "اے شبلی! ہم جس کو اس کی زندگی میں اس سے لے لیتے ہیں تو موت کے بعد بھی اسے لوگوں کی آنکھوں سے چھپا دیتے ہیں۔"

حضرتِ سیّدُنا شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اسی رات اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا: "اے نوجوان! قید ختم ہو گئی، میں نے اپنی مراد اور نعمتیں پا لیں اور میرا مقصد پورا ہو گیا۔ اگر تم بھی ہمیشہ کی عزت چاہتے ہو تو میری طرح موت کو گلے لگا لو۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص 170.171)

پارسا خواتین کی شان

پارساخواتین کی شان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں، خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا۔ (پ5،النسآء:34)

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمافرماتے ہیں: "فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ" سے مراد فرمانبردار خواتین ہیں۔ اور "حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ" سے مراد اپنے شوہر کی عدم موجودگی میں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والیاں ہیں۔"ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد شوہر کے راز کی اس طرح حفاظت کرنے والیاں ہیں جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حفاظت کا حکم دیا۔(تفسیر بغوی،النسآء، تحت الآیۃ ۳۴،ج۱،ص۳۳۵،بدون لفظ"ابن عباس")

اللہ کی ایک نیک بندی کی حکایت

عبادت گزار اللہ کی ایک نیک بندی کی حکایت ملاحظہ فرمایئے

منقول ہے کہ" ایک صالح شخص نے جنگل میں کسی لڑکی کو تنہا لنگڑا کر چلتے ہوئے دیکھاتو پوچھا: " کہاں سے آئی ہو؟"اس نے جواب دیا:"محبوب کے پاس سے۔"پھر پوچھا:"کہاں جاناہے؟"جواب ملا:"محبوب کے پاس۔"اس نیک شخص نے پوچھا: " اس جنگل میں تنہا چلتے ہوئے تمہیں وحشت محسوس نہیں ہوتی ؟" تو اس لڑکی نے بلند آواز سے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت کی:

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔

ترجمۂ کنزالایمان: جانتاہے جو زمین کے اندر جاتاہے اور جو اس سے باہر نکلتاہے اور جو آسمان سے اترتاہے اور جو اس میں چڑھتا اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہاہے۔(پ27،الحدید:4)

پھر اس نے اس آدمی کو مخاطب کر کے کہا: "بہادر نوجوان! جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُنسیت حاصل کرلی وہ دوسروں سے وحشت محسوس کرتاہے اور جو رضا کا طالب ہے تو وہ اس کے فیصلے پر صبر کرتاہے۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص۵۵۹۔۵۶۰)

حکمت کیا ہے؟

حکمت کیا ہے؟ اس کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں کہ ''حکمت'' عقل و فہم کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا کہ ''حکمت'' معرفت اور اصابت فی الامور کا نام ہے۔ اور بعض کے نزدیک حکمت ایک ایسی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے دل میں یہ رکھ دیتا ہے اس کا دل روشن ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کو نیند کی حالت میں اچانک حکمت عطا فرما دی تھی۔ بہر حال نبوت کی طرح حکمت بھی ایک وہبی چیز ہے، کوئی شخص اپنی جدوجہد اور کسب سے حکمت حاصل نہیں کرسکتا۔ جس طرح کہ بغیر خدا کے عطا کئے کوئی شخص اپنی کوششوں سے نبوت نہیں پاسکتا۔ یہ اور بات ہے کہ نبوت کا درجہ حکمت کے مرتبے سے بہت اعلیٰ اور بلند تر ہے۔

(تفسیر روح البیان، ج۷، ص ۷۴۔۷۵، (ملخصاً) پ۲۱، لقمان: ۱۱)

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن ص ۳۵۳۔۳۵۴)

ماخوذ از اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل موضوع عقائد کی حکمتیں

پیش کش: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

واقعہ (۱۳)

امرد کو دیکھنے کی نحوست

حضرت سیِّدُنا ابو بکر کتَّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے ایک دوست کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔"تو اس نے جواب دیا:" میرے گناہ میرے سامنے لا کر پوچھا گیا: "تُو نے یہ گناہ کیا تھا؟" میں نے عرض کی:"جی ہاں۔" پھر پوچھا گیا:"کیا تُو نے فلاں فلاں گناہ بھی کیا تھا؟"میں نے پھر اقرار کر لیا۔ لیکن جب تیسری بار پوچھا گیا کہ کیا تُو نے فلاں گناہ بھی کیا تھا۔؟تو مجھے اس کا اقرار کرنے سے بہت شرمساری ہوئی۔"آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے دوست سے پوچھا:"وہ گناہ کیا تھا؟"بولا:"میرے قریب سے ایک خوبصورت لڑکا گزرا تو میں نے اس کی طرف دیکھ لیا، جس کی سبب مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے ستر سال کھڑا رکھا گیا اور اس گناہ سے شرمندگی کی وجہ سے پسینہ بہتا رہا، پھر اس نے اپنے فضل سے مجھے معاف فرمادیا۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۴۷)

واقعہ (۱۴)

خوبصورت شخص کو دیکھنے کا وبال

حضرت سیِّدُنا ابو عبد اللہ زراد علیہ رحمۃ اللہ الجواد کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟"تو انہوں نے

فرمایا:"میں نے تمام گناہوں کا اقرار کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں بخش دیا سوائے ایک گناہ کے کہ مجھے اس کا اقرار کرنے سے حیاء آئی اور مجھے پسینے میں کھڑا کر دیا گیا یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت جھڑ گیا۔"ان سے عرض کی گئی: "وہ گناہ کیا تھا؟"توانہوں نے فرمایا:"میں نے ایک خوبصورت شخص کو دیکھا تھا۔"حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۴۸

شہوت پرستی کے مختلف انداز

میرے شیخِ طریقت قبلہ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے قومِ لوط کی تباہ کاریاں کے صفحہ ۱۵ تا ۱۷ میں فرماتے ہیں: اے بروزِ قیامت شہنشاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسکراتی نور برساتی حسین صورت دیکھنے کے آرزو مند عاشقانِ رسول! غور تو کیجئے! جب بلا نظرِ شہوت دیکھنے کا انجام اس قدر ہولناک ہے تو پھر شہوت کے ساتھ امرد کو دیکھنا، اس کی مسکراہٹ سے لطف اندوز ہونا، بلکہ خود اس کے سامنے گندی لذّت کے ساتھ اس لئے مسکرانا تاکہ وہ بھی مسکرائے، یہ کس قدر تباہ کن ہوگا! نیز امرد کے ساتھ مزید یہ کام بھی شہوت کے ساتھ کرنا حرام ہیں۔ اس سے دوستی اور ہنسی مذاق کرنا، اس کو چھیڑ کر، غصہ دلا کر اس کے اضطراب یعنی بے چینی سے گندا مزا حاصل کرنا، اس کو آگے یا پیچھے اسکوٹر پر سوار کرنا، اس سے لپٹنا، اس سے ہاتھ ملانا، گلے ملنا، اس سے اپنا جسم ٹکرانا اس سے اپنا سر، پاؤں یا کمر وغیرہ دبوانا، مرض وغیرہ میں اٹھتے بیٹھتے یا چلتے ہوئے اس کے ہاتھ کا سہارا لینا، اس کو تیمارداری کے لئے رکھنا، اس کو اپنے یہاں ملازم رکھنا، مذاق میں اس کو دبوچ کر گرانا، اس کا ہاتھ پکڑ کر یا اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے چلنا ، اجتماع وغیرہ میں اس کے قریب بیٹھنا، اس کے پاس بیٹھ کر اس کی ران پر اپنا گھٹنا رکھنا یا اس کا گھٹنا اپنی ران پر رہنے دینا، معاذ اللہ مسجد کے اندر نمازِ باجماعت میں اس سے کندھا چپکا کر کھڑا ہونا، وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ: جماعت میں اس طرح کھڑا ہونا واجب ہے کہ کندھے سے کندھا چھل رہا ہو یعنی ایک کا کندھا دوسرے کے کندھے سے خوب ملا ہوا ہو البتہ برابر میں امرد کھڑا ہو اور کندھا ملا کر کھڑے ہونے سے شہوت آتی ہو تو وہاں سے ہٹ جائے ورنہ گنہگار ہو گا۔

بوسہ لینے کا عذاب

منقول ہے کہ جو کسی لڑکے کا (شہوت کے ساتھ) بوسہ لے گا وہ پانچ سو سال جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ مکاشفۃ القلوب ص ۷۶

اے عذابِ نار کی سہار نہ رکھنے والے زار و نزار! اگر کبھی امرد کے تعلق سے بدنگاہی یا بوسہ بازی وغیرہ کسی طرح کا بھی گناہ کر بیٹھے ہیں تو خوفِ خدا سے لرز اٹھئے اور گھبرا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کر لیجئے، سچی پکی توبہ کر کے اس طرح کے بلکہ ہر طرح کے گناہوں سے آئندہ بچنے کا عزمِ مصمم کر لیجئے۔ خبردار! امرد کی دوستی سے باز رہنے کی تلقین کرنے والے خیر خواہ پر ناراض مت ہوں، شیطان کے اکسانے پر، تاؤ میں آکر، بل کھا کر ناصح کو دلائل میں الجھا کر، اس پر اپنی پارسائی کا سکہ جما کر ہو سکتا ہے کہ چند روزہ زندگی میں آپ رسوائی سے بچ بھی جائیں، مگر یاد رکھئے! ربِ ذوالجلال دلوں کے احوال سے باخبر ہے۔

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پارہ ۲۔ البقرہ ۲۳۴)

چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ	وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

(حدائق بخشش)

بدنگاہی سے شکل بگڑ سکتی ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تم یا تو نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی۔ جلد۔۸ ص ۲۰۸)

اب توبہ کرلیجئے

حضرت شیخ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ علیہ (اَلرَّوْضُ الْفَائِقُ فِی الْمَوَاعِظِ وَ الرَّقَائِق) میں فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تیری آنکھیں حرام میں آزاد ہیں اور تیری زبان گناہوں میں طویل ہو رہی ہے، تیرا جسم دنیا کی دولت کمانے میں تھکاوٹ قبول کر رہا ہے۔ بہت سی بد نگاہیاں ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے قدم پھسل جاتے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! جان لو! عید کا دن سعادت کا دن ہے۔ اس میں کچھ لوگ نیک بخت ہوتے ہیں اور کچھ بد بخت۔ اس بندے کو مبارک باد ہو جس کے اعمال اس دن قبول کر لئے گئے، اور اس کے لئے ہلاکت ہے جس کے اعمال رد کر دیئے گئے۔ یہ تو ایسا دن ہے جس میں مقبول کو مبارکباد دی جاتی ہے اور مردود کو تسلّی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! بُرے اعمال سے اجتناب کرو اور رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ والے کاموں کی کوشش کرو، عنقریب وہ تمہیں برے اعمال سے نجات عطا فرما دے گا۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص۲۴۸)

مزید امرد پسندی کی تباہ کاریوں کو جاننے کے لئے میرے شیخِ طریقت قبلہ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے (قومِ لوط کی تباہ کاریاں) اور (امرد پسندی کی تباہ کاریاں) کا مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ عزوجل آپ کو اس گناہ سے نفرت کے ساتھ ساتھ ڈھیروں علمِ دین کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پر کر کے ہر ماہ جمع کروانے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیل مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لواطت کے جرمِ عظیم سے چھٹکارے کے ساتھ ساتھ کردار کی پارسائی، قول کی سچائی اور قلب کی صفائی کا وہ جذبہ نصیب ہو گا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دیکھ کر ہر فرد

خوش ہو کر آپ کو ”دعائے مدینہ“ سے نوازا کرے گا۔

میں دنیا کی دولت کا منگتا نہیں ہوں	مجھے بھائیو! دو دعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تم کہاں تک پہونچے؟

!!!عصرِ حاضر کے خود ساختہ روشن خیال اور فکری آوارگی کے شکار مصلحین امّت کے نام!!!

ایک شخص ایک بزرگ عالمِ دین کے پاس پہنچا اور انہیں صحیح بخاری پڑھاتے ہوئے دیکھا تو بولا :- اہلِ مغرب چاند تک پہنچ گئے اور آپ بیٹھے بخاری کا درس دے رہے ہیں؟ عالمِ دین نے جواب دیا: اس میں حیرت کی بات کیا ہے؟

وہ مخلوق تک پہنچے اور ہم خالق تک پہنچنا چاہتے ہیں۔

لیکن تم یہ نہیں جانتے کہ ہمارے اور اہلِ مغرب کے درمیان تم ہی اکیلے مفلس اور نکمّے ہو، نہ تو ان کے ساتھ چاند پر پہنچ سکے اور نہ ہی ہمارے ساتھ بخاری پڑھ سکے!!!

واقعہ (۱۵)

ہمیشہ دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کرنے والا لڑکا:

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خوّاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں شدید گرمی والے سال حج کے ارادے سے نکلا۔ ایک دن جبکہ ہم حجازِ مقدّس میں تھے، میں قافلے سے بچھڑ گیا اور مجھے ہلکی سی نیند آنے لگی، مجھے اتنا ہی علم تھا کہ میں جنگل میں تنہا ہوں۔ اچانک ایک شخص میرے سامنے ظاہر ہوا، میں جلدی سے اسے جا ملا، وہ ایک کم سِن لڑکا تھا جس کا چہرہ چودہویں کے چاند یا دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہا تھا، اس پر خوشحالی ور ہنمائی کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے یوں جواب دیا: "وعلیکمُ السَّلام ورحمة الله وبركاته، اے ابراہیم!" مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا، میں نے پوچھا: "تم مجھے کیسے پہچانتے ہو حالانکہ اس سے پہلے تم نے مجھے کبھی نہیں دیکھا؟" تو وہ کہنے لگا: "اے ابراہیم! جب سے مجھے معرفت نصیب ہوئی ہے تب سے میں ناواقف نہ رہا اور جب سے مجھے اللہ تعالیٰ کے وصال کی دولت ملی ہے تب سے میں جدائی سے نہ آزمایا گیا۔" میں نے پوچھا: "اتنی شدید گرمی والے سال اس جنگل میں کیسے آ گئے ہو؟" تو اس نے جواب دیا: "اے ابراہیم! میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کبھی کسی سے محبت نہ کی، نہ اس کے غیر سے کبھی ملاقات کی ہے اور مکمل طور پر اسی کی طرف متوجہ رہتا ہوں اور اس کا بندہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔" میں نے اس سے پوچھا: "کھاتے پیتے کہاں سے ہو؟" تو بولا: "میرا محبوب میری کفالت کرتا ہے۔" جب اس نے مجھے یہ جواب دیا تو اس کے آنسوؤں کی لڑی رخسار پر موتیوں کی طرح اُمنڈ آئی۔ پھر اس نے چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

"کون ہے جو مجھے چٹیل میدان میں جانے سے ڈرارہا ہے، میں تو ضرور اس زمین سے گزر کر اپنے محبوب تک پہنچوں گا اور میں اس پر پہلے ہی ایمان لاچکا ہوں، محبت وشوق مجھے مضطرب کئے ہوئے ہیں اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محب ہو وہ کسی انسان سے نہیں ڈرتا، کیا آج آپ میری کم سنی کی وجہ سے مجھے حقیر جان رہے ہیں، میرے ساتھ جو بیتی ہے اس کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرنا چھوڑ دیں۔"

اس کے بعد اس نے مجھ سے پوچھا:"اے ابراہیم!کیا تم قافلے سے بچھڑ گئے ہو؟"میں نے جواب دیا: "جی ہاں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کم سن لڑکے کو دیکھا کہ وہ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کچھ پڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا، اسی وقت مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو قافلے میں پایااور مجھے میرا رفیق کہہ رہا ہے: "اے ابراہیم! خیال رکھنا، کہیں سواری سے گر نہ جاؤ۔" مجھے معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ کم سن لڑکا کہاں گیا، آسمان پر چڑھ گیا یا زمین میں اُتر گیا۔جب میں میدانِ عرفات پہنچا اور حرمِ پاک میں داخل ہوا تو اس لڑکے کو کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹ کر روتے ہوئے یہ مناجات کرتے دیکھا:"میں کعبۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کے غلاف سے چمٹا ہوا ہوں، اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ !تو دلوں کے بھید اور پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے، میں تیری بارگاہ میں پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کیونکہ میں تیری محبت میں مبتلا ہوں، میں تو بچپن سے ہی تیری محبت وچاہت میں گرفتار ہو گیا تھا جس وقت مجھے محبت کا صحیح مفہوم بھی معلوم نہ تھا۔اے لوگو! مجھے ملامت نہ کرو کیونکہ میں تو ابھی محبت کے اصول سیکھ رہا ہوں اور اے میرے محبوبِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ ! اگر میری موت کا وقت قریب آچکا ہے تو پھر مجھے اُمید ہے کہ میں تیرا وصال پا کر اپنی محبت کا حصہ حاصل کر لوں گا۔"پھر وہ سجدے میں گر گیا۔میں اس کی طرف دیکھتا رہا۔جب اس کا سجدہ بہت طویل ہو گیا تو میں نے اس کو حرکت دی تو معلوم ہوا کہ اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔مجھے بہت افسوس

ہوا، میں اپنی سواری کے جانور کی طرف گیا اور کفن کے لئے ایک کپڑا لیا اور غسل دینے والے کی مدد طلب کی۔ جب واپس اس لڑکے کے پاس پہنچا تو وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اس کے متعلق تمام حاجیوں سے پوچھا مگر مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جس نے اُسے زندہ یا مُردہ دیکھا ہو تو میں سمجھ گیا کہ وہ لڑکا مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ تھا اور اُسے میرے علاوہ کسی نے نہ دیکھا، میں اپنی قیام گاہ میں آکر سو گیا۔

خواب میں، مَیں نے اُسے ایک بہت بڑی جماعت کے آگے آگے دیکھا کہ اس پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے اس سے پوچھا: "کیا تم میرے ساتھ نہ تھے؟" تو اس نے جواب دیا: "یقیناً میں آپ کے ساتھ ہی تھا۔" میں نے اس سے پوچھا: "کیا تم مر نہیں گئے تھے؟" تو اس نے جواب دیا: "ایسا ہی ہے۔" میں نے کہا: "میں تو تمہیں کفن دینے کے لئے تلاش کر رہا تھا تاکہ تجہیز و تکفین کے بعد تمہاری تدفین عمل میں لاؤں، مگر جب میں واپس آیا تو تم موجود ہی نہ تھے۔" تو اس نے جواب دیا: "اے ابراہیم! جس ذات نے مجھے شہر سے نکالا اور اپنی محبت کا شوق عطا کیا اور میرے گھر والوں سے مجھے دور کر دیا، اسی نے مجھے سب کی نظروں سے چھپا کر کفن بھی دے دیا۔" پھر میں نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا:" مجھے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا:"تجھے کیا چاہیے ؟"میں نے عرض کی: "یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ!تو خوب جانتا ہے۔" اس نے ارشاد فرمایا: "تو میرا سچا بندہ ہے، میرے نزدیک تیرا مقام یہ ہے کہ میرے اور تیرے درمیان کبھی حجاب نہ ہو گا۔"پھر مزید ارشاد فرمایا:"اور بھی کچھ چاہیے ؟"میں نے عرض کی:"میں جس بستی میں رہتا تھا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔"ارشاد فرمایا: "میں نے اس بستی کے حق میں تیری شفاعت بھی قبول فرمائی۔" حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور ارکانِ حج ادا کرنے کے بعد قافلے والوں کے

ساتھ چل پڑا۔ جس سے بھی میری ملاقات ہوتی وہ یہی کہتا:"آپ کے ہاتھوں کی پاکیزہ خوشبو سے سب لوگ حیران ہیں۔"اس واقعہ کے ناقِل کا کہنا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کے ہاتھ سے مرتے دم تک وہ خوشبو آتی رہی۔

(حکایتیں اور نصیحتیں ص321.322.323)

سبحٰن اللہ! ہمارے اسلاف کا ذوقِ عبادت و شوقِ حبِّ خدا مرحبا! ان کی کیسی تربیت ہوتی تھی کہ بچپن سے ہی عبادت وریاضت کی جانب مائل ہو کر اپنے مالکِ حقیقی کا قرب پانے کی سعی میں مشغول ہو جاتے اور آج ایک ہمارے معاشرے کا حال ہے کہ بچوں کو عبادت کی جانب مائل کرنے کے بجائے فلمیں، ڈرامے، موسیقی، گالی گلوچ اور دیگر گناہوں کی جانب صرف رہنمائی نہیں بلکہ ان کے اسباب بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں ابویزید علیہ رحمۃ اللہ المجید کے بچپن سے ہی ذوقِ عبادت ملاحظہ فرمائے۔

سیِّدُنا ابویزید علیہ رحمۃ اللہ المجید کا ذوقِ عبادت

حضرت سیِّدُنا ابنِ ظفر علیہ رحمۃ الرَّب بیان فرماتے ہیں کہ "حضرت سیِّدُنا ابویزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہ، النُّورَانِی کو بچپن میں جب مدرسہ میں داخل کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے اس آیتِ مبارکہ پر پہنچے:

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ (پ۲۹،المزمل ۱۔۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔

" تو اپنے والدِ محترم حضرت سیِّدُنا طیفور بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کی:"یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کس سے مخاطب ہے؟" تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: "اے میرے بیٹے! یہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیِّدُنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہیں۔" پوچھا: "اے میرے ابا جان! پھر آپ بھی حضور نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی سُنَّت پر عمل کیوں نہیں کرتے۔" تو انہوں نے

جواب دیا: "پیارے بیٹے! یہ حکم خاص حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرمایا گیا پھر سورۂ طٰہٰ میں اس میں تخفیف کر دی گئی۔"جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سبق اس آیتِ مبارکہ پر پہنچا:

اِنَّ رَبَّكَ يَعۡلَمُ اَنَّكَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰى مِنۡ ثُلُثَىِ الَّيۡلِ وَ نِصۡفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيۡنَ مَعَكَ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب جانتاہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی۔(پ۲۹،المزمل:۲۰)"

تو پھر پوچھنے لگے:"اے میرے والدِ محترم! میں سن رہاہوں کہ اس میں ایک ایسے گروہ کا ذکرِ خیر بھی ہے جو راتوں کو قیام کر تاہے۔" تو والدِ محترم نے بتایا:"جی ہاں! وہ ہمارے پیارے آقا، دوعالم کے داتا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی:"اس چیز کو ترک کرنے میں کوئی بھلائی نہیں جو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیا کرتے تھے۔" چنانچہ، اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ محترم ساری ساری رات قیام کرنے لگے۔ایک رات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے والدِ محترم سے عرض کی: "مجھے بھی سکھلایئے، میں بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کروں گا۔" والد صاحب فرمانے لگے:"بیٹے!ابھی تم چھوٹے ہو۔" عرض کی: "اے میرے ابا جان! جس دن لوگ الگ الگ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور حاضر ہوں گے تاکہ اپنے اعمال دیکھیں،اور اگر میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے پوچھ لیا،"اے ابویزید! تم نے کیا کِیا؟" تومیں جواب دوں گا: " میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی تھی کہ مجھے سکھلایئے تاکہ میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھاکروں تو انہوں نے مجھے کہا تھا،"ابھی تم چھوٹے ہو۔" یہ سن کر فوراً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ

محترم کہنے لگے:"نہیں، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ تم ایسی بات کہو۔" پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو والد صاحب نے نماز سکھائی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی رات کا اکثر حصہ نماز ادا کرتے رہتے۔(الروض الفائق ص ۳۶۲۔۳۶۳)

سُبْحَانَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے ان لوگوں کی جن کے ذوق وشوق کی سواری مقصد کے حصول کے لئے راتوں کو چلتی رہتی یہاں تک کہ وہ اپنی منزلِ مراد پر پہنچ جاتے اور انہیں عنایتِ خداوندی حاصل ہو جاتی ہے۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّم۔

باقیہ واقعات حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

دوبارہ آنے کا عمل

جس جگہ پارہ ۲۰ سورہ قصص کی آیت نمبر ۸۵ لکھ دیں گے تو ان شاء اللہ وہاں کی دوبارہ حاضری ہوگی۔

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے اسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہے۔

مؤلف کی دیگر کتابیں

☆...شفیق المصباح شرح مراح الارواح اردو

☆...شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ اردو

☆...شفیق النحو شرح خلاصۃ النحو

☆...دینی و دنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب بنام ایسا کیوں؟

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل عقائد کی حکمتیں

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ دوم پانچ نمازوں کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ سوم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ چہارم سری اور جہری نماز کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ پنجم وضوء کی حکمت

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ دوم

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ سوم

چھپکلی کو مارنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا"جس نے پہلی ضرب سے چھپکلی کو قتل کیا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے اسے دو ضربوں میں مارا اس کے لئے پہلے والے سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے تین ضربوں میں مارا اس کے لئے اس سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔"

(جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۶۲۴)

مآخذ و مراجع

ش	نام کتاب	مؤلف مصنف	مطبوعات
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالی	مکتبۃ المدینہ
۲	کنز الایمان	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳	روح البیان	شیخ اسمٰعیل حقی	کوئٹہ
۴	خزائن العرفان	حضرت نعیم الدین مراد آبادی	مکتبۃ المدینہ
۵	تفسیر بغوی	امام ابو حمید الحسین البغوی	دار الکتب العلمیہ بیروت
۶	الجامع للاحکام القرآن	ابو عبد محمد بن احمد انصاری	دار الفکر بیروت
۷	تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد القرطبی	دار الفکر بیروت
۸	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	دار المغنی عرب شریف
۹	الجامع الترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی	دار المعرفہ بیروت
۱۰	سنن ابنِ ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید	دار المعرفہ بیروت
۱۱	المعجم الکبیر للطبرانی	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد	دار احیاء التراث العربی
۱۲	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد	دار احیاء التراث العربی
۱۳	صحیح ابن حبان	الحافظ محمد بن حبان	دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۴	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی	دار الکتب العلمیہ
۱۵	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی	دار الکتب علمیہ
۱۶	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی	دار الکتب العلمیہ
۱۷	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ	دار الکتب العلمیہ
۱۸	صفۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن الجوزی	مکتبۃ نزار مصطفے الباز
۱۹	اسلامی احکامات کی حکمتیں	مولانا شفیق عطاری المدنی	مکتبۃ السنہ

۲۰	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
۲۱	آنسوؤں کا دریا	امام ابو الفرج عبد الرحمن	مکتبۃ المدینہ
۲۲	حکایتیں اور نصیحتیں	شیخ شعیب حریفیش	مکتبۃ المدینہ
۲۳	جہنم میں لے جانے والے اعمال	شہاب الدین احمد بن حجر مکی	مکتبۃ المدینہ
۲۴	کنز العمال	علاء الدین علی متقی الہندی	دار الکتب العلمیہ
۲۵	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب	دار الکتب العلمیہ
۲۶	الوظیفۃ الکریمۃ	امام احمد رضا خان بریلوی	مکتبۃ المدینہ
۲۷	المفردات للراغب	امام راغب اصفہانی	دار الکتب العلمیہ
۲۸	احیاء العلوم	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۲۹	عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن	مکتبۃ المدینہ
۳۰	شریعت وطریقت	امام احمد رضا خان بریلوی	مکتبۃ المدینہ
۳۱	ملفوظات اعلیٰ حضرت	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳۲	بیٹے کو نصیحت	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۳	آدابِ دین	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۴	حدائق بخشش	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳۵	وسائل بخشش	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ

فہرست

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شفیق المصباح

شرح

صراح الارواح

علم صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں بیان کی گئی ہیں۔

اس کتاب میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً

تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ ہے۔

مصنف: الشیخ احمد بن علی بن مسعود رحمہ اللہ الودود

شارح: محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبادات کی حکمتیں (حصہ دوم)

موضوع

پانچ نمازوں کی حکمت

☆... حکمت کیا ہے؟ ☆... حکمت کون دیتا ہے؟ ☆... حکمت کہاں ملتی ہے؟ ☆... نماز افضل العبادات کیوں ہے؟ ☆... نماز کو صلوۃ کیوں کہتے ہیں؟ ☆... پانچ نمازوں کی حکمت ☆... انسانی زندگی کی پانچ حالتیں ☆... سورج کی پانچ حالتیں

مصنف

محمد شفیق خان العطاری المدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ وعلی الك و اصحابك یا حبیب اللہ ﷺ

الصلوۃ و السلام علیك یا نبی اللہ وعلی الك و اصحابك یا نور اللہ ﷺ

شَفِیْقُ النَّحْوِ حصہ دوم

لِحَلِّ

خُلَاصَۃِ النَّحْوِ

اس کتاب میں مختلف اسباق کے تحت آنے والی عبارتوں کی نحوی تراکیب بھی شامل کی گئیں ہیں۔

مصنف

محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ ﷺ و علی الك و اصحابك یا حبیب اللہ ﷺ

شفیقیہ

شرح

الاربعین النوویہ

اس کتاب میں ہے

☆...مترجم کا تعارف ☆...مصنف کا تعارف ☆...عبارت مع اعراب

☆...سلیس اردو ترجمہ ☆...راویوں کے حالات

مترجم: محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرور تاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے ان شاءاللہ علم میں ترقی ہوگی)

ش	عنوان	صفحہ

ش	عنوان	صفحہ

ش	عنوان	صفحہ

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ
الصلوۃ و السلام علیک یا نبی اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا نور اللہ ﷺ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ

مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

(حصہ دوم)

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

مؤلف

محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

نام کتاب : ما فعل اللہ بک ؟(حصہ دوم)

مؤلف : مولانا محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری

تصحیح : مولانا محمد شاہد عطاری مصباحی

نظرِ ثانی : کیف برکاتی، بلال نظامی، عبد السبحان عطاری، اسلام عطاری،

فاروق عطاری، عرفان عطاری، شاکر عطاری، زاہد عطاری،

جابر عطاری، یاسر عطاری، وسیم عطاری فیضان رضا عطاری،

ابو وقاص عطاری، اطہر عطاری

طبع اوّل : ۱۴۳۹ھ / 2018ء

ناشر : مکتبۃ السُنہ

پتہ: (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

Mb: 7251028540

Mb: 8808693818

تقریظ جلیل

مولانا شانِ الٰہی عطاری المدنی ناظمِ جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

الحمدللہ عزوجل ناچیز نے اس کتاب کے چیدہ چیدہ واقعات پر نظر ڈالی ہے، مطالعہ سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب اصلاحِ معاشرہ وفکرِ آخرت کے معاملے میں عوام وخواص مرد ہو یا عورت سب کے لئے مفید ہو گی۔

صاحبِ کتاب کی کاوشوں کا ثمرہ ہے جس سے اس پر فتن دور میں اس کتاب کی تالیف عمل میں آئی یقیناً ایسا نیک کام ربِّ ذوالمنن اپنے پسندیدہ بندوں سے ہی لیتا ہے۔

دعاء ہے کہ مؤلف کو خداوندِ قدوس اپنے بے بہا خزانے سے نعمتِ علم عطا فرمائے اور اسی طرح خدمتِ خلق کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے نیز اللہ العلیم ان کی تحریر و تقریر، علم و عمل میں مزید بہتری عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

دعاء گو: ابوریان شانِ الٰہی المدنی

۷ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۸ء

درود شریف کی فضیلت

عَنْ رُوَيْفِعِ بن ثَابِتٍ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ، قَالَ : مَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ لَهُ . حضرت رویفع بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کہا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (مُعجم کبیر ج۵ ص۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد ﷺ پر رحمت نازِل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مُقَرَّب مَقام عطا فرما۔

بندے کی توبہ پر شیطان کی بدحواسی

رسولِ خدا، حبیب کبریا، احمد مجتبیٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ ''جب بندہ چالیس برس کی عمر کو پہنچ جائے اور اس کی بھلائی اس کے شر پر غالب نہ آئے تو شیطان اس کی پیشانی چوم کر کہتا ہے کہ'' میں اس چہرے پہ قربان جو کبھی فلاح نہیں پائے گا۔'' پھر اگر اللہ عزوجل اس بندے پر احسان فرمائے اور وہ شخص اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرلے اور اللہ عزوجل اسے گمراہی سے بچالے اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال دے۔'' تو شیطان ملعون کہتا ہے:'' ہائے افسوس! اس نے میری آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے ساری عمر گمراہی میں گزاری پھر اللہ عزوجل نے اس کی توبہ کی وجہ سے اسے جہالت کے اندھیروں سے نکال دیا۔'' (بحرالدموع ص ۱۲۷)

واقعہ (۱۶)

امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیا گیا:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد بغداد کے کسی بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اے امام! "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ خدا عزوجل کا کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ " الحمدللہ" میری مغفرت ہو گئی۔ بزرگ نے کہا کہ غالباً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی و دینی خدمتوں کی بنا پر مغفرت ہوئی ہو گی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ نہیں مجھے تو ارحم الراحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا ہے کہ میرے مخالفین میرے بارے میں ایسی افواہیں اور تہمتیں پھیلایا کرتے تھے جو مجھ میں نہیں تھیں اور میں ہمیشہ ان کی ایذاؤں پر صبر کیا کرتا تھا۔

اولیاء رجال الحدیث ص ۳۰) الطبقات الکبری للشعرانی، ج ۱، ص ۷۷ آئینہ عبرت ص ۸۰۔۸۱

امامِ اعظم کا تقوی وخوفِ خدا

ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بڑے متقی اور خوفِ خدا رکھنے والے تھے

چنانچہ: حضرت سیّدُنا حفص بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس سال تک ساری رات ایک رکعت میں قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے رہے۔ حضرت سیّدُنا اسد بن عمرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر پڑھی۔ رات کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آہ وبُکا کی اتنی شدید آواز سنائی دیتی کہ پڑوسیوں کو آپ پر ترس آجاتا۔ کہا جاتا ہے کہ جس جگہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ ہزار مرتبہ قرآنِ کریم ختم کیا۔ حضرت سیّدُنا ابن ابی زائد

علیہ رحمۃ اللہ الواحد فرماتے ہیں کہ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد لوگ چلے گئے اور میں مسجد میں ہی ٹھہر گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں میری موجودگی کا علم نہ ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کر دی اور اس آیتِ کریمہ پر پہنچے :

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔ (پ۲۷، الطور: ۲۷)

تو طلوعِ فجر تک اِسے دُہراتے رہے۔ منقول ہے کہ ایک رات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد میں کسی قاریٔ قرآن کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے ہوئے سنا،

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ (پ۳۰، الزلزال:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔"

تو شدّتِ خوف سے فجر تک اپنی داڑھی مبارک ہاتھ میں پکڑے یہی کہتے رہے: " ہمیں ذرہ بھر گناہ کی بھی سزا دی جائے گی۔" (تاریخ بغداد، ص۳۵۲تا۳۵۵، بتغیرِ قلیل)

امامِ اعظم کے وصال کی علامت

حضرت سیِّدُنا عبد الحمید بن عبد الرحمن جمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں دیکھا گویا کہ ایک ستارہ آسمان سے گر پڑا ہے، اور کہا گیا: یہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر دوسرا ستارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا مسعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ پھر تیسرا ستارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ چنانچہ، تینوں میں سب سے پہلے

حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، پھر حضرت سیِّدُنا مسعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اور آخر میں حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہوا۔

(اکروض الفائق ص۳۳۶)

وصالِ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احمد بن کامل اور عبد الباقی بن قانع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصالِ باکمال رَجَبُ المُرَجَّب یا شعبانُ المُعَظَّم کے مہینے 150ھ بغداد میں ہوا، اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک ستر (70) برس تھی۔ (تاریخ بغداد، الرقم ۷۲۹۷، النعمان بن ثابت ابو حنیفۃ التیمی، ذکر ما قالہ العلماء۔۔۔۔۔ الخ، ج۱۳، ص ۴۲۴)

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا گیا جس کے اثر سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت واقع ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ قاضی القضاۃ حضرت سیِّدُنا حسن بن عمارہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہت بڑی جماعت کے ساتھ پڑھائی۔

(مناقب الامام الاعظم للموفق بن احمد المکی، الباب الثامن والعشرون، سبب آخر فی وفاۃ الامام رضی اللہ عنہ، ج۲، ص ۱۸۳)

فقیہ چلا گیا

حضرت سیِّدُنا صدقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستجابُ الدعوات بزرگ تھے، فرماتے ہیں کہ جب امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا تو میں نے تین رات مسلسل یہ آواز سنی:

ذَهَبَ الْفِقْهُ فَلاَ فِقْهَ لَكُمْ   فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا خَلَفَا
مَاتَ النُّعْمَانُ فَمَنْ هٰذَا الَّذِی   بَعْدُ يُحْيِیْ لَيْلَهٗ إِنْ سَجَفَا

ترجمہ: (۱) فقیہ چلا گیا، اب تمہارے پاس ایسا فقیہ کوئی نہیں، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہترین جانشین بنو۔

(۲) امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ تو اب کون ہے جو اُن کے بعد تاریک راتوں میں بیدار رہے۔ (اکروض الفائق ص ۳۳۶)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن

تین جملوں کے ذریعے غصے کا علاج

حضرتِ سَیِّدُنا معتمر بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کو بہت زیادہ غصہ آتا تھا اس نے تین کاغذ اپنے ساتھیوں کو دیئے اور پہلے سے کہا کہ جب مجھے کسی پر غصہ آئے تو یہ کاغذ مجھے دے دینا، دوسرے سے کہا کہ جب میرا غصہ تھم جائے تو مجھے یہ کاغذ دے دینا، تیسرے سے کہا کہ جب میرا غصہ بالکل ختم ہو جائے تب مجھے یہ کاغذ دینا۔ ایک دن اسے کسی پر بہت زیادہ غصہ آیا تو اسے پہلا کاغذ دیا گیا اس میں لکھا تھا **"اس غصے سے تیرا کیا تعلق؟ تو خدا نہیں بلکہ عام سا انسان ہے، عنقریب تیرے جسم کا بعض حصہ دوسرے بعض کو کھا جائے گا"** یہ پڑھ کر اس کا غصہ قدرے ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر اسے دوسرا کاغذ دیا گیا تو اس میں لکھا تھا **"تو زمین والوں پر رحم کر آسمانوں کا مالک تجھ پر رحم فرمائے گا"** پھر تیسرا رقعہ دیا گیا تو اس میں لکھا تھا **"لوگوں کو اللہ کے حق کے ساتھ پکڑو! ان کی اصلاح اسی بات سے ہو گی۔ حدود (شرعی سزاؤں) کو نہ چھوڑو!** (احیاء العلوم ۲۱۶/۳)

واقعہ (۱۷)

مُتَّقی انسان کی موت درحقیقت حیاتِ جاوِدانی ہے

حضرت سیِّدُنا ابو بکر خیَّاط علیہ رحمۃ اللہ الجُوَّاد فرماتے ہیں کہ میں نے عالم خواب میں خود کو قبرستان میں دیکھا۔ قبر والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے پھولوں کے پودے ہیں۔ اچانک حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو ان کے درمیان کھڑا پایا کہ کبھی اِدھر جاتے ہیں اور کبھی اُدھر۔ میں نے پوچھا: "اے ابو محفوظ! "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اور کیا آپ اس دنیا سے کوچ نہیں کر چکے؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا: "کیوں نہیں، پھر چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم کچھ یوں ہے:

"مُتَّقی انسان کی موت درحقیقت حیاتِ جاوِدانی ہے یعنی ایسی زندگی ہے جو ختم ہونے والی نہیں۔ کئی لوگ اس جہانِ فانی سے کوچ کر چکے ہیں لیکن ان کا نام ابھی تک لوگوں میں (اچھائی کے ساتھ) زندہ ہے۔ فخر کرنا صرف اہلِ علم کو روا ہے کیونکہ وہ ہدایت پر ہوتے ہیں اور جو بھی ان سے ہدایت حاصل کرنا چاہے، یقیناً ہدایت پا جاتا ہے۔ وہ خود تو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے لیکن ان کے چاہنے والے ان کے وصال کے بعد بھی ان کا نام زندہ رکھے ہوئے ہیں اور ہم بھی انہی مرنے والوں کی صف میں ہیں جو زندہ ہیں۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص.356.357)

اس حکایت میں جہانِ فانی کا تذکرہ آیا ہے لہذا اس کے متعلق مزید ملاحظہ کیجئے۔

لوگوں کی چار اقسام

حضرتِ سیِّدُنا ابو علی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں کہ " مقام فناء(یعنی وہ مرتبہ جس تک بندہ بذریعہ عبادت درجہ بدرجہ ترقی حاصل کرتا ہے،اس)میں لوگوں کی چار اقسام ہیں:

پہلا: وہ شخص جس کے دل پر اللہ عزوجل کی عظمت اور محبت غالب آگئی اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول ہو کر دوسروں سے غافل ہو گیا۔ یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے:

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ

ترجمہ کنز الایمان:۔وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے ۔(پ18،النور: 37)

دوسرا: وہ شخص جس نے اللہ عزوجل سے صدقِ عبادت، اظہارِ بندگی، خالص پرہیز گاری اور وفاداری کا وعدہ کیا ہے، یہ وہ شخص ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ عظیم میں کیا:

رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ

ترجمہ کنزالایمان:کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔(پ21،الاحزاب: 23)

تیسرا: وہ شخص جس کا کلام اللہ عزوجل کے لئے ہو،وہ نیکی کی دعوت دے، برائی کی تمام اقسام سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی منع کرے۔ یہ وہ شخص ہے جس کا وصف اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ عظمت نشان میں بیان کیا ہے:

وَ جَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ يَّسۡعٰى

ترجمہ کنزالایمان:اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا۔(پ22،سورۃیس آیت20)

چوتھا:وہ شخص جس کا باطن اس کے موکل فرشتوں کے بارے میں گفتگو کرے اور اس کے راز کو اس کے مولیٰ عزوجل کے علاوہ کوئی نہ جانتا ہو۔ یہ وہ شخص ہے جس کا تذکرہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمانِ ذیشان میں کیا ہے:

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِہًا مَّثَانِیَ ٭ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡہُ جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِیۡنُ جُلُوۡدُہُمۡ وَ قُلُوۡبُہُمۡ اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے اُتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں۔(پ23،الزمر: 23)

(آنسوؤں کا دریا۔ ص ۱۲۳۔ ۱۲۴)

باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:"جس نے دنیا سے محبت کی وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور جس نے آخرت سے محبت کی اس کو دنیا میں نقصان ہو گا، تو تم باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہونے والی (دنیا) پر ترجیح دو۔"

((المستدرک للحاکم، کتاب الرقاق، الحدیث:۷۹۶۷، ص ۴۵۴) الزہد وقصر الامل۔ دنیا سے بے رغبتی اور۔ ص ۵۶

سونا اور مٹی کا ٹھیکرا

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا:"اگر دنیا فنا ہو جانے والے سونے کی بنی ہوئی ہوتی اور آخرت باقی رہنے والے مٹی کے ٹھیکرے سے تو پھر بھی ہم پر لازم ہوتا کہ ہم باقی رہنے والے ٹھیکرے کو ختم ہو جانے والے سونے پر ترجیح

دیں (تو اے لوگو!) پھر ہم نے کیونکر باقی رہنے والے سونے (یعنی آخرت) کے مقابلے میں فنا ہونے والے مٹی کے ٹھیکرے (یعنی دنیا) کو اختیار کر رکھا ہے؟" الزھد وقصر الامل۔ ص ۷۸

حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحتیں

حضرت سیدنا لقمان علیہ رحمۃ اللہ المنان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے میرے بیٹے! یقیناً دنیا ایک گہرا سمندر ہے اور اس میں بہت سارے لوگ غرق ہو چکے ہیں پس اس گہرے سمندر میں نجات کے لئے تیرا سفینہ، خوفِ خدا عزوجل ہونا چاہیے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ نصیحت بھی فرمائی: "اے میرے بیٹے! دنیا کو آخرت کے عوض بیچ ڈال، دونوں سے نفع پائے گا اور آخرت کو دنیا کے بدلے مت بیچ، ورنہ دونوں جہاں میں خسارہ پائے گا۔" الزھد وقصر الامل۔ ص ۷۸

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ و نصیحت

امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی! بے شک دنیا پھسلنے کی جگہ اور ذلت کا گھر ہے،۔۔۔۔۔اس کو آباد کرنے والے خرابی کی طرف بڑھ رہے ہیں،۔۔۔۔۔ اس میں رہنے والے قبروں کی طرف جانے والے ہیں،۔۔۔۔۔اس کا شیرازہ بکھرنے پر موقوف ہے،۔۔۔۔۔اس کی مالداری، غربت میں بدل جاتی ہے،۔۔۔۔۔ اس کا دولت مند تنگدست ہو جاتا ہے اور تنگدست دولت مند بن جاتا ہے،۔۔۔۔۔اللہ سے ڈرو اور اس کے عطا کردہ رزق پر راضی رہو،۔۔۔۔۔باقی رہنے والے گھر (جنت) سے فنا ہونے والے گھر (دنیا) کے لئے پیشگی وصول نہ کر،۔۔۔۔۔ تیری زندگی زائل ہو جانے والے سائے اور گرنے والی دیوار کی طرح ہے،۔۔۔۔۔پس اچھے عمل زیادہ کرو اور امیدیں کم رکھو۔" الزھد وقصر الامل۔ ص ۷۸

دُنیا کی چھ چیزیں اور اُن کی حقیقت

امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا:—"دنیا چھ چیزوں پر مشتمل ہے (۱)غذا(۲)مشروب (۳)لباس (۴)سواری (۵)نکاح اور(٦) خوشبو۔(۱)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی غذا شہد ہے اور وہ مکھیوں کا لعاب ہے۔(۲)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی مشروب پانی ہے اور اس میں نیک ،بد،انسان اور حیوان سب برابر ہیں۔(۳)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی لباس ریشم ہے اور وہ کیڑے سے بنایا جاتا ہے۔(۴)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی سواری گھوڑا ہے اور اس پر مردوں کو قتل کیا جاتا ہے۔(۵)۔۔۔۔۔۔نکاح میں سب سے اعلی نعمت عورت سے صحبت کرنا ہے اور وہ شرم گاہ کا شرم گاہ میں جانا ہے۔اور عورت اپنے بدن میں اچھے اعضا کو سنوارتی ہے ، لیکن اس سے ارادہ سب سے بری چیز کا کیا جاتا ہے اور(٦)۔۔۔۔۔۔سب سے اعلی خوشبو مُشک ہے اور وہ ہرن کا خون ہے۔" (الزہد وقصر الامل۔دنیا سے بے رغبتی اور۔ص۷۸۔۷۹)

ملک فانی میں فنا ہر شئے کو ہے	سن لگا کر کان آخر موت ہے

تصور کے ذریعے غصے کا علاج

ایک عقل مند و نیک شخص کے پاؤں پر کسی نے کوئی چیز ماری جس سے اُسے کافی تکلیف ہوئی لیکن اُس نے غصہ نہ کیا جب اُس سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ''میں نے یہ تصور کر لیا تھا کہ کسی پتھر سے میرا پاؤں پھسل گیا ہے، لہٰذا میں نے اپنا غصہ ختم کر دیا۔ ''(احیاء العلوم ج۳/ص۔۲۲۱) (فیضانِ ریاض الصالحین ص ۴۶۱۔۴۶۲)

واقعہ (۱۸)

ولی کی برکت سے عذاب ٹل گیا

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو مرنے کے ایک سال بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا:"اے میرے بھائی! "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو اس نے جواب دیا:"اب مجھے آزاد کر دیا گیا ہے کیونکہ جب حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ہمارے پاس مدفون ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دائیں،بائیں ،آگے، پیچھے سے عذاب میں گرفتار تیس تیس ہزار گنہگاروں کو نجات دے دی گئی۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۳۵۸)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین)

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

نیک لوگوں کے ساتھ موت

سبحٰن اللہ! اللہ والوں کی کیسی نرالی شان ہے کہ اللہ تبارک و تعالی دنیا والوں کو ان کی برکتیں ان کی حیات و ممات دونوں میں عطا فرماتا ہے،نیک و پرہیز گار اور بالخصوص اولیائے کاملین کے قرب کی بڑی برکتیں ہیں چاہے وہ ان کی حیاتِ ظاہری کی ہو یا ان کے وفات کے بعد کی ہو،اور نیک لوگوں کے ساتھ موت مانگنے کی خود ربِّ کریم قرانِ عظیم میں ترغیب ارشاد فرمائی ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے۔

{ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ ترجمہ کنزالایمان :اور ہمیں نیک لوگوں کے گروہ میں موت عطافرما۔}

یہاں اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ دعا کرو کہ موت بھی نیک لوگوں کے ساتھ ہو یعنی ان کی فرمانبرداری کرتے ہوئے موت آئے اور ان کی مَعِیَّت نصیب ہو جائے۔

نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب

یاد رہے کہ نیک لوگوں کی صحبت بہت عظیم چیز ہے۔ ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:

وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ ۱۱۹) ترجمہ کنزالایمان: سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

صحبت نے کتنا بڑا مرتبہ عطا کیا

اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو صحبت نے ہی عظیم ترین مرتبے پر فائز کیا۔ زندگی میں نیک لوگوں کا ساتھ تو نعمت ہے ہی، مرنے کے بعد بھی نیکوں کا ساتھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے چنانچہ پسندیدہ بندے کو موت کے وقت فرمایا جاتا ہے:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ (پ۳۰۔الفجر۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰)

ترجمہ کنزالایمان: اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو۔ پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

دیکھیں، فوت ہونے والی روح سے کہا جاتا ہے کہ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی میں نیک لوگوں کے ساتھ رہے اور انہی کے گروہ میں موت ملنے کی دعا کرے تاکہ ان کے صدقے جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں سے فیض یاب ہو اور موت کے بعد نیک لوگوں کے قرب میں دفن ہونے کی وصیت کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا"اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت برے پڑوسی سے اسی طرح اَذِیَّت پاتی ہے جس طرح زندہ انسان برے پڑوسی سے اذیت پاتا ہے۔

(کنزالعمال کتاب الموت قسم الاقوال، الفصل السادس۔(صراط الجنان، جلد ۲ ص ۱۲۶)

ولی اللہ کے قرب سے اژدہے گلاب کی شاخیں بن گئے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "میں نے حضرت میاں صاحب قبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سنا: ایک جگہ کوئی قبر کھل گئی اور مردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھنوں پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی، دوسری جگہ قبر کھود کر اس میں رکھا، اب جو دیکھا تو دو اژدہے اس کے بدن سے لپٹے اپنے پھنوں سے اس کا منہ بھَموڑ رہے ہیں، حیران ہوئے۔ کسی صاحبِ دل سے یہ واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اژدہا ہی تھے مگر ایک ولی اللہ کے مزار کا قرب تھا اس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہو گیا تھا، وہ اژدھے درختِ گل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے پھَن گلاب کے پھول۔ اِس کی خیریت چاہو تو وہیں لے جا کر دفن کرو۔ وہیں لے جا کر رکھا پھر وہی درختِ گل تھے اور وہی گلاب کے پھول۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۷۰)

اسلامی احکام پر عمل کرنے میں مشقتیں

ہمیں دینِ اسلام کے احکام پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی اور نہ کوئی منع کرتا ہے بلکہ با عمل کو دیکھ کر لوگ شاباشی دیتے ہیں مگر صحابہ کی زندگی کو دیکھئے کہ ان کو احکامِ دین پر عمل کرنے میں کتنی مشقتیں آتی تھیں۔ چاہے بلالِ حبشی کی زندگی کو دیکھ لو یا عثمانِ غنی و مثعب بن عمیر رضی اللہ عنہم کو دیکھ لو۔

واقعہ (۱۹)

خواب میں اچھے خاتمہ کی بشارت

حضرت سیِّدُنا ابو حازم علیہ رحمۃ اللہ الناصر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک بار حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی تکلیف پہنچنے کے فوراً بعد محوِ خواب تھے، پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے، پھر مسکرانے لگے۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے عرض کی، "اے امیر المؤمنین! خواب میں کیسا معاملہ پیش آیا کہ آپ رو پڑے، پھر مسکرانے لگے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: "کیا تم نے دیکھ لیا تھا؟" میں نے عرض کی: "جی ہاں! اور ارد گرد کے تمام لوگوں نے بھی دیکھ لیا تھا۔" پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: "میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے، قبروں سے اٹھنے کے بعد لوگوں کی ایک سو بیس صفیں ہیں، جن میں سے اسّی (80) اُمّتِ محمدیہ علٰی صاحبِہا الصلٰوۃ والسلام کی ہیں۔ اچانک منادی نے نِدا دی: "(حضرت سیِّدُنا) عبداللہ بن ابی قحافہ (ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہاں ہیں؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لبّیک کہا تو فرشتوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں کھڑا کر دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آسان حساب لیا گیا۔ فارغ ہونے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا گیا کہ دائیں جانب والوں (یعنی جنتیوں) کی طرف آجاؤ۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حساب کتاب بھی بآسانی مکمل ہو گیا پھر دونوں حضرات (یعنی ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو دخولِ جنت کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسا ہی حساب لیا گیا پھر جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔" پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجہَہُ

الکریم کو لایا گیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسا ہی حساب لیا گیا اور دخولِ جنت کا حکم دیا گیا۔"

حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،"جب پکارا گیا کہ " عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے؟" تو مجھے پسینہ آگیا اور ملائکہ نے مجھے پکڑ کر بارگاہِ الٰہی عزّوَجلّ میں کھڑا کردیا۔اللہ عزّوَجلّ نے مجھ سے معمولی معمولی چیزوں اور میرے تمام فیصلوں کے متعلق پُوچھ گچھ فرمائی، پھر مجھے بخش دیا اور جنت میں جانے کا حکم ہوا۔ پھر میرا گزر ایک نیم مردہ شخص پر ہوا۔میں نے ملائکہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ خود اس سے پوچھیں یہ جواب دے گا۔میں نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر ماری تو اس نے سر اٹھا کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔میں نے پوچھا،"تم کون ہو؟"تو وہ کہنے لگا،"آپ کون ہیں؟" میں نے اپنا نام بتایا۔اس نے پھر پوچھا، "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ "اللہ عزّوَجلّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" میں نے جواب دیا:"اس نے مجھ پر اپنا رحم وکرم فرمایا اور میرے ساتھ بھی وہی معاملہ فرمایا جو گذشتہ خلفاء(یعنی چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کے ساتھ فرمایا۔"یہ سُن کر اس نے مجھے مبارک باد دی۔میں نے پھر اپنا سوال دُہراتے ہوئے پوچھا،"تم کون ہو؟"جواب ملا،"میں حجاج بن یوسف ثقفی ہوں، مجھے اللہ عزّوَجلّ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو میں نے اسے شدید غضب میں پایا۔مجھے میرے ہر مقتول کے بدلے قتل کیا گیا اور حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے ستر مرتبہ قتل کیا گیا اور اب میں اپنے رب عزّوَجلّ کی بارگاہ میں اسی چیز کا انتظار کررہا ہوں جس کا تمام کلمہ گو انتظار کررہے ہیں یعنی جنت یا جہنم۔"حضرت سیِّدُنا ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: " حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ خواب سننے کے بعد میں نے اللہ عزّوَجلّ سے عہد کرلیا کہ آئندہ کسی بھی "لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہ " پڑھنے والے کو آگ

کی تکلیف نہیں دوں گا۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، الحدیث ۷۲۹۸، ج ۵، ص ۳۳۲، بتغیرٍ) (حکایتیں اور نصیحتیں ص 387.388۔) (عیون الحکایات ص ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳)

حجاج بن یوسف ثقفی ظالم

یہ خلفائے بنو امیہ میں سے انتہائی سفاک وخونخوار ظالم گورنر تھا۔ اس نے ایک لاکھ انسانوں کو اپنی تلوار سے قتل کیا اور جو لوگ اس کے حکم سے قتل کئے گئے ان کو تو کوئی گن ہی نہیں سکا۔ بہت سے صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس نے قتل کیا یا قید و بند رکھا۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری امتیں اپنے اپنے منافقوں کو قیامت کے دن لے کر آئیں اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش کر دیں تو ہمارا پلہ بھاری رہے گا۔ یہ حجاج بن یوسف جب کینسر کی خبیث بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہو گئی۔ یہی دعا مانگتے مانگتے اس کا دم نکل گیا۔ اس کی دعا یہ تھی کہ اللھم اغفر لی فان الناس یقولون انك لا تغفر لی۔ اے میرے اللہ! عزوجل تو مجھے بخش دے کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔

خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان سے مرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے لگا اور جب حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے حجاج کی اس دعا کا ذکر کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے کہا کہ جی ہاں اس نے یہ دعا مانگی تھی۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ شاید (خدا اس کو بخش دے)۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۰۹) (آئینہ عبرت ص ۶۰۔ ۶۱)

حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ بعض محدثین نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیر التابعین(تمام تابعین میں بہترین)لکھاہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلافِ شرع باتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے تھے اس لیے اس ظالم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرادیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب وغریب ہے، حجاج نے پوچھا کہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ! بولو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کروں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کریگا قیامت کے دن اسی طریقے سے میں تجھے قتل کروں گا، حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہیں چھوڑ دوں گا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں خداعزوجل کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا، حجاج نے جھلا کر کہا:اے جلاد! ان کو قتل کردے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنسنے لگے حجاج نے تعجب سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کس بات پر ہنس پڑے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خداعزوجل کے روبرو تمہاری جرأت پر مجھے تعجب ہوا اور ہنسی آگئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلاد کے سامنے قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوگئے اور

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَۚ﴿۷۹﴾

ترجمہ کنزالایمان:میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیاجس نے آسمان وزمین بنائے ایک اسی کاہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔(پ۷،الانعام:۷۹)

پڑھنے لگے۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کا منہ قبلہ سے پھیر دے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا:

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِؕ

ترجمہ کنزالایمان: توتم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔ (پ۱،البقرۃ:۱۱۵)

حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کو منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کرڈالو۔ جب جلاد نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منہ کے بل بحالت سجدہ لٹایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَ فِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَ مِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ﴿۵۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ۱۶،طٰہٰ:۵۵)

جب جلاد نے خنجر اٹھایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے لَآ اِلٰہ اِلا اللّٰہ وَحدہ لاشریك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله پڑھا اور یہ دعا مانگی کہ "یااللہ! عزوجل میرے قتل کے بعد حجاج کو کسی مسلمان پر قابو نہ دے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا مقبول ہوگئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد صرف پندرہ رات حجاج زندہ رہا اور کسی مسلمان کو قتل نہ کرسکا۔ اس کے پیٹ میں کینسر ہوگیا تھا۔ طبیب بدبودار گوشت کی بوٹی کو دھاگے میں باندھ کر اس کے حلق میں ڈالتا تھا اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر اس کو نکالتا تھا تو وہ بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی اور ان پندرہ راتوں میں حجاج کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ خواب دیکھتا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں، بس آنکھ کھل جاتی۔ یہ بھی منقول ہے کہ قتل کے بعد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے اس قدر خون نکلا کہ حجاج اور حاضرین حیران رہ گئے، جب طبیب سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے، مگر حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بالکل بے

خوف تھے اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا اور اس قدر زیادہ خون نکلا کہ سارا دربار خون سے بھر گیا۔ الطبقات الکبری للشعرانی، سعید بن جبیر، ج ۱، ص ۶۱۔ والطبقات الکبری لابن سعد، سعید بن جبیر، ج ۶، ص ۲۷۴)

(آئینہ عبرت ۳۶۔۳۷۔۳۸) (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۸ و طبقات شعرانی و تہذیب التہذیب)

جہاں حجاج بن یوسف ثقفی نے اتنے ظلم و ستم کیا وہیں اس نے یہ کام بھی سرانجام دیا (1) قرآنِ پاک پر نقطے اور اعراب حجاج بن یوسف نے ۹۵ھ میں لگوائے۔ (2) اسی نے ختمِ آیات پر علامات کے طور پر نُقطے لگوائے۔ (3) قرانِ پاک کی چھپائی۔

فیضانِ چہل حدیث ص ۳۴

کامیابی کیسے ملے گی؟

اگر کامیابی چاہئے تو ان دونوں چیزوں کو یکجا کر لو ان شاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

پہلی چیز: سوچ۔ دوسری چیز: کام۔ پس (۱) سوچ + کام = کامیابی۔ (۲) کام بغیر سوچ = مزدوری۔ (۳) سوچ بغیر کام = ناکامی

(۱) اگر سوچ کے ساتھ کام مل جائے تو بندے کو کامیابی مل جاتی ہے۔

(۲) اگر صرف کام ہو اور سوچ نہ ہو تو بندہ محض مزدور ہوتا ہے جو کہ مزدوری کرتا ہے۔

(۳) اگر صرف سوچ ہو اور کچھ کام نہ ہو تو یہ محض ناکامی ہے

پس اگر صرف سوچ ہو تو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور اگر صرف کام ہو تو کچھ تو حاصل ہو گا مگر بے کار۔ لیکن جب دونوں مل جائیں تو بندے کو کامیابی کی دہلیز پر لا کر کھڑا کر دیتی ہیں۔

واقعہ (۲۰)

ایک کلمے کے سبب بخشش:

کسی نیک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیّدُنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعدِ وصال خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" ارشاد فرمایا:"اس نے مجھے بخش دیا۔" پوچھا: "کس سبب سے ؟"فرمایا:"ایک کلمہ کے سبب جو میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کسی سے سنا تھا کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی مردے کو دیکھتے تو پڑھتے: "اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
ترجمہ: وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ آپ زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، پاک ہے وہ ذات جو خود زندہ ہے کہ اسے کبھی موت نہیں۔"

تو میں بھی اپنی زندگی میں جب کسی مردے کو دیکھتا تو ہمیشہ یہ کلمہ پڑھا کرتا جس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔"

(ترتیب المدارک وتقریب المسالک، باب ذکر وفاۃ مالک، ج ۱، ص ۷۸) حکایتیں اور نصیحتیں ص ۴۲۳) (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۲۶۶ مُلَخَّصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں میت کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کی برکتیں ہیں وہیں مسلمان کے جنازے میں شرکت کرنے کے بھی بہت زبردست برکتیں ہیں چنانچہ میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالہ بنام نمازِ جنازہ کا طریقہ کے صفحہ ۳ پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں۔

کفن چور کی مغفرت

ایک عورت کی نَمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامِل ہو گیا اور قبرِستان ساتھ جا کر اُس نے قَبْر کا پتا محفوظ کر لیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قَبْر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی: سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک مغفور(یعنی بخشِش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنہوں نے میرے جنازے کی نَماز پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ (یہ سُن کر اُس نے فوراً قبر پر مٹّی ڈال دی اور سچّے دل سے تائب ہو گیا)

(شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۸ رقم ۹۲۶۱)

تمام شُرَکائے جنازہ کی بخشِش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نَمازِ جنازہ میں حاضِری کس قَدَر سعادتمندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رَہنا چاہیئے، ہو سکتا ہے کسی نیک بندے کے جنازے میں شُمُولیَّت ہمارے لئے سامانِ مغفِرت بن جائے۔ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفِرت فرما دیتا ہے تو اُس کے جنازے کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشِش کر دی جائے گی۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۴ ص۱۷۸ حدیث ۱۳)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کسی نے پوچھا: مؤمِن جب قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو سب سے پہلا تحفہ کیا دیا جاتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا:

اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۷ص۸رقم۹۲۵۷)

چھ چیزیں چھ میں حسین ہوتی ہیں

(۱)علم عمل میں۔(۲)عدل بادشاہ میں۔(۳)سخاوت اغنیاء میں۔

(۴) توبہ شباب میں۔(۵)صبر فقر میں۔(٦)حیاعورتوں میں۔

علم بے عمل اس گھر کی طرح ہے جس کی چھت نہ ہو۔بادشاہ بے عدل اس کنوئیں کی طرح ہے جس میں پانی نہ ہو۔اور اگر دولت مند میں سخاوت نہ ہو تو وہ اس بادل کی طرح ہے جس میں بارش نہ ہو۔شباب بے توبہ اس درخت کی طرح ہے جس پر پھل نہ ہو۔فقیر بے صبر اس چراغ کی طرح ہے جس میں روشنی نہ ہو۔اور عورت بے حیا اس طعام کی طرح ہے جس میں نمک نہ ہو۔(روح البیان ج۲ص۱۰۷)

لہٰذا عالم کو چاہئے کہ اپنے علم پر عمل کر کے اپنی عمارت کی چھت بنائے اور خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے۔

دولت مند کو چاہئے کہ وہ اپنی دولت مندی کے بادل سے ایسے برکات کی بارش برسائے کہ جس سے دین و دنیا سیر اب ہو یعنی ایسے سبب بنائے کہ مردہ دلوں کو سیرابی ہو کہ دین و دنیا کی محتاجی دور ہو جائے،اس لئے کہ اللہ تعالی محسنین کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

(روح البیان ج۲ص۱۰۷۔۱۰۸)

واقعہ (۲۱)

تین چیزوں کے سبب بخشش ہوگئی:

حضرت سیِّدُنا ابویوسف غسلونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "ایک دن میں شام کی ایک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدہَم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم تشریف لائے اور مجھے فرمایا:"اے غسلونی! آج میں نے ایک عجیب بات دیکھی۔" میں نے پوچھا،"وہ کیا ہے ؟"فرمانے لگے:"میں قبرستان میں ایک قبر کے پاس کھڑا تھا کہ اچانک ایک سفید رِیش بوڑھے کی قبر شق ہوئی۔ اس نے مجھ سے کہا: "اے ابراہیم ! مجھ سے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کے لئے زندہ کیا ہے۔" تو میں نے پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا:"میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور گناہوں کا بوجھ لئے حاضر ہوا لیکن اس نے مجھ سے فرمایا:"میں نے تجھے تین چیزوں کے سبب بخش دیا:(۱)۔۔۔۔۔تو میرے پاس اس حال میں آیا کہ تجھے اس سے محبت ہے جو میرا محبوب ہے(۲)۔۔۔۔۔ تیرے سینے میں ذرہ برابر حرام شراب نہیں اور(۳)۔۔۔۔۔ تیرے بال سفید ہیں اور مجھے حیا آتی ہے کہ کسی سفید بالوں والے بوڑھے کو آگ کا عذاب دوں۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم فرماتے ہیں: "پھر بوڑھے کی قبر بند ہوگئی۔" حضرت سیِّدُنا غسلونی نے عرض کی،"اے ابواسحاق! کیا آپ مجھے اس قبر کی زیارت نہ کروائیں گے ؟" تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:اے غسلونی !اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے! اُس کے ساتھ اپنا معاملہ درست رکھ تو وہ تجھے اپنی قدرت کے عجائبات دکھائے گا اور اس کی محبت میں تمام غیروں سے غافل وبے نیاز ہو جا۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۴۳۶۔۴۳۷) (عیون الحکایات جلد ۲ ص ۱۹۳۔۱۹۴)

اس حکایت میں تین چیزوں کا تذکرہ ہوا ہے (۱) اس سے محبت کرنا جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو۔(۲) شراب سے اجتناب کرنا۔(۳)سفید بال ہونا۔ان شاء اللہ عزوجل ہم ان تینوں کے متعلق کچھ مدنی پھول پیش کرتے ہیں۔

نیک لوگوں سے محبت محبتِ الٰہی کا باعث ہے

اِمام یحیی بن شرف النووی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح الأربعین النوویة کے صفحہ ۲۵ میں مسلم شریف کے حوالہ سے ایک حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ " ایک شخص کسی شہر میں اپنے کسی بھائی سے ملنے گیا تو اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ اس کے راستے میں بھیجا،جب وہ فرشتہ اس کے پاس پہنچا تو اس سے پوچھا کہ " کہاں کا ارادہ ہے ؟"اس نے کہا،"اس شہر میں میرا ایک بھائی رہتا ہے اس سے ملنے جارہاہوں۔"اس فرشتے نے پوچھا، "کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے اتارنے جارہاہے ؟" تو اس نے کہا،"نہیں ! بلکہ میں اللہ عزوجل کے لئے اس سے محبت کرتاہوں۔" فرشتے نے کہا،"مجھے اللہ عزوجل نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے بتادوں کہ اللہ عزوجل بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تو اس کے لئے دوسروں سے محبت کرتاہے۔"

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فی فضل الحب فی اللہ، رقم ۲۵۶۷، ص ۱۳۸۸)

اللہ کے لئے محبت کرنے سے مراد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۴۰۸ صفحات پر مشتمل کتاب بنام ضیائے صدقات میں نقل ہے کہ اللہ کے لئے محبت کرنے سے مراد،"کہ جس کی

محبت سے رب راضی ہو اس سے محبت کریں اور جس کی نفرت سے رب راضی ہو اس سے نفرت کریں بے دین اور بد عمل اولاد سے نفرت، متقی اجنبی سے محبت عبادت ہے۔

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ز فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد

(ہزاروں اپنے، خدا سے بیگانے ہیں اور اس ایک بیگانے پر فِدا جو خدا سے آشنا ہو)۔

یونہی گہرے دوست کی بد عقیدگی پر واقف ہو کر اس سے الگ ہو جانا اور جانی دشمن کے تقویٰ پر خبر دار ہو کر اس کا دوست بن جانا بہترین عمل ہے"۔(ضیائے صدقات ص ۲۲۷)

اللہ عزوجل کے لئے باہم محبت کرنے والوں کے متعلق (۱۰) احادیث کریمہ

(۱)۔۔۔۔۔۔حضور نبی کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"مؤمن کے علاوہ کسی سے دوستی نہ کرو اور تمہارا کھانا متقی ہی کھائے۔"

(جامع الترمذی، ابواب الزہد، باب ماجاء فی صحبۃ المومن، الحدیث: ۲۳۹۵، ص ۱۸۹۲)

(۲)۔۔۔۔۔۔مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ ان کے سبب ایمان کی حلاوت پالے گا: (۱) جس کے نزدیک اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں (۲) جو کسی بندے سے محبت کرے اور اس کی محبت صرف اللہ عزوجل کے لئے ہو اور (۳) وہ جو اللہ عزوجل کے اسے کفر سے نکالنے کے بعد کفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۱۶۵، ص ۶۸۸)

(۳)۔۔۔۔۔۔ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے:" بندہ اللہ عزوجل کے لئے کسی سے محبت کرے اور اللہ عزوجل ہی کے لئے بُغض رکھے۔"

(سنن النسائی، کتاب الایمان، وشرائعہ، باب طعم الایمان، الحدیث:۴۹۹۰، ص۲۴۰۹ بدون "المرء")

(۴)۔۔۔۔۔۔شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا:"میرے جلال کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے کہاں ہیں؟ آج جبکہ میرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔"

(صحیح مسلم، کتاب البر۔۔۔۔۔۔الخ، باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ، الحدیث: ۶۵۴۸، ص۱۱۲۷)

(۵)۔۔۔۔۔۔صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:"بے شک آدمی کے ایمان میں سے یہ بھی ہے کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ عزوجل کے لئے محبت کرے، اس کی محبت کسی مال کے عطیہ کرنے کی وجہ سے نہ ہو تو یہی ایمان ہے۔" (المعجم الاوسط، الحدیث: ۲۱۴۷، ج۵، ص۲۴۵)

(۶)۔۔۔۔۔۔نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جب دو دوست اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتے ہیں تو ان میں سے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔"

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب اذا احب احدکم الخ، الحدیث:۷۴۰۳، ج۵، ص۲۳۹، احبہما بدلہ " افضلہما")

(۷)۔۔۔۔۔۔سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:" اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں اور میرے لئے مل کر بیٹھنے والوں، میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری راہ میں خرچ کرنے والوں کی محبت میرے ذمہ کرم پر ہوگئی۔"(یعنی میں ان سے ضرور محبت کروں گا۔)

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب احب لاخیک المسلم۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث:۷۳۹۴، ج۵، ص۲۳۵)

(۸)۔۔۔۔۔۔شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: "میری عزت وجلال کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء وشہداء کرام بھی ان پر رشک کریں گے۔"

(جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، الحدیث:۲۳۹۰، ص۱۸۹۲)

(۹)۔۔۔۔۔۔حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ "میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں، میرے لئے آپس میں تعلق رکھنے والوں، میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں، میری راہ میں خرچ کرنے والوں اور میرے لئے آپس میں دوستی کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند الانصار، الحدیث: ۲۲۰۶۳، ج۸، ص۲۳۲)

(۱۰)۔۔۔۔۔۔سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "اللہ عزوجل کے لئے آپس میں محبت کرنے والے اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا، انبیاء وشہداءِ کرام ان کے مرتبوں پر رشک کریں گے۔" (یعنی ان سے خوش ہوں گے۔)

(المرجع السابق، الحدیث: ۲۲۸۴۶، ج۸، ص۴۲۱)

قرآن میں شراب کی ممانعت

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ (پ۲،البقرہ۲۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

صدر الافاضل حضرت نعیم الدین مراد آبادی اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔" رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالیٰ اِتِّبَاعَہُمْ" شراب سن ۳ھ میں غزوۂ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ اس کے نفع سے زیادہ ہے نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور گناہوں اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال غیرت و حمیت کا زوال عبادات سے محرومی لوگوں سے عداوتیں سب کی نظر میں خوار ہونا دولت و مال کی اضاعت ایک روایت میں ہے کہ جبریل امین نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار خصلیتں پسند ہیں۔ حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو یہ ہے کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی' یعنی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو، دوسری خصلت یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر، تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلانہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا، چوتھی خصلت یہ تھی کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا۔

اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (پ۵،النساء:۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اس فرمانِ عالیشان میں شراب پینے سے منع فرمایا اور اس سے بچنے کا حکم فرمایا:

الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۹۰) اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ(۹۱) } (پ۷،المائدۃ:۹۱،۹۰)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

جنت میں داخلے سے محروم

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عنِ العُیُوب، عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: اللہ عزوجل نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: "کلام کر۔" تو وہ بولی: "جو مجھ میں داخل ہوگا وہ سعادت مند ہے۔" تو اللہ عزوجل نے فرمایا: "مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تجھ میں آٹھ قسم کے لوگ داخل نہ ہوں گے: شراب کا عادی، زنا پر اصرار کرنے والا، چغل خور، دیوث، (ظالم) سپاہی، ہیجڑا اور رشتہ داری توڑنے والا اور وہ شخص جو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فلاں کام ضرور کروں گا پھر وہ کام نہیں کرتا۔"

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان، ج۹، ص ۳۴۵۔۳۴۶)

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بحر الدموع میں فرماتے ہیں: زنا پر اصرار کرنے والے سے مراد ہمیشہ زنا کرتا رہنے والا نہیں، اسی طرح شراب کے عادی سے مراد یہ نہیں جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب اسے شراب میسر ہو تو وہ پی لے اور اللہ عزوجل کے خوف کی وجہ سے شراب پینے سے باز نہ آئے اسی طرح جب اسے زنا کا موقع ملے تو اس سے توبہ نہ کرے اور نہ ہی اپنے نفس کو اس بری خواہش کی تکمیل سے روکے۔ بے شک ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

حدیث میں شراب کی ممانعت

(۱)۔۔۔۔۔۔ دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"خمر (یعنی انگور کی شراب) پینا سب سے بڑا گناہ اور بے حیائیوں کی جڑ ہے، جس نے شراب پی اس نے نماز چھوڑ دی اور گویا اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی کے ساتھ زنا کیا۔" (مجمع الزوائد، کتاب الاشربۃ، الحدیث:۸۱۷۴، ج۵، ص۱۰۴)

(۲)۔۔۔۔۔۔ مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:"جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہن سکے گا، جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں نہ پی سکے گا اور جس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں پانی پیا وہ آخرت میں ان کے ذریعے نہ پی سکے گا۔" پھر ارشاد فرمایا:"اہلِ جنت کا لباس ریشم، اہل جنت کا مشروب شرابِ طہور اوراہل جنت کے برتن سونے کے ہیں۔" (المستدرک، کتاب الاشربہ، باب من لبس الحریر فی الدنیا۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۷۲۹۸، ج۵، ص۱۹۵)

(۳)۔۔۔۔۔۔ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تمام برائیوں کی جڑ شراب سے بچو!(۱) جو اس سے نہ بچا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے

رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کی اوراللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب کا مستحق ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خٰلِدًا فِیْھَا ۪ وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ﴿۱۴﴾ (پ۴، النساء:۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے۔"

احادیث میں یہ مضمون بیان ہو چکا ہے کہ جب شراب حرام کر دی گئی تو صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ایک دوسرے کے پاس گئے اور کہنے لگے: "شراب حرام کر دی گئی ہے اور اسے شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ "شراب کا عادی بت پرست کی طرح ہے اور اگر وہ توبہ کئے بغیر مر گیا تو جنت میں داخل نہ ہو گا (یعنی اگر وہ حلال جان کر پیئے)۔

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا مؤقف یہ ہے کہ شراب نوشی کرنا کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے اور بلاشبہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اور کئی احادیثِ مبارکہ میں اس کے پینے والے اور دیگر معاونین پر لعنت کی گئی ہے۔ نیز حدیثِ پاک میں یہ بات گزر چکی ہے کہ نشہ کرنے والے کی نماز ۴۰ دن تک قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی اس کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔

(۴)۔۔۔۔۔خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جس نے شراب پی اور اسے نشہ نہ ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ۴۰ راتوں تک اعراض فرماتا ہے اور جس نے شراب پی اور اس پر نشہ طاری ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ۴۰ راتیں نہ تو اس

کے نفل قبول فرمائے گا اور نہ ہی فرض اور اگر وہ اسی دوران مر گیا تو بت پرست کی موت مرا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اسے طِیْنَۃُ الْخَبَال سے پلائے۔ ''عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ! طِیْنَۃُ الْخَبَال کیا ہے؟ ''ارشاد فرمایا: ''جہنمیوں کا خون اور پیپ۔

(کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص ۹۲۔)

(۵)۔۔۔۔۔حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن ابی اَوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''جو شراب پینے کی عادت میں مرا وہ لات وعُزّٰی کی پوجا کرنے والے کی طرح مرا۔'' آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا گیا: ''مُدْمِنُ الْخَمْر وہ ہے جسے شراب پینے سے اِفاقہ نہ ہو۔'' ارشاد فرمایا: ''نہیں، بلکہ مُدْمِنُ الْخَمْر اسے کہتے ہیں کہ جب بھی شراب پائے پی لے اگرچہ اسے کئی سال کے بعد ملے۔ (المرجع السابق۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، الرقم ۴۴۵ الحسن بن عمارۃ، ج۳، ص۱۰۴۔)

(۶)۔۔۔۔۔سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے شام کو شراب پی وہ صبح مُشرک ہو جائے گا اور جس نے صبح کو شراب پی وہ شام کے وقت مُشرک ہو جائے گا۔ (کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ التاسعۃ عشرۃ: شرب الخمر، ص ۹۳۔

(المصنّف لعبد الرزاق، کتاب الاشربۃ والظروف، باب مایقال فی الشراب، الحدیث: ۱۷۳۸۳، ج۹، ص۱۴۹۔)

دوست کم کیجئے

ہم اپنے کئی سارے دوستوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہیں، حالانکہ جب ہم اتنے دوستوں کے ساتھ گھر میں ہوں گے تو اپنے بال بچوں کو کیا وقت دیں گے، ان کی تربیت کیسے کریں گے۔ اور یہی حال مسجد جاتے وقت بھی ہے حالانکہ ہم اپنے رب سے مناجات کے لئے گئے ہیں لیکن وہاں بھی ہمارے دوست حائل ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کہیں کہ میں تو گھر و مسجد میں تنہا داخل ہوتا ہوں۔ تو میں کہوں گا یقیناً آپ تنہا ہی داخل ہوتے ہیں مگر آپ کے دوست آپ کے موبائل کے ذریعے گھر و مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں۔

واقعہ (۲۲)

سفید بالوں کی وجہ سے جنت مل گئی

حضرتِ سیّدُنا احمد بن سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرتِ سیّدُنا یحییٰ بن اکثم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کو دیکھ کر پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بلاکر ارشاد فرمایا: " اے بوڑھے! میں نے عرض کی: "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حضرتِ سیّدُنا عبدالرزاق نے حضرتِ سیّدُنا معمر کے حوالے سے، انہوں نے حضرتِ سیّدُنا زہری کے حوالے سے، انہوں نے حضرتِ سیّدُنا عروہ کے حوالے سے اور انہوں نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ حضور نبیٔ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے بیان فرمایا:" حضرتِ جبرائیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے بتایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:"مجھے حیا آتی ہے کہ میں کسی سفید بالوں والے کو عذاب دوں جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہو۔" اور میں تو بہت عمر رسیدہ ہوں۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:"عبدالرزاق نے سچ کہا، معمر نے سچ کہا، زہری نے صحیح کہا، عروہ بھی سچا ہے، عائشہ نے بھی ٹھیک کہا، میرے نبیٔ کریم نے بھی سچ فرمایا، جبرائیل نے بھی سچ بتایا اور میں نے بھی سچ فرمایا ہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم فرمایا۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۶۳۵)

(تاریخ بغداد، الرقم ۷۴۸۹ یحییٰ بن اکثم، ج ۱۴، ص ۲۰۶، بدون عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ کشف الخفائ، حرف الھمزۃ مع النون، تحت الحدیث ۷۴۱، ج ۱، ص ۲۱۷)

عیون الحکایات میں اس واقعہ کو کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

حضرت محمد بن سلم خوّاص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق سے منقول ہے کہ "میں نے قاضی یحیٰی بن اَکْثَم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا:" مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہا:" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کیا اور فرمایا: اے بد عمل بڈھے!" اگر تیرے بال سفید نہ ہوتے تو میں تجھے ضرور آگ میں جلاتا۔" یہ فرمان سن کر میری کیفیت وہ ہوگئی جو ایک مجرم کی اپنے آقا کے سامنے ہوتی ہے، میں بری طرح کانپنے لگا۔ جب افاقہ ہوا تو دوبارہ ارشاد ہوا:" اے بد عمل بڈھے! تو سفید ریش نہ ہوتا تو میں ضرور تجھے آگ میں جلاتا۔"مجھ پر پھر ہیبت طاری ہوگئی اور میں بری طرح کانپنے لگا۔ جب حالت کچھ سنبھلی تو تیسری مرتبہ پھر اسی طرح فرمایا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی:" اے میرے خالق ومالک ! اے رحیم و کریم ! اے عفو ودرگزر فرمانے والے !میں نے عبدالرزاق بن ہمام سے، انہوں نے مَعْمَر بن راشد سے، انہوں نے ابنِ شِہَاب زُہری سے،انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے تیرے نبیٔ مُکَرَّم ،نورِ مُجسّم، رسولِ محتشم ،شافعِ اُمم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے اور انہوں نے جبرائیلِ امین علیہ السلام سے تیرا یہ فرمان سنا :" میرا وہ بندہ جسے اسلام میں بڑھاپا آئے ،اسے جہنم کا عذاب دینے سے مجھے حیا آتی ہے۔" تو میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: " عبدالرزاق، مَعْمَر،زُہرِی اور اَنس سب نے سچ کہا،میرے نبی نے سچ کہا،جبریل نے سچ کہا اور میرا قول سچا ہے،اے فرشتو! اسے جنت میں لے جاؤ۔"

(اللآلیُ المصنوعۃ فی الاَحادیث الموضوعۃ،کتاب المبتداء،ج ا،ص ۱۲۵)

ایک روایت میں اس طرح ہے، قاضی یحیٰی بن اَکْثَم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "اے بوڑھے! تیرے لئے برائی ہے۔" عرض کی: " اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تیرے نبیٔ برحق صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: "تو اس بات سے حیاء کرتا ہے کہ اَسّی (80) سال والے بوڑھوں کو عذاب دے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۱۸۹۱،ص ۱۱۶، مفہوماً) اے میرے

خالق! میں بھی اَسّی سال دنیامیں گزار کر آیاہوں، مجھ پر بھی کرم فرمادے۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "میرے نبیٔ آخر الزماں نے سچ فرمایاہے، جا! ہم نے تجھے بخش دیا۔"

عیون الحکایات جلد۔۲۔ص ۱۳۴۔۱۳۵

ہر خطاتُو در گزر کر بیکس و مجبور کی	یاالٰہی مغفرت کر بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش)

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

اسلام میں بڑھاپا پانے والے کا ثواب

(۱)۔۔۔۔۔امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا،" جس کے بال راہِ خدا عزوجل میں سفید ہو گئے اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے نور ہو گی۔"

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، فصل فی اعمار ھذہ الامۃ، رقم ۲۹۷۳، ج ۴، ص ۷۸ ۲، رواہ عن ابی نجیح السلمی)

(۲)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا،" جس کے بال اسلام میں سفید ہوئے تو وہ بال قیامت کے دن اس کیلئے نور ہونگے۔" (نسائی، کتاب الجھاد، باب ثواب من رمی بسھم، ج ۶، ص ۲۷، رواہ عن کعب بن مرہ)

(۳)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا،" سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ جس کے بال اسلام کی حالت میں سفید ہوئے قیامت کے دن اس کے بالوں کی سفیدی اس کے لئے نور ہو گی۔"

(۴)۔۔۔۔۔ایک روایت میں ہے کہ" جس کے بال اسلام کی حالت میں سفید ہوئے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا۔"

(۵)۔۔۔۔۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سفید بالوں کو اکھاڑنے سے منع کیا اور فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔"

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النھی عن نتف الشیب، رقم ۲۸۳۰، ج ۴، ص ۳۷۵)

(۶)۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ" سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہونگے۔ جس کا ایک بال سفید ہوا اللہ عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا اور اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی ابقاء الشیب، رقم ۱، ج ۳، ص ۸۶)

(۷)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا مثنی بن صباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا،" سفید بالوں والے مسلمان اور افراط و تفریط سے بچنے والے عاملِ قرآن کی تعظیم گویا اللہ عزوجل کی تعظیم ہے۔"

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم ج ۴، رقم ۴۸۴۳، ص ۳۴۴)

(۸)۔۔۔۔۔نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إنّ من إجلال اللّٰہ تعالٰی إكرام ذي الشيبة المسلم)) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے یہ بھی ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان کی عزت کی جائے۔ (والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق ص ۹۸)

(۹)۔۔۔۔۔امام مالک نے روایت کی، سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت

کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا۔ عرض کی، اے رب! یہ کیا ہے؟ پروردگار تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: "اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔" عرض کی، اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔

(الموطأ"، کتاب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء فی السنة فی الفطرة، الحدیث:۱۷۵۶، ج۲، ص۴۱۵.(بہارِ شریعت۔ جلد۳حصہ ۱۶ص ۵۸۱)

سفید بال اکھاڑنا منع ہے

(۱۰)۔۔۔۔۔دیلمی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: "جو شخص قصداً سفید بال اکھاڑے گا، قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا، جس سے اس کو بھونکا جائے گا۔

(کنزالعمال"، کتاب الزینة والتجمل، رقم: ۱۷۲۷۶، ج۶، ص۲۸۱.) (بہارِ شریعت۔ جلد۳حصہ ۱۶ص ۵۸۱)

سفید بالوں میں خضاب لگانا

(۱۱)۔۔۔۔۔ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے، تم ان کی مخالفت کرو۔" یعنی خضاب کرو۔

(" صحیح البخاري"، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب ماذکر عن بني اسرائیل، الحدیث:۳۴۶۲، ج۲، ص۴۶۲.)

(۱۲)۔۔۔۔۔ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد) لائے گئے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (یہ ایک گھاس ہے) کی طرح سفید تھی۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: "اس کو کسی چیز سے بدل دو (یعنی خضاب لگاؤ) اور سیاہی سے بچو۔" یعنی سیاہ خضاب نہ لگانا۔(" صحیح مسلم"، کتاب اللباس...إلخ، باب إستحباب خضاب الشیب بصفرة...إلخ، الحدیث:۸۰۔(۲۱۰۲)، ص۱۱۶۴.)

(۱۳)۔۔۔۔۔ابو داود و نسائی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے، وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔"

("سنن أبي داود"، کتاب الترجل، باب ماجاء في خضاب السواد، الحدیث:۴۲۱۲، ج۴، ص۱۱۸.
و"سنن النسائي"، کتاب الزینۃ من السنن، باب النهی عن الخضاب بالسواد، الحدیث:۵۰۸۵، ص۸۱۲.

(۱۴)۔۔۔۔۔ترمذی و ابو داود و نسائی نے ابو ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: "سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے، منہدی یا کتم ہے۔" یعنی منہدی لگائی جائے یا کتم۔

("سنن الترمذي"، کتاب اللباس، باب ماجاء في الخضاب، الحدیث:۱۷۵۹، ج۳، ص۲۹۲.)

(۱۵)۔۔۔۔۔ابو داود نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے سامنے ایک شخص گزرا جس نے منہدی کا خضاب کیا تھا، ارشاد فرمایا: یہ خوب اچھا ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے منہدی اور کتم کا خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا، فرمایا: "یہ ان سب سے اچھا ہے۔" "سنن أبي داود"، کتاب الترجل، باب في خضاب الصفرۃ، الحدیث:۴۲۱۱، ج۴، ص۱۱۷.

(۱۶)۔۔۔۔۔ابن النجار نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "سب سے پہلے منہدی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔"

("الفردوس بمأثور الخطاب"، الحدیث:۴۷، ج۱، ص۳۵.)

(۱۷)۔۔۔۔۔طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے۔" المستدرک"، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب الصفرۃ خضاب المؤمن...إلخ، الحدیث:۶۲۹۶، ج۴، ص۶۷۵.)

واقعہ نمبر (۲۳)

جنت کے سبز حُلّے

حضرت سیدنا ابراہیم بن عبداللہ بن علاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے ابو عامر واعظ علیہ رحمۃ اللہ الواحد کو یہ فرماتے ہوئے سنا: " ایک مرتبہ میں مسجد نبوی شریف کی نور بار فضاؤں میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک کالا غلام آیا جس کے پاس ایک خط تھا، اس نے وہ خط مجھے دیا اور پڑھنے کو کہا۔ میں نے خط کھولا تو اس میں یہ مضمون لکھا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

ترجمہ:(اے ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ!)اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُمورِ آخرت میں غور وخوض کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو(لوگوں سے)عبرت حاصل کرنے کی توفیق بخشی ،اور خلوت نشینی کی عظیم دولت سے سرفراز فرمایا، اے ابو عامر !بے شک میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان بھائیوں میں سے ہوں جو سفر آخرت کے مسافر ہیں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ میں آئے ہوئے ہیں ،مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی اور میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کا متمنی ہوں اور مجھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت اختیار کرنے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گفتگو سننے کا اتنا شوق ہے کہ میرا رواں رواں آپ کے دیدار کی طلب میں تڑپ رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کریم ذات کا واسطہ جس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو محبت کے جام پلائے مجھے اپنی قدم بوسی اور زیارت سے محروم نہ کیجئے گا (برائے کرم میرے غریب خانہ پر تشریف لایئے اور مردہ دلوں کو جلا بخشئے) ۔والسّلام۔

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :" میں اسی وقت اس خط لانے والے غلام کے ساتھ اس کے آقا کے گھر کی طرف چل دیا، ہم چلتے ہوئے ایک ویران جگہ پر پہنچے، وہاں ایک خستہ حال ٹوٹا پھوٹا گھر تھا۔ غلام نے مجھے دروازے کے پاس کھڑا کیا اور کہا:"آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تھوڑی دیر یہاں انتظار فرمائیں، میں آپ کے لئے اجازت طلب کرتا ہوں۔ چنانچہ میں وہاں انتظار کرنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد غلام نے آکر کہا:"حضور! اندر تشریف لے آئے۔"جب میں کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ کمرہ نہایت بوسیدہ اور خالی ہے، اس کا دروازہ کھجور کے تنے سے بنا ہوا ہے اور ایک نہایت کمزور و نحیف شخص قبلہ رو بیٹھا ہوا ہے، چہرے پر خوف و کرب کے آثار نمایاں ہیں اور اسے دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ یہ شدید غم و پریشانی میں ہے۔ کثرت بکاء (یعنی بہت زیادہ رونے) کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھی ضائع ہو چکی تھیں۔ میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اندھا اور اپاہج بھی ہے اور نہایت غم و الم میں مبتلا ہے اور اسے جذام کی بیماری بھی لاحق ہے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا:"اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اللہ عزوجل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل کو گناہوں کی بیماری سے حفاظت میں رکھے، میں ہمیشہ اس بات کا خواہش مند رہا ہوں کہ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی صحبت اختیار کروں اور آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سے نصیحت آموز گفتگو سنوں، اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! مجھے ایک ایسا زخمِ دل لاحق ہے کہ تمام واعظین و ناصحین بھی اس کا علاج نہ کرسکے اور اطباء اس کے علاج سے عاجز آچکے ہیں۔ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی تجویز کردہ دوا اور مرہم زخموں کے لئے بے حد سود مند ہے، برائے کرم! میرے زخمی دل کا علاج فرمائیں اگرچہ دوا کتنی ہی تلخ و ناگوار کیوں نہ ہو، میں شفاء کی امید لگائے دوا کی تلخی و ناگواری برداشت کرلوں گا۔"

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس بزرگ کی یہ بات سن کر مجھ پر رُعب ودبدبہ طاری ہو گیا، اس کی باتوں میں مجھے بڑی حقیقت نظر آئی۔ میں کافی دیر خاموش رہا اور غور و فکر کرتا رہا پھر میں نے اس بزرگ سے کہا: "اگر تم اپنی بیماری کا علاج چاہتے ہو تو اپنی نظر کو عالم ملکوت کی طرف پھیرو، اپنے کانوں کو اسی عالم کی طرف مشغول کر لو اور اپنے ایمان کی حقیقت کو جنت ماوٰی کی طرف منتقل کر لو۔ اگر ایسا کرو گے تو ربِّ کائنات عزوجل نے اپنے مقرب بندوں کے لئے جو نعمتیں اور آسائشیں اس میں رکھی ہیں وہ تم پر منکشف ہو جائیں گی۔ اسی طرح پھر اپنی تمام توجہ جہنم کی طرف کرو اور اس میں غور و فکر کرو اور حقیقی نظر سے اس کو دیکھو تو تمہیں وہ تمام عذاب و مصائب نظر آجائیں گے جو اللہ جلّ جلالہ کے دشمنوں اور نافرمانوں کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ اگر اس طرح کرو گے تو تمہیں دونوں چیزوں میں فرق معلوم ہو جائے گا اور یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ نیکوں اور بدوں کی موت برابر نہیں۔"

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میری یہ بات سن کر وہ بزرگ رونے لگے اور سرد آہیں بھرنے لگے اور ایک چیخ مار کر کہنے لگے: " اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اللہ عزوجل کی قسم! تمہاری دوا نے فوراً میرے زخمی دل پر اثر کیا ہے، میں اُمید رکھتا ہوں کہ تمہارے پاس مجھے ضرور شفاء نصیب ہو جائے گی، رحیم و کریم پروردگار عزوجل آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے مزید نصیحت فرمایئے۔"

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، پھر میں نے اس بزرگ سے کہا: "اے مرد صالح! اللہ عزوجل تجھے اس وقت بھی دیکھتا ہے جب تو تنہائی میں ہوتا ہے اور جب تو جلوت میں ہوتا ہے تو بھی وہ تجھے دیکھتا ہے۔" تو اس بزرگ نے پہلے کی طرح پھر چیخ ماری پھر فرمایا: "وہ کون سی ہستی ہے جو میرے گناہوں کو معاف کرے، جو میرے غم و حزن کو دور کرے اور میری خطاؤں کو معاف کرے؟ اے میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل

! تیری ہی ذات ایسی ہے جو میری مدد گار ہے، اور میں تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔" اتنا کہنے کے بعد وہ بزرگ زمین پر گرے اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت سیدنا ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"کچھ دیر بعد ایک لڑکی وہاں آئی جس نے اُون کا کرتہ پہنا ہوا تھا اور اُون ہی کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور اس کے ماتھے پر سجدوں کی کثرت کی وجہ سے نورانی نشانات بن چکے تھے، روزوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا اور طویل قیام کی وجہ سے پاؤں سوجھے ہوئے تھے۔ اس نے مجھ سے کہا :"اے عارفین کے دلوں کو تقویت دینے والے اور اے غم زدوں کی مصیبتوں کو حل کرنے والے! تو نے بہت اچھا کیا، ان شاء اللہ عزوجل تمہارا یہ عمل رائیگاں نہیں جائے گا، اے ابو عامر! یہ بزرگ میرے والد تھے اور تقریباً بیس سال سے کوڑھ کی بیماری انہیں لاحق تھی، یہ ہر وقت نماز ہی میں مشغول رہتے یہاں تک کہ یہ اپاہج ہو گئے، رونے کی کثرت کی وجہ سے ان کی آنکھیں ضائع ہو گئیں اور یہ اللہ رب العزت سے امید رکھتے تھے کہ آپ سے ملاقات ضرور ہو گی۔"اور یہ فرمایا کرتے تھے:" میں ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابو عامر واعظ علیہ رحمۃ اللہ الواحد کی محفل میں حاضر ہوا تھا۔ ان کی پُر اثر باتوں نے میرے مردہ دل کو زندہ کر دیا، اور مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کر دیا، اگر دوبارہ کبھی میں ان کی محفل میں چلا گیا یا ان کی باتیں سن لیں تو میں ان کی باتیں سن کر ہلاک ہو جاؤں گا، پھر وہ لڑکی کہنے لگی: " اے ابو عامر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اللہ عزوجل تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے کہ تم نے میرے والد کو وعظ و نصیحت کی اور ان کو سکون وآرام مہیا کیا، اللہ عزوجل تمہیں اس کا اچھا صلہ عطا فرمائے۔"

پھر وہ لڑکی اپنے باپ کے پاس آئی اور اس کی آنکھوں کو بوسہ دینے لگی اور روتے ہوئے کہنے لگی:"اے وہ عظیم شخص جس نے اللہ عزوجل کے خوف سے رو رو کر اپنی آنکھیں

گنوا دیں ! اے میرے کریم باپ !تجھے تیرے رب عزوجل کے عذاب کی وعیدوں نے ہلاک کردیا، تم ہمیشہ اپنے رب عزوجل کے خوف سے گریہ وزاری کرتے رہے اور دعاء و استغفار میں مشغول رہے۔"

میں نے اس سے پوچھا:"اے نیک بندی !تو اتنا کیوں رو رہی ہے ؟"اور اتنی غمزدہ کیوں ہو رہی ہے، تمہارے والدِ گرامی تو اب دارالجزاء میں جاچکے ہیں اور وہ اپنے ہر عمل کا بدلہ دیکھ چکے ہوں گے اوران کے اعمال ان کے سامنے پیش کردیئے جائیں گے اگر ان کے اعمال اچھے تھے توان کے لئے خوشخبری ہے اور اگر اعمال نامقبول تھے تو یہ افسوس ناک بات ہے۔"

یہ سن کر اس لڑکی نے بھی اپنے باپ کی طرح چیخ ماری اور تڑپنے لگی اوراسی حالت میں ان کی روح بھی عالم بالا کی طرف پرواز کرگئی۔ پھر میں عصر کی نماز کے لئے مسجد نبوی شریف علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوا اور میں نے نماز کے بعد ان دونوں باپ بیٹی کے لئے خوب رو رو کر دعا کی، پھر وہ غلام آیا اور اس نے اطلاع دی کہ ان دونوں کی تکفین ہوچکی ہے، آپ نماز جنازہ کے لئے تشریف لے چلیں۔ پھر ہم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انہیں دفنا دیا گیا۔ پھر میں نے لوگوں سے دریافت کیا:" یہ باپ بیٹی کون تھے ؟"تو مجھے بتایا گیا:"یہ حضرت سیدنا حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد سے ہیں۔

حضرت سیدنا ابوعامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:" مجھے کافی دنوں تک ان کی موت کا افسوس رہا پھر ایک رات میں نے ان دونوں باپ بیٹی کو خواب میں دیکھا، انہوں نے سبز جنّتی حُلّے زیب تن کئے ہوئے تھے۔میں نے ان کو دیکھ کر کہا:" مرحبا! تمہیں مبارک ہو، میں تو تمہاری وجہ سے بہت غمگین تھا، "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکُمَا تمہارے ساتھ اللہ عزوجل نے کیا معاملہ فرمایا؟"اس بزرگ نے فرمایا: "ہمیں بخش دیا گیااور ہمیں نعمتیں ملیں، ان میں تم بھی ہمارے ساتھ شریک ہو۔" (عیون الحکایات جلد۔ا۔ص ١١٦۔١١٧۔١١٨۔١١٩)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین بجاہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)

بعض بیان جادو ہوتے ہیں

یقیناً بعض وعظ و بیان جادو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا: خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الخطبۃ، الحدیث:۵۱۴۶، ص۴۴۵۔) کہ غافل شخص جس کو سن کر غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے۔اور وعظ و بیان کرنے کے فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی ہیں، لہٰذا ہم پہلے وعظ کہنے اور سننے والوں کے آداب ذکر کرتے ہیں پھر اس کے فوائد و نقصانات ان شاء اللہ عزوجل۔

وعظ و نصیحت کرنے والے کے آداب

(وعظ و نصیحت کرنے والے کو چاہے کہ) تکبر سے بچتے ہوئے ہمیشہ اپنے مالکِ حقیقی سے حیا کرتا رہے، اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں پیش کرے۔اس بات کا خواہش مند ہو کہ سننے والے وعظ و نصیحت سے فائدہ حاصل کریں، اپنی خامیوں پر آگاہ ہو تو اپنے نفس کو ملامت کرے، سننے والوں کو سلامتی چاہنے والی نگاہ سے دیکھے، ان کی پوشیدہ باتوں کے متعلق حسنِ ظن رکھے، اپنی ذات کو طعن و تشنیع سے محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں سے کوئی چیز طلب نہ کرے، ادب سکھاتے ہوئے نرمی سے کام لے، ابتداءً جسے وعظ و نصیحت کرے اس پر نرمی کرے، جو کہے اس پر عمل کرنے کا پختہ ارادہ کرے تا کہ لوگ اس کی باتوں سے فائدہ حاصل کریں۔(آدابِ دین ص ۲۱)

وعظ و نصیحت سننے والے کے آداب

ہمیشہ خشوع و خضوع (عاجزی وانکساری) کی کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرے، جو کچھ سنے اسے یاد رکھنے کی کوشش کرے، وعظ و نصیحت کرنے والے کے متعلق حسنِ ظن

رکھے، واعظ کی بات کے درست ہونے کا اعتقاد رکھے، ہمیشہ خاموش رہنے کی عادت اپنائے، مستقل مزاجی اختیار کرے، اپنے غموں اور فکروں کو مجتمع کرلے (یعنی دنیوی خیالات میں مشغول نہ رہے اور لوگوں پر) تہمت لگانے سے بچے۔(آدابِ دین ص ۲۱)

وعظ وبیان کی حقیقت

امامِ غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں : (بے عملی کی صورت میں) وعظ ونصیحت کرنے سے اجتناب کر۔کیونکہ اس میں بڑی آفتیں اور نقصان ہیں۔ مگر جب تیرا اپنے بیان و تقریر پر عمل ہو ،تو اب لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا درست ہے۔ (کہ اس صورت میں تیری زبان میں تاثیر پیدا ہو گی) حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصَّلوٰۃ والسَّلام سے پرورد گارِ عالم عزَّوجلَّ نے جو ارشاد فرمایا، اس میں خوب غور وفکر کر تا کہ نصیحت حاصل کر سکے۔يَاابْنَ مَرْيَمَ عِظْ نَفْسَكَ فَاِنِ اتَّعَظَتْ فَعِظِ النَّاسَ وَاِلَّا فَاسْتَحِ مِنِّي۔ترجمہ:اے ابن مریم!اپنے نفس کو نصیحت کر،اگر اس نے نصیحت قبول کر لی،تو پھر لوگوں کو نصیحت کرنا،ورنہ مجھ سے حیا کرو۔

(احیاءالعلوم: کتاب العلم الباب السادس فی آفات العلم الخ ج ۱ ص ۹۱ دار صادر بیروت)

وعظ وبیان میں کن چیزوں کا خیال رکھا جائے؟

اگر معاملہ ایسا ہو کہ تجھے وعظ وبیان کرنا ہی پڑے تو دو باتوں سے پرہیز کرنا۔

پہلی بات: وعظ وبیان میں تَصَنُّع وبناوٹ، خوش کن عبارات، رنگین بیانی اور فُضول اشارات سے اجتناب کرنا۔ غیر مستند واقعات اور فُضول شعر وشاعری سے بھی پرہیز کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ تَصَنُّع اور بناوٹ سے کام لینے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ کلام میں تَکَلُّف یا نُمُود ونُمائش کا حد سے تجاوُز کرنا باطن کے خراب ہونے اور دل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے۔ بیان کا مقصد (اپنی قابلیت کا اظہار نہیں بلکہ) یہ ہے کہ بندہ آخرت کی تکالیف وعذاب کو

بھُلانہ پائے، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں جو کوتاہیاں سرزد ہوئیں انہیں یاد کرے، فُضول ولایعنی کاموں میں ضائع کردہ اپنی عمر پر افسوس کرے، اور پیش آنے والے دشوار گزار مراحل کے بارے میں غور وفکر سے کام لے کہ ایمان پر خاتمہ نہ ہوا، تو کیا بنے گا؟ مَلَکُ الموت حضرت سیّدُنا عزرائیل علیہ السّلام جب روح قبض فرمائیں گے، تو کیسی حالت ہوگی؟ اور کیا مُنکَر نکیر کے سوالوں کے جوابات دینے کی طاقت وہمّت ہے؟ روزِ محشر کی سختیوں پر غور کرے، کہ کیا پلِ صراط کو آسانی سے پار کرلے گا یا" ھَاوِیَہ" میں گر جائے گا؟ اس کے دل میں ان معاملات کی یاد ہمیشہ آتی رہے اور اس سے قرار وسُکون چھن جائے، تو ایسے جذبات کے جوش اور ان مَصائب و آلام پر رونے کا نام بیان ہے۔ جبکہ لوگوں کو ان (بیان کردہ) معاملات کی طرف توجہ دلانا اور ان کی کوتاہیوں پر انہیں تنبیہ کرتے ہوئے، ان کے عیبوں سے انہیں آگاہ کرنا اس طرح ہو کہ اجتماع میں بیٹھے لوگوں پر رِقّت طاری ہو اور یہ مَصائب و آفات (جو پیش آنے والے ہیں) انھیں افسردہ وغمزَدہ کردیں، تاکہ جہاں تک ہوسکے وہ اپنے برباد شدہ وقت پر افسوس کریں اور (نیکیوں میں خوب اضافہ کرکے) اس کی تلافی کریں۔ اور جو دن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں بسر کیے، ان پر خوب حسرت وپشیمانی کا اظہار کریں۔ اس طریقے پر جامع کلام کو وعظ کہا جاتا ہے۔ مثلاً اگر دریا میں طغیانی ہو اور سیلاب کا رخ کسی کے گھر کی طرف ہو، اور اتفاق سے وہ اپنے اہل خانہ سمیت گھر میں موجود ہو، یقیناً تُو یہی کہے گا بچو! جلدی کرو! ان خطرناک لہروں سے بچنے کی کوشش کرو! اور کیا تیرا دل یہ چاہے گا، کہ اس نازک و پُر خَطر موقع پر صاحبِ خانہ کو پُر تکلُّف عبارات، تَصَنُّع وبناوٹ سے بھرپور نِکات اور اشارے سے خبر دے؟ ظاہر ہے تُو ایسا کبھی نہیں چاہے گا۔ (اور نہ ہی ایسی نادانی اور بے وقوفی کا مظاہرہ کریگا) پس یہی حال واعِظ و مُبلّغ کا ہے۔ اسے بھی چاہیے کہ وہ ان باتوں یعنی پُر تکلُّف عبارات اور تَصَنُّع وبناوٹ سے پرہیز کرے۔

دوسری بات: وعظ و بیان کرنے میں ہر گز تیری نیّت اور خواہش یہ نہ ہو کہ لوگوں میں واہ واہ کے نعرے بلند ہوں۔ اور وجد کی کیفیت ان پر طاری ہو۔ اور وہ گریباں چاک کر دیں۔ اور ہر طرف یہ شور ہو کہ کیسی اچھی محفل ہے۔ کیونکہ (اس خواہش کا دل میں پیدا ہونا) دنیا کی طرف جھکاؤ اور ریاکاری کی علامت ہے۔ اور یہ چیز حق سے غافل ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ ہونا تَو یہ چاہیے کہ تیرا عزم و ارادہ یہ ہو کہ (تُو اپنے وعظ و بیان کے ذریعے) لوگوں کو دنیا سے آخرت کی طرف راغب کرے، گناہوں سے نیکیوں کی طرف، حرص و لالچ سے زہد و بے رغبتی کی طرف، بُخل و کنجوسی سے سخاوت کی طرف، غرور سے تقوٰی و پرہیز گاری کی طرف، (ریاکاری سے اخلاص کی طرف، تکبر سے عاجزی و انکساری کی طرف، غفلت سے بیداری کی طرف) مائل کرنے کی کوشش کرے۔ ان کے دلوں میں آخرت کی محبت پیدا کر کے دنیا کو ان کی نظروں میں قابل نفرت بنا دے۔ اور انہیں عبادت و زہد کے علم سے مالا مال کرے۔ کیونکہ انسان کی طبیعت میں اس بات کا غَلَبہ ہے کہ وہ شریعت مطہّرہ کی سیدھی راہ سے پھر کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والے کاموں اور بیہودہ عادات و اطوار میں جلد مشغول ہو جاتا ہے۔ لٰہذا ان کے دلوں میں خوفِ خدا عزّوجلّ اور تقوٰی و پرہیز گاری پیدا کر اور انہیں (وقتِ نزع اور قبر و آخرت میں) پیش آنے والے خطرات و مشکلات سے ہر ممکن ڈرانے کی کوشش کر، شاید ایسا کرنے سے ان کے ظاہری و باطنی مُعامَلات میں تبدیلی رُونُما ہو۔ اور وہ (سچّی توبہ کر کے) اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں شوق و رغبت کا مظاہرہ کریں۔ معصیت و نافرمانی سے بیزاری اختیار کریں (اور سنّتوں کے سانچے میں ڈھل جائیں) یہی وعظ و بیان کا طریقہ ہے۔ اور ہر وہ وعظ و بیان جس میں یہ خوبیاں نہ ہوں تو وہ (وعظ و بیان) واعِظ و مُبلّغ اور ہر سننے والے کے لیے وبال کا باعث ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ وہ (واعِظ و مُبلّغ) مختلف رنگ بدلنے والا جن اور شیطان ہے۔ جو لوگوں کو سیدھی راہ سے دور کر کے انہیں ہلاکت و رسوائی، تباہی و بربادی کے گڑھے میں

پھینک دیتا ہے۔ پس لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے واعظ سے دور بھاگیں کیونکہ دین کو نقصان جتنا ایسے واعظ پہنچاتے ہیں اتنا شیطان بھی نہیں پہنچاتا۔ لہٰذا جسے قوت وطاقت حاصل ہو، اس پر یہ لازم اور ضروری ہے کہ وہ ایسے (فتنہ وفساد پھیلانے والے) واعظ کو (اگر ممکن ہو تو) مسلمانوں کے منبر سے نیچے اُتار دے، اور اسے ایسا (وعظ وبیان) کرنے سے (نہایت سختی سے) باز رکھے۔ کیوں کہ ایسا کرنا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہی ہے۔ (ایہاالولد ص ۴۴۔۴۵۔۴۶۔۴۷)

اللہ تعالیٰ واعظین سے بروزِ قیامت مؤاخذہ فرمائے گا

(۱)۔۔۔۔۔اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے :"جو بندہ لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتا ہے اللہ عزوجل اس سے پوچھ گچھ ضرور فرمائے گا۔" راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی ارشاد فرمایا:"یہ ضرور پوچھے گا کہ تونے اس وعظ سے کیانیت کی تھی۔"

(شعب الایمان، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۸۷، ج۲، ص۲۸۷)

(۲)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی یہ حدیثِ مبارکہ سناتے تورو پڑتے، پھر جب افاقہ ہوتا تو ارشاد فرماتے:"تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ تمہارے سامنے وعظ کرنے سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن مجھ سے پوچھے گا کہ تیرا وعظ سے مقصود کیا تھا؟" (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد۔۱۔ص ۳۱۱)

رقت انگیز بیان کے سبب بدمذہبی کے جراثیم نکل گئے

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے گارڈن ویسٹ میں مقیم اسلامی بھائی اپنا بیان

کچھ اس طرح تحریر کرتے ہیں کہ دینی معلومات سے دوری کے باعث بد قسمتی سے میرا اٹھنا بیٹھنا بد مذہبوں میں تھا۔ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ (صحبت اثر رکھتی ہے) کے مصداق آہستہ آہستہ میں اُنہی کے طور طریقے اپنانے لگا۔ اللہ بھلا کرے دعوتِ اسلامی والوں کا کہ جن کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی کے ساتھ ساتھ اولیائے کرام کی عقیدت بھی نصیب ہوگئی۔ ہوا یوں کہ پندرھویں شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ کی شب ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام اجتماع ذکر و نعت منعقد کیا گیا۔ اتفاقاً میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے موت کے متعلق بیان فرمایا۔ میں نے ایسا پر سوز اور دل ہلا دینے والا بیان پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ ایک عاشقِ رسول کی زبان سے موت کا رِقت انگیز بیان سن کر بدن پر لرزہ طاری ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے میرے دل سے بد مذہبی کے جراثیم نکلنے لگے جن کی جگہ عشقِ رسول کی لازوال دولت جاگزیں ہونے لگی۔ پھر کیا تھا بیان کا اس قدر اثر ہوا کہ میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے برے عقائد سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں بھری زندگی سے بھی چھٹکارا حاصل کرنے کی نیت کرتے ہوئے اُسی اجتماع میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹہ گلے میں ڈال لیا اور بیعت کی سعادت حاصل کر کے عطاری بن گیا۔ تادمِ تحریر میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعی اعتکاف کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اعتکاف کے دوران وقتاً فوقتاً لگنے والے حلقوں میں نہ صرف خوب خوب سنتیں سیکھ رہا ہوں بلکہ امیرِ اہلسنّت کے حکمت بھرے مدنی مذاکروں سے اپنی دینی معلومات میں اضافہ کر رہا ہوں۔ اب تو یقین ہو چکا ہے کہ یہی لوگ صحیح معنوں میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفی رکھنے والے ہیں۔ اللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

(ڈانسر، نعت خواں بن گیا ص۲۸)

واقعہ (۲۴)

بے ادبوں سے دوری میں عافیت

حضرت سیدنا عبد اللہ الصنعانی قدس سرّہ الربّانی حضرت سیدنا حوثرہ بن محمد المقری علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے اِنتقال کے بعد چار راتیں گزر گئیں پھر میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ "یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ میرے رحیم وکریم پروردگار عزوجل نے میری نیکیاں قبول فرمالیں اور میرے گناہ معاف فرمادیئے اور مجھے بہت سارے خُدّام عطا فرمائے۔ میں نے پوچھا: "پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ فرمایا:" کریم کرم ہی کرتا ہے، میرا مولیٰ عزوجل بہت کریم ہے، اس نے میرے سارے گناہ معاف فرمادیئے اور مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔"میں نے پوچھا:" آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو یہ مقام ومرتبہ کِن اَعمال کی بدولت حاصل ہوا؟"

آپ نے ارشاد فرمایا:"ان پانچ چیزوں کے سبب حاصل ہوا:(۱)۔۔۔۔۔اجتماعِ ذکر میں شرکت (۲)۔۔۔۔۔گفتگو میں سچائی (۳)۔۔۔۔۔حدیث بیان کرنے میں امانت وصدق سے کام لینا (۴)۔۔۔۔۔نماز میں طویل قیام کرنا (۵)۔۔۔۔۔تنگدستی اور فقرو فاقہ کی حالت میں صبر وشکر کرنا۔"

میں نے پوچھا:" منکر نکیر کا معاملہ کیسا رہا؟" فرمایا:"اُس اللہ عزوجل کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عبادت کے لائق ہے! منکر نکیر میری قبر میں آئے اور مجھے کھڑا کرکے سوالات کرنے شروع کردیئے:"(۱) تیرا رب عزوجل کون ہے؟(۲) تیرا دین کیا ہے؟(۳) تیرا نبی (علیہ السلام) کون ہے؟" ان کے یہ سوالات سن کر میں نے اپنی سفید

داڑھی سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا: "اے فرشتو! کیا تم مجھ سے سوال کرتے ہو؟ میں یزید بن ہارون واسطی ہوں، میں دنیا میں (اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر) ساٹھ سال تک لوگوں کو علمِ دین سکھاتا رہا ہوں۔" میری یہ بات سن کر ان میں سے ایک فرشتے نے کہا: " اس نے سچ کہا ہے، یہ واقعی یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں۔" پھر مجھ سے کہا: " اب تو دُلہن کی طرح سکون کی نیند سوجا، آج کے بعد تجھے کسی قسم کا غم وخوف نہ ہو گا۔"

پھر دوسرے فرشتے نے مجھ سے پوچھا: " کیا تُو نے جریر بن عثمان سے بھی کوئی حدیث سیکھی ہے ؟" میں نے کہا: " ہاں! وہ تو حدیث میں ثقہ (یعنی پختہ) راوی ہے۔" اس فرشتے نے کہا: " یہ بات ٹھیک ہے کہ وہ ثقہ راوی ہے لیکن وہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے بغض رکھتا ہے اس لئے وہ اللہ عزوجل کے ہاں ناپسندیدہ شخص ہے۔" حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھنے والا واقعہ اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص حضرت سیدنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور عرض کی: " حضور! میں نے حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: " مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو انہوں نے جواب دیا: " میرے پاک پروردگار عزوجل نے میرے گناہوں کو بخش دیا، مجھ پر خوب کرم فرمایا لیکن مجھ پر عتاب بھی ہوا۔" میں ان کی یہ بات سن کر متعجب ہوا اور پوچھا: " آپ کی مغفرت بھی ہو گئی، آپ پر رحم بھی کیا گیا پھر عتاب بھی ہوا؟" تو انہوں نے جواباً فرمایا: " ہاں! مجھ سے پوچھا گیا کہ اے یزید بن ہارون واسطی! کیا تُو نے جریر بن عثمان سے کوئی حدیث نقل کی ہے؟" میں نے کہا: 'ہاں! اللہ ربُّ العزّت عزوجل کی قسم! میں نے اس میں ہمیشہ بھلائی ہی پائی۔" پھر مجھ سے کہا گیا: " مگر وہ ابوالحسن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے بغض رکھتا تھا۔"

عیون الحکایات جلد۔ا۔ص ۳۰۲۔۳۰۳

نوٹ : حضرت یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ کو مختلف انداز سے ان کتب میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

تفسیر القرطبیّ۔جز۔۹۔ص ۳۶۳۔ تفسیر الرازی۔جز۔۲۔ص ۳۷۔ تفسیر ابی سعود۔جز۔۴۔ص ۳۲۔جامع بیان العلم و فضلہ لابن عبدالبرّ۔جز۔۲۔ص ۱۱۵۔الکشف والبیان للثعلبی۔جز۷۔ص ۳۲۲۔شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ،جز۔۵۔ص ۷۴۴۔شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی۔جز۔۱۔ص ۲۷۵۔۲۷۶۔

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے	اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ! ہمیں تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تمام اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی سچی محبت عطا فرما، ہمارے دلوں کو ان کی محبت سے معمور فرما، ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان پر خوب رحمتوں کی برسات فرما اور ان پاکیزہ ہستیوں کے صدقے ہماری مغفرت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم)

خوبصورت آنکھیں

حضرت سیدنا حسن بن عرفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے "واسط" میں حضرت سیدنا یزید بن ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، آپ کی آنکھیں سب سے زیادہ خوبصورت تھیں پھر کچھ عرصہ بعد میں نے انہیں دیکھا تو وہ نابینا ہو چکے تھے، میں نے پوچھا:"اے ابو خالد ! آپ کی خوبصورت آنکھوں کو کیا ہوا؟" تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "انہیں سحر کا رونا لے گیا۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۲)

اللہ والوں کی گریا وزاری

بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کا خوفِ خدا ملاحظہ ہو:

(۱)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس قدر روئے کہ ٹپکنے والے مشکیزے کی طرح ہو گئے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۱)

(۲)۔۔۔۔۔اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنی کثرت سے روئے کہ آنکھیں کمزور ہو گئیں۔

(۳)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبدالرحمن بن یزید بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: "کیا بات ہے کہ میں نے آپ کی آنکھ کو کبھی خشک نہیں پایا؟" تو انہوں نے جواب دیا:"تم یہ سوال کیوں کر رہے ہو؟" میں نے عرض کی: "اِس لئے کہ شاید اللہ عزوجل اس کے ذریعے مجھے نفع بخشے۔" تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی! اللہ عزوجل نے مجھے خبردار کیا ہے کہ اگر میں نے اس کی نافرمانی کی تو وہ مجھے جہنم میں قید کر دے گا۔ اللہ عزوجل کی قسم! اگر وہ مجھے حمام میں قید کرنے کی بھی وعید سناتا تب بھی میں اس بات کا حق دار تھا کہ میری کوئی آنکھ خشک نہ ہوتی۔" میں نے پوچھا: "کیا تنہائی میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی حال ہوتا ہے؟" تو انہوں نے ارشاد فرمایا:"تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟" میں نے عرض کیا"شاید اللہ عزوجل مجھے اس سے نفع پہنچائے، تو انہوں نے جواب میں فرمایا: "اللہ عزوجل کی قسم! جب میں اپنی زوجہ کے پاس ہم بستری کے ارادے سے جاتا ہوں تو یہی خیال میرے ارادے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی یہی خیال میرے اور کھانے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میری زوجہ اور بچے بھی رو پڑتے ہیں حالانکہ وہ یہ بھی نہیں جان سکتے کہ کیوں رو رہے ہیں؟ بسا اوقات میری زوجہ بے قرار ہو کر کہتی ہے ہائے افسوس! میں نے آپ کے ساتھ اس دنیوی زندگی میں اتنے غم پائے ہیں کہ میری آنکھوں نے کبھی ٹھنڈک اور قرار پایا ہی نہیں۔" (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۱)

(۴)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا جعفر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"حضرت سیدنا ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو طبیب نے عرض کی: "آپ مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دیں تو آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں

گی۔"آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: "وہ کیا ہے؟" تو طبیب نے عرض کی: "رویانہ کریں۔" تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: "جو آنکھ نہ روئے ایسی آنکھ میں بھلا کون سی بھلائی رہ جاتی ہے۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اوّل ص ۸۱۔ ۸۲)

مغفرت توں بھرا اجتماع

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِمدینہٴ منوّرہ، سردارِ مکّہٴ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:اللہ عزوجل کے کچھ سَیّاح(یعنی سیر کرنے والے)فرشتے ہیں،جب وہ مَحافِلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں:(یہاں)بیٹھو۔جب ذاکرین(یعنی ذِکر کرنے والے)دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر اٰمین(یعنی "ایسا ہی ہو")کہتے ہیں۔جب وہ نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرُود بھیجتے ہیں حتیٰ کہ وہ مُنتَشِر(یعنی اِدھر اُدھر)ہو جاتے ہیں،پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ مغفرت کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔

(جَمْعُ الْجَوامِعِ لِلسُّیُوطی ج۳ص ۱۲۵حدیث ۷۷۵۰)

مسجد آباد کرنے کے تین فضائل

سبحان اللہ ! ذِکرودُرُود کی محفلوں کی بھی کیا بات ہے! یاد رہے! سنتوں بھرے اجتماعات،درس کے مَدَنی حلقے اور اجتماع ذکر ونعت وغیرہ بھی ذکر ہی کی محفلیں ہیں۔کس قَدَر خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اِس طرح کے رَحمتوں بھرے اجتماعات میں دل لگا کر شرکت فرماتے ہیں اور پھر اللہ عزوجل کی رَحمت سے مغفرت یافتہ اُٹھتے ہیں۔البتہ ایسے مغفرت بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت ہر ایک کو نہیں ملا کرتی یہ فقَط خوش قسمت حضرات ہی کا حصہ ہے۔عموماً دَرس و بیان مساجِد میں ہُوا کرتے ہیں

اور مساجِد کے اندر ہونے والے مَدَنی حلقوں میں بیٹھنا چُونکہ بَہُت زیادہ ثواب کا باعِث ہوتا ہے لہٰذا شیطان مسجِد میں دل لگنے ہی نہیں دیتا۔ ''مسجِد بھرو تحریک'' جاری فرمایئے اور مسجِد یں خوب خوب آباد کیجئے اور شیطٰن کو ناکام و نامُراد کیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدالرَّحمٰن بن مَعْقِل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِینٌ مِّنَ الشَّیْطٰن یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ (قَل۔عَہ) ہے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۸ ص۱۷۲) مزید تحریص (یعنی حرِص دلانے) کیلئے مسجِد کے فضائل پر مبنی تین فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پیش کئے جاتے ہیں: (1) بے شک اللہ عزوجل کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَطج ۲ص۵۸حدیث ۲۵۰۲) (2) جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عزوجل اُسے اپنا محبوب بنا لیتاہے (ایضًا ج۴ص۴۰۰حدیث ۶۳۸۳) (ایضًا ج۴ص۴۰۰حدیث ۶۳۸۳) (3) جب کوئی بندہ ذِکر یانماز کے لئے مسجِد کو ٹھکانا بنالیتاہے تو اللہ عزوجل اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتاہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔ (اِبن ماجہ ج۱ ص۴۳۸حدیث ۸۰۰)

سچ کا ثواب

قرآن پاک میں کئی مقامات پر سچ بولنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتاہے،

(۱) هٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصّٰدِقِينَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الاَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَآ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۱۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔ (پ7، المائدہ: 119)

(۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (پ11، التوبہ: 119)

(۳) مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ﳲ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًاۙ ﴿۲۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنھوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کرچکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔ (پ21، الاحزاب: 23)

(۴) لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ

ترجمہ کنزالایمان: تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے۔ (پ21، الاحزاب: 24)

(۵) وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔" (پ22، الاحزاب: 35)

(٦) وَالَّذِی جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَھُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؕ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۴﴾ۚۖ لِیُکَفِّرَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَسْوَاَ الَّذِی عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِی کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنھوں نے انکی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا یہی صلہ ہے تاکہ اللہ ان سے اتار دے برے سے برا کام جو انہوں نے کیا اور انہیں ان کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر جو وہ کرتے تھے۔"

سچ کے بارے میں احادیثِ مبارکہ

(۱)۔۔۔۔۔۔ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(۲)۔۔۔۔۔۔ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الکذب، رقم ۵۷۰۴، ج۷، ص ۴۹۴)

(۳)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔" (طبرانی کبیر، رقم ۸۹۴، ج۱۹، ص ۳۸۱)

(۴)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا ہو جاتا ہے۔"

(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی، رقم ۶۰۹۴، ج۴، ص ۱۲۵)

(۵)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی عمل کون سا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا کہ " سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے" پھر اس شخص نے عرض کیا، " یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں لے جانے والا عمل کونسا ہے؟" فرمایا کہ " جھوٹ بولنا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، رقم ۶۶۵۲، ج۲ ص ۵۸۹)

(۶)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں،(۱) جب بولو تو سچ بولو،(۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو،(۳) جب امانت لو تو اسے ادا کرو،(۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو،(۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور(۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ والاحسان..الخ، باب الصدق الخ، رقم ۲۷۱، ج۱، ص ۲۴۵)

(۷)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم میری چھ باتیں قبول کرلو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں،(۱)جب تم میں سے کوئی گفتگو کرے تو جھوٹ نہ بولے،(۲) جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے،(۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے،(۴) اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو،(۵) اپنے ہاتھوں کو روکو اور(۶)اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔"

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۲۴۱، ج۳، ص ۴۴۳)

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سیِّدِ عالم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں جو بھی خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا: ''اس کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہیں اور اس کا کوئی دین نہیں جو وعدہ پورا نہیں کرتا۔

المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۲۳۸۶، ج۴، ص ۲۷۱۔

امانت نہ ادا کرنے کا وبال

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:"اللہ عزوجل کی راہ میں مرنا امانت کے علاوہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے،(پھر ارشاد فرمایا) بندے کو

قیامت کے دن لایا جائے گا اگرچہ وہ اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیا گیا ہو اوراس سے کہا جائے گا: "اپنی امانت ادا کر۔"وہ عرض کریگا:"اے رب عزوجل! کیسے ادا کروں حالانکہ دنیا تو ختم ہو گئی۔"پس(فرشتوں سے)کہا جائے گا:"اسے ھَاوِیَہ کی طرف لے جاؤ۔"وہ اسے لے کر ھَاوِیَہ کی جانب چل دیں گے اوراس کی امانت اسی ہیئت میں لائی جائے گی جس میں اس دن تھی جب اسے دی گئی تھی،تو وہ اسے دیکھتے ہی پہچان لے گا اور اس کے پیچھے جائے گا یہاں تک کہ اسے حاصل کرلے گا اور اپنے کندھے پر اٹھالے گا حتی کہ جب اسے یقین ہو جائے گا کہ وہ باہر آ گیا ہے تو وہ اس کے کندھے سے گر جائے گی اور وہ ہمیشہ اس کے پیچھے جاتا ہی رہے گا۔ پھر فرمایا:"نماز ایک امانت ہے،وضو بھی امانت ہے،وزن اورماپ بھی امانت ہیں اور دیگر اشیاء شمار کیں اور ان میں سخت ترین ودیعت ہے۔"حضرت سیدنازاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:"میں حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کی:"کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ایسا کہا ہے؟"تو انہوں نے ارشاد فرمایا: "انہوں نے سچ کہا ہے،کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالیشان نہیں سنا:

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھۡلِھَا ۙ - (پ5،النساء:58)

ترجمۂ کنزالایمان:بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

(شعب الایمان،باب فی الامانات ووجوب ادائھا الی اھلھا،الحدیث: ۵۲۶۶،ج۴،ص ۳۲۳)

امانت دار چرواہے کی حکیمانہ باتیں

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:"ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کی ایک وادی میں گیا۔ ہمارے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ گرمی اپنے جوبن پر تھی گویا سورج آگ برسا رہا تھا۔ ہم نے ایک سایہ

دار جگہ میں دستر خوان لگایا اور سب مل کر کھانا کھانے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ہمارے قریب سے ایک چرواہا گزرا، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا:" آیئے! آپ بھی ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمایئے۔"چرواہے نے جواب دیا: "میرا روزہ ہے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے فرمایا:" تو اس شدید گرمی کے عالم میں سارا دن جنگل میں بکریاں چراتا ہے، تو اتنی مشقت کا کام کرتا ہے اور پھر بھی تو نے نفلی روزہ رکھا ہوا ہے؟ کیا تجھ پر نفلی روزہ رکھنا ضروری ہے؟" یہ سن کر وہ چرواہا کہنے لگا:"کیا وہ وقت آ گیا جن کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا گیا:

كُلُوا وَ اشْرَبُوا هَنِيْٓـًٔا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: کھاؤاور پیؤ رچتاہوا ،صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔(پ29،الحآقۃ:24)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس چرواہے کی حکیمانہ باتیں سن کر بڑے حیران ہوئے اور اس سے فرمانے لگے: " تم ہمیں ایک بکری فروخت کر دو ہم اسے ذبح کریں گے، اور تمہیں بکری کی مناسب قیمت بھی دیں گے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات سن کر وہ چرواہا عرض گزار ہوا:" حضور! یہ بکریاں میری ملکیت میں نہیں بلکہ یہ میرے آقا کی ہیں، میں تو غلام ہوں میں انہیں کیسے فروخت کر سکتا ہوں؟" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی امانت داری سے بہت متاثر ہوئے۔ اور ہم سے فرمایا: "یہ بھی تو ممکن تھا کہ یہ چرواہا ہمیں بکری بیچ دیتا اور جب اس کا آقا پوچھتا تو جھوٹ بول دیتا کہ بکری کو بھیڑیا کھا گیا لیکن دیکھو یہ کتنا امین و متقی چرواہا ہے۔" چرواہے نے بھی یہ بات سن لی۔ اس نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا، "اگر چہ میرا آقا مجھے نہیں دیکھ رہا لیکن میرا پروردگار عزوجل تو مجھے دیکھ رہا ہے، میرا رب عزوجل تو میرے ہر ہر فعل سے باخبر ہے۔" حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس چرواہے کی باتوں اور نیک

سیرت سے بہت متاثر ہوئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس چرواہے کے مالک کے پاس پہنچے اور اس نیک چرواہے کو خرید کر آزاد کر دیا اور ساری بکریاں بھی خرید کر اس چرواہے کو ہبہ کر دیں۔

(عیون الحکایات جلد اول ص ۱۵۷)

خِیانت کے متعلق تین فرامین باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ (پ۹، الانفال:۲۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۲﴾ (پ۱۲، یوسف:۵۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۸﴾ (پ۱۰، الانفال:۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم کسی قوم سے دغا کا اندیشہ کرو تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر بے شک دغا (عہد شکنی) والے اللہ کو پسند نہیں۔

خِیانت کے متعلق دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۱)۔۔۔۔۔جس کو امانت کا پاس نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جسے عہد کا لحاظ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ (ابن حبان، کتاب الایمان، باب فرض الایمان، ۱/۲۰۸، حدیث:۱۹۴)

(۲)۔۔۔۔۔منافق کی تین نشانیاں ہیں:(۱)جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲)جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور(۳)جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ (مسلم،کتاب الایمان،باب بیان خصال المنافق،ص۵۰،حدیث:۵۹)

خیانت جس شے کے بارے میں بھی کی جائے بُری ہے اور بعض خیانتیں بعض کے مقابلے میں زیادہ بُری ہوتی ہیں۔ جو شخص روپے پیسے کے مُعاملے میں خیانت کرے وہ اس شخص کی طرح نہیں جو کسی کے اہل و عیال کے بارے میں خیانت اور کئی بڑے گناہوں کا اِرتِکاب کرے۔

خیانت کیا ہے

خیانت، امانت کی ضد ہے خفیۃً کسی کا حق مارنا خیانت کہلاتا ہے۔خواہ اپنا حق مارے یا اللہ ورسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا یا اسلام کا یا کسی بندہ کا۔(مرأۃ المناجیح،۴/ ۸۲)

نماز میں طویل قیام کرنے کا ثواب

(۱)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا کہ " کونسی نَماز سب سے افضل ہے؟" ارشاد فرمایا،"طویل قیام والی نَماز۔"

(صحیح مسلم،کتاب صلوۃ المسافرین، قصرھا،باب افضل الصلوۃ طول القنوت،رقم ۷۵۶،ص ۳۸۰)

(۲)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن حُبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی

اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا کہ" کونسا عمل سب سے افضل ہے؟" فرمایا،" طویل قیام۔" (سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، بات افتتاح صلاۃ اللیل بر کعتین، رقم ۱۳۲۵، ج ۲، ص ۵۳)

وضاحت

بعض روایات میں کثرت سے سجود کے فضائل بھی ذکر ہوئے ہیں بعض علماء کا کہنا ہے کہ دن کے وقت سجدے کثرت سے کرنا افضل ہیں جبکہ رات کے وقت طویل قیام کرنا افضل ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی نَماز کے طریقہ سے متعلق روایات میں آیا ہے۔ اس طرح دونوں طرح کی روایات میں تطبیق یعنی مطابقت بھی ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا طویل قیام

حضرتِ سیدنا قابوس رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھے ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ" اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کس نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرنا پسند فرمایا کرتے تھے؟"تو آپ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ" نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرمایا کرتے اور ان میں طویل قیام فرمایا کرتے اور ان رکعتوں کے رکوع وسجود نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا فرماتے۔ (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۱۳۰)

کون سی نماز افضل ہے؟

حضرتِ سیدنا عمیر بن قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا،" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی نماز افضل ہے ؟" فرمایا،" جس میں

طویل قیام کیا جائے۔" اس نے پوچھا ،"کونسا صدقہ افضل ہے ؟" فرمایا،" وہ جو کوئی تنگدست اپنی طاقت کے مطابق کرے۔" پھر اس نے عرض کیا،" کامل مؤمن کون ہے؟ "فرمایا،" جو بہترین اخلاق والا ہو۔ (المعجم الکبیر، رقم ۱۰۳، ج۱۷، ص۴۸)

حضرت سیدنا مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طویل قیام

حضرت سیدنا علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے ، حضرت سیدنا مسروق بن اجدع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں:"حضرت سیدنا مسروق علیہ رحمۃ اللہ المعبود نماز میں طویل قیام کرتے جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پنڈلیاں سوج جاتیں۔جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز پڑھتے تو میں ان کے پیچھے بیٹھ جاتی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت دیکھ دیکھ کر مجھے بہت ترس آتا اور میں روتی رہتی۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا:"میں کیوں نہ روؤں، اس وقت میں اپنے آپ کو اس حالت میں پاتا ہوں کہ موت میرے سامنے ہے، میرے ایک طرف جنت اور دوسری طرف جہنم ہے، اب معلوم نہیں کہ موت مجھے جہنم کی طرف دھکیلتی ہے یا جنت میں لے جاتی ہے۔

(عیون الحکایات جلد اول ص ۵۲)

گناہ یاد آگیا

حضرت سَیِّدُنا عطا رضي اللہ تعالي عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چند لوگ ایک مرتبہ باہر نکلے۔ ہم میں بوڑھے بھی تھے اور نوجوان بھی جو فجر کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھتے تھے حتیٰ کہ طویل قیام کی وجہ سے ان کے پاؤں سوج گئے تھے اور آنکھیں اندر کو دھنس چکی تھیں

،ان کی جلد کا چمڑا ہڈیوں سے مل گیا تھا اور رگیں باریک تاروں کی مثل معلوم ہوتی تھیں۔ ان کی حالت ایسی ہو گئی تھی کہ گویا ان کی جلد تربوز کا چھلکا ہو اور وہ قبروں سے نکل کر آرہے ہوں۔ ہمارے درمیان یہ گفتگو چل رہی تھی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اطاعت گزار لوگوں کو عزت بخشی اور نافرمان لوگوں کو ذلیل کیا، کہ اسی دوران ان میں سے ایک نوجوان بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کے دوست اسکے گرد بیٹھ کر رونے لگے۔ سخت سردی کے باوجود اس کے ماتھے پر پسینہ آیا ہوا تھا۔ پانی لا کر اس کے چہرے پر چھڑکا گیا تو اسے افاقہ ہوا۔ جب اس سے ماجرا پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ "مجھے یہ یاد آگیا تھا کہ میں نے اس جگہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔" (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج۴، ص۲۲۹)

مومن کی شان

اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ کنزالایمان: مگر جنہوں نے صبر کیا اور اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نعمت چھن جانے پر صبر کرنا اور راحت ملنے پر شکر کرنا اور بہر صورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہنا مومن کی شان ہے، لیکن افسوس! قرآن میں جو طرزِ عمل کفار کا بیان کیا گیا ہے وہ آج مسلمانوں میں بھی نظر آ رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمت واپس لے لیتا ہے تو یہ اس قدر اَفسُردہ اور مایوس ہو جاتے ہیں کہ ان کی زبانیں کفر تک بکنا شروع کر دیتی ہیں اور جب ان میں سے کسی پر آئی ہوئی مصیبت اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے تو وہ لوگوں پر فخر و غرور کا اِظہار شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

مصیبت پر صبر کرنے اور رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے ٦فضائل

موضوع کی مناسبت سے یہاں ہم مصیبت پر صبر و شکر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کے فضائل اور نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی برکات ذکر کرتے ہیں تاکہ ان سے مسلمانوں کو صبر و شکر کرنے کی ترغیب ملے اور وہ کفار کے طرزِ عمل سے بچنے کی کوشش کریں۔

(١)۔۔۔۔۔حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ”جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالی اسے صبر کی توفیق عطا فرما دے گا اور صبر سے بہتر اور وسعت والی عطا کسی پر نہیں کی گئی۔

(مسلم کتاب الزکاباب فصل التعفف والصبر ص ۵۲۴۔حدیث ۱۲۴(۱۰۵۳)

(٢)۔۔۔۔۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ”صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

(٣)۔۔۔۔۔حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔

(٤)۔۔۔۔۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ”جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ تعالی پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔

(٥)۔۔۔۔۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرورِ دو

عالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ”مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دکھ، تکلیف، غم، ملال، اَذِیَّت اور درد ایسا نہیں، خواہ اس کے پیر میں کانٹا ہی چبھے مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

(۶)۔۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور انور ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو دنیا میں عافیت کے ساتھ رہنے والے تمنا کریں گے کہ ”کاش! ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق اور عافیت عطا فرمائے اور اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس پر صبر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اٰمین۔

نعمت ملنے پر شکر کرنے کی برکات

نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی بہت برکتیں ہیں، ان میں سے دو برکتیں درج ذیل ہیں:

(۱) نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

” مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا“

ترجمہ: اور اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اور اللہ قدر کرنے والا، جاننے والا ہے۔

(۲) نعمت کا شکر ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ نعمتوں میں مزید اضافہ فرمادیتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

” وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ

لَشَدِیْدٌ ''

ترجمہ: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا کہ اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب سخت ہے۔

(صراط الجنان جلد ۴ ص ۴۰۵)

بقیہ واقعات حصہ سوم میں ملاحظہ فرمائیں

تنہائی میں کیا کرنا چاہیئے؟

جب بھی ہمیں تنہائی میسر آئی تو ہم نے اس تنہائی میں گناہ تو کیا۔ مگر کیا کبھی تنہائی میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر معافی مانگی؟

ماخذ و مراجع			
ش	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالی	مکتبۃ المدینہ
۲	کنزالایمان	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳	روح البیان	شیخ اسمٰعیل حقی	کوئٹہ
۴	صحیح بخاری	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری	دار السلام ریاض
۵	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	دار السلام ریاض
۶	الجامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	دار السلام ریاض
۷	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	دار السلام ریاض
۸	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث	دار السلام ریاض
۹	الموطا	امام مالک بن انس	دار المعرفہ
۱۰	الطبقات الکبری	امام محمد بن سعد بن منیع ہاشمی بصری	دار الکتب العلمیہ
۱۱	کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی	دار الکتب العلمیہ
۱۲	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم اصفہانی	دار الکتب العلمیہ
۱۳	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	دار الکتب العلمیہ
۱۴	الترغیب و الترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم	دار الکتب العلمیہ
۱۵	المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی	دار احیاء التراث العربی
۱۶	المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم	دار المعرفہ بیروت
۱۷	المسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
۱۸	مجمع الزوائد	امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی	دار الفکر بیروت
۱۹	المصنف لعبد الرزاق	امام عبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ
۲۰	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	امام امیر علاء الدین علی بن بلبان	دار الکتب العلمیہ

۲۱	الفردوس	امام حافظ شیدویہ بن شہر دار	دار الکتب العلمیہ
۲۲	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب	دار الکتب العلمیہ
۲۳	حکایتیں اور نصیحتیں	شیخ شعیب حریفیش	مکتبۃ المدینہ
۲۴	آنسوؤں کا دریا	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی	مکتبۃ المدینہ
۲۵	ملفوظات اعلیٰ حضرت	امام احمد رضا خان بریلوی	مکتبۃ المدینہ
۲۶	عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی	مکتبۃ المدینہ
۲۷	احیاء العلوم	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۲۸	فیضان چہل حدیث	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۲۹	ضیائے صدقات	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۳۰	والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳۱	آداب دین	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۲	بیٹے کو نصیحت	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۳	جہنم میں لے جانے والے اعمال	شہاب الدین احمد بن حجر مکی	مکتبۃ المدینہ
۳۴	ڈانسر نعت خواں بن گیا	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۳۵	حدائق بخشش	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳۶	وسائل بخشش	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ
۳۷	الکبائر	امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی	دار الکتب العلمیہ

مؤلف کی دیگر کتابیں

☆...شفیق المصباح شرح مراح الارواح اردو

☆...شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ اردو

☆...شفیق النحو شرح خلاصۃ النحو

☆...دینی و دنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب بنام ایسا کیوں ؟

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل عقائد کی حکمتیں

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ دوم پانچ نمازوں کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ سوم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ چہارم سری اور جہری نماز کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ پنجم وضوء کی حکمت

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ اوّل

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ دوم

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ سوم

پیش کش: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

فہرست

عن أبي زهير يحيى بن عطارد بن مصعب ، عن أبيه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « ما أعطي أحد أربعة فمنع أربعة ، ما أعطي أحد الشكر فمنع الزيادة ، لأن الله تعالى يقول { لئن شكرتم لأزيدنكم } وما أعطي أحد الدعاء فمنع الإجابة ، لأن الله يقول { ادعوني أستجب لكم } [غافر : 29] وما أعطي أحد الاستغفار فمنع المغفرة؛ لأن الله يقول { استغفروا ربكم إنه كان غفاراً } [نوح : 10] وما أعطي أحد التوبة فمنع التقبل؛ لأن الله يقول { وهو الذي يقبل التوبة عن عباده } [الشورى : 25]

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرور تاًانڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے ان شاءاللہ علم میں ترقی ہوگی)

ش	عنوان	صفحہ

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ
الصلوۃ و السلام علیک یا نبی اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا نور اللہ ﷺ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقعات کا مجموعہ

مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

(حصہ سوم)

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ کے ذریعہ سوال کرکے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

مؤلف

محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

نام کتاب : ما فعل اللہ بک ؟(حصہ سوم)

مؤلف : مولانا محمد شفیق خان عطاری المدنی فتحپوری

تصحیح : مولانا محمد شاہد عطاری مصباحی

نظرِ ثانی : کیف برکاتی، بلال نظامی، عبد السبحان عطاری، اسلام عطاری،
فاروق عطاری، عرفان عطاری، شاکر عطاری، زاہد عطاری،
جابر عطاری، یاسر عطاری، وسیم عطاری فیضان رضا عطاری،
ابو وقاص عطاری، اطہر عطاری

طبع اوّل : ۱۴۳۹ھ / 2018ء

ناشر : مکتبۃ السُّنہ

پتہ: (نزد فیضانِ مدینہ، تاج نگری فیس ۲ تاج گنج آگرہ یوپی الہند

Pin code: 282001

Mb: 9798669040

Mb: 8808693818

تقریظ جلیل

مولانا شانِ الٰہی عطاری المدنی ناظمِ جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

الحمدللہ عزوجل ناچیز نے اس کتاب کے چیدہ چیدہ واقعات پر نظر ڈالی ہے، مطالعہ سے ظاہر ہوا کہ یہ کتاب اصلاحِ معاشرہ وفکرِ آخرت کے معاملے میں عوام وخواص مرد ہو یا عورت سب کے لئے مفید ہوگی۔

صاحبِ کتاب کی کاوشوں کا ثمرہ ہے جس سے اس پر فتن دور میں اس کتاب کی تالیف عمل میں آئی یقیناً ایسا نیک کام ربِّ ذوالمنن اپنے پسندیدہ بندوں سے ہی لیتا ہے۔

دعاء ہے کہ مؤلف کو خداوندِ قدوس اپنے بے بہا خزانے سے نعمتِ علم عطا فرمائے اور اسی طرح خدمتِ خلق کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے نیز اللہ العلیم ان کی تحریر وتقریر، علم وعمل میں مزید بہتری عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

دعاء گو: ابوریان شانِ الٰہی المدنی

۷ جمادی الاولی ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۳ جنوری ۲۰۱۸ء

تقریظِ جلیل

حضرت مولانا نوشاد خان المدنی رائپوری

میں نے مؤلف کی کتاب بنام ما فعل اللہ بک ؟ میں طائرانہ نظر ڈالی ہے، جس کے بعد بخوبی پتہ چلا کہ موصوف کی تالیف اپنے موضوع اور مواد پر اسم بمسمیٰ ہے اور اپنی جامعیت کے اعتبار سے کامل، مکمل و اکمل ہے، اور اس کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ اس کے ایک ایک واقعہ سے کئی سارے اصلاحی جزئیات با آسانی نکال سکتے ہیں نیز خطاب ہو یا اصلاحی بیان اس کتاب سے مکمل فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مؤلف نے جس انداز سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے وہ بھی قابلِ مدح و سرائی ہے، رہی بات مؤلف کی تو ہم نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ ایک قابل خادم العلم ہیں اور بڑی محنت سے تصنیفی کام کو انجام دیتے ہیں نیز ان کی یہ شاہکار کتاب خواص و عوام تمام کے لئے وافی بالمرام ہے۔ اس کے علاوہ بھی مؤلف کی چند کتابیں قریبِ طبع ہیں جن کا فائدہ قارئین کے لئے دنیا میں اور مؤلف کے لئے آخرت میں حاصل ہوگا۔

اللہ الکریم کی بارگاہِ عظیم میں دعا گو ہوں کہ مؤلف کو اس کا اجرِ جزیل عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کے اور ان کے اساتذہ و والدین کے لئے ذریعۂ نجات و فلاح بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

از خادم الدرس والتدریس نوشاد خان المدنی رائپوری (جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ)

درود شریف کی فضیلت

عَنْ رُوَیْفِعِ بن ثَابِتٍ ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ لَهُ . حضرت رویفع بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے یہ کہا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔(معجم کبیر ج۵ ص۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر رحمت نازِل فرما اور انہیں قیامت کے روز اپنی بارگاہ میں مُقَرَّب مقام عطا فرما۔

حافظِ قرآن کیسا ہو؟

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "کہ حافظ قرآن کو چاہے کہ وہ اپنی رات کی وجہ سے پہچانا جائے جبکہ لوگ سو رہے ہوں اور دن کی وجہ سے پہچانا جائے جبکہ لوگ کھا پی رہے ہوں اور غمزدہ ہو جبکہ لوگ خوش ہوں اور وہ رو رہا ہو جبکہ لوگ ہنس رہے ہوں اور خاموش ہو جبکہ لوگ باہم اُلجھ رہے ہوں اور وہ خشوع میں ہو جبکہ لوگ مغرور ہوں ،حافظ قرآن میں یہ خوبیاں بھی ہونی چاہیں کہ وہ بد اخلاق نہ ہو، غافل نہ ہو، شور نہ کرے، نہ سخت مزاج ہو اور نہ دھتکارنے والا ہو۔"

غم دور ہونے اور عقل بڑھنے کا نسخہ

حضرت امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اپنا لباس صاف رکھے اس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خشبو لگائے اس کی عقل میں اضافہ ہو گا۔ (احیاء العلوم)

واقعہ (۲۵)

کٹے ہوئے سر سے تلاوتِ قرآن کی آواز آتی

حضرت سیدنا ابراہیم بن اسماعیل بن خلف علیہ رحمۃ الرب فرماتے ہیں، حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی جلیل القدر عالم تھے، نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچاتے۔ " واثق باللہ " نے انہیں اس لئے اپنے ہاتھوں سے شہید کیا کہ وہ قرآن کو مخلوق نہ مانتے۔ خلیفہ واثق باللہ نے انہیں شہید کر دیا اور حکم دیا کہ ان کے سر کو بغداد کی گلیوں میں پھرایا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کے بعد کچھ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک سر کو بغداد کی مشرقی جانب اور کچھ عرصہ مغربی جانب لٹکایا گیا اور بقیہ جسم کو "سُرَّ مَنْ رَّاٰی" میں سولی پر لٹکائے رکھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہید تو ہو گئے لیکن حق بات سے روگردانی نہ کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت کے بعد مجھے خبر ملی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سرِ اقدس سے قرآن کی تلاوت سنائی دیتی ہے۔ یہ خبر ملتے ہی میں وہاں پہنچا جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سرِ اقدس لٹکایا گیا تھا وہاں بہت سے شہسوار اور پہرے دار نگرانی پر مامور تھے۔ رات کے آخری پہر جب سب سو گئے تو میں نے ان کے سر سے قرآن کریم کی یہ آیت سنی:

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ ہُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

ترجمہ کنزالایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہو گی۔ (پ20، العنکبوت: 1-2)

یہ سن کر میرا جسم کانپنے لگا۔ چند دن بعد میں نے خواب دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم پر ریشم کا بہترین لباس اور سر پر تاج تھا۔ میں نے پوچھا:

" مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ(یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا) ؟"آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل فرمایا لیکن میں تین دن تک غمزدہ اور پریشان رہا۔" میں نے پوچھا:"آپ پریشان کیوں ہوئے ؟" فرمایا :" میں نے دیکھا کہ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میرے قریب سے گزرے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنا رخِ زیبا مجھ سے پھیر لیا۔"میں نے عرض کی:"یارسول اللہ عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم !کیا مجھے حق کی خاطر قتل نہ کیا گیا؟" حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:" بے شک تو حق کی خاطر شہید ہوا لیکن تجھے ایک ایسے شخص نے شہید کیا جو میرے اہل بیت سے ہے ،میں نے حیاء کی وجہ سے تجھ سے منہ پھیر لیا۔"

احمد بن علی بن ثابت فرماتے ہیں:"حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ الرحمۃ اللہ القوی کا سر اقدس بغداد میں اور بقیہ جسم "سُرَّ مَنْ رَاٰی" میں چھ سال تک لٹکا رہا۔ چھ سال بعد جسمِ مبارک اور سرِ اقدس کو ایک ساتھ دفن کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ اقدس بغداد شریف کی مغربی جانب واقع ہے۔ (عیون الحکایات جلد۔ا۔ص ۴۰۱۔۴۰۲)

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو..اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ایمان، اسلام، احسان

شریعت: نبی ﷺ کے افعال سے بنی ہے۔ طریقت: نبی ﷺ کے اقوال سے بنی ہے۔ معرفت: نبی ﷺ کے احوال سے بنی ہے۔ ایمان: اعتقاد کا نام ہے۔ اسلام: اعتقاد و اعمال کے مجموعے کا نام ہے۔ احسان: اعتقاد و اعمال و احوال کے مجموعے کا نام ہے۔ (حوالہ حدیث جبرئیل)

واقعہ (۲۶)

اچھے اشعار بخشش کا ذریعہ بن گئے

حضرتِ سیّدُنا محمد بن نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:" ابونوّاس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق میرے قریبی دوست تھے ہم ایک ہی علاقے میں رہا کرتے تھے۔ پھر وہ دوسرے شہر چلے گئے اور آخری عمر تک ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ایک دن اطلاع ملی کہ ابونوّاس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس خبر نے مجھے بہت غمگین کیا، میں بہت زیادہ پریشان تھا، اسی حال میں مجھے اونگھ آگئی۔ میں نے ابونوّاس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کو دیکھا تو پکار کر کہا:"ابو نو اس ؟" انہوں نے کہا:" یہاں کُنیّت نہیں۔" میں نے کہا:"آپ حسن بن ہانی ہیں؟"کہا:"ہاں۔" میں نے پوچھا:" مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کہا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے میرے ان چند اشعار کی وجہ سے بخش دیا جو میں نے اپنی موت سے کچھ دیر قبل کہے تھے۔"

حضرت سیّدُنا محمد بن نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"پھر میری آنکھ کھل گئی، میں فوراً ان کے گھر پہنچا۔ جب اہلِ خانہ نے مجھے دیکھا تو ان کا غم تازہ ہو گیا اور وہ بِلَک بِلَک کر رونے لگے۔ میں نے انہیں تسلی دی اور پوچھا:" کیا میرے بھائی ابو نواس علیہ رحمۃ اللہ الرزاق نے انتقال سے قبل کچھ اشعار لکھے تھے ؟" انہوں نے کہا:"ہمیں نہیں معلوم، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ موت سے قبل انہوں نے قلم، دوات اور ورق منگوائے تھے۔ میں نے کہا:" مجھے ان کی خوابگاہ (یعنی آرام کے کمرہ) میں جانے کی اجازت دو تا کہ ان اوراق کو ڈھونڈ سکوں۔" گھر والوں نے مجھے ان کی خوابگاہ تک پہنچایا۔ میں نے تکیہ ہٹا کر دیکھا تو وہاں کوئی چیز نہ ملی پھر دوبارہ تکیہ ہٹایا تو وہاں ایک پرچہ ملا جس پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

يَارَبِّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوْبِيْ كَثْرَةً   فَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ عَفْوَكَ اَعْظَمُ
اِنْ كَانَ لَايَرْجُوْكَ اِلَّامُحْسِنٌ   فَمَنِ الَّذِيْ يَدْعُوْوَيَرْجُو الْمُجْرِمُ
اَدْعُوْكَ رَبِّ كَمَااَمَرْتَ تَضَرُّعًا   فَاِذَا رَدَدتَّ يَدِيْ فَمَنْ ذَا يَرْحَمُ
مَالِيْ اِلَيْكَ وَسِيْلَةٌ اِلَّا الرِّجَا   وَجَمِيْلُ عَفْوِكَ ثُمَّ اِنِّيْ مُسْلِمُ

ترجمہ:(۱)۔۔۔۔۔اے میرے مالک ومولیٰ عَزَّوَجَلَّ! بے شک میرے گناہ بے شمار ہو گئے ، مگر میں جانتاہوں کہ تیرا عفو وکرم سب سے بڑھ کر ہے۔

(۲)۔۔۔۔۔اگر نیک لوگ ہی تجھ سے امید رکھ سکتے ہیں تو پھر مجرم کسے پکاریں ؟اور کس سے امید رکھیں؟۔

(۳)۔۔۔۔۔اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ !میں تیرے حکم کے مطابق گریہ وزاری کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں فریاد کرتاہوں اگر تُونے مجھے خالی ہاتھ لوٹا دیاتو پھر کون رحم کرے گا۔؟

(۴)۔۔۔۔۔تیری بارگاہ میں باریابی کے لئے میرے پاس امید اور تیرے عفو وکرم کے سوا کوئی وسیلہ نہیں پھر یہ کہ میں تجھے ماننے والا ہوں۔ (عیون الحکایات جلد۔۲۔ص ۳۵۔۳۶)

پیارے اسلامی بھائیو:اس حکایت میں ان شعراء کرام کے لئے مسرت کاسامان ہے جو قرآن وسنت کی روشنی میں اچھے اشعار(یعنی حمد الٰہی ،ثنائے مصطفی عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور نصیحت بھرے اشعار) لکھتے ہیں۔اوریقیناایسوں کے لکھے ہوئے اشعار پڑھنے اور سننے سے خوفِ خداعَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی لازوال دولت ملتی، حفاظتِ ایمان کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنتا اور نیک بننے کا جذبہ ملتاہے۔اس کی ایک مثال شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانئ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ کے لکھے ہوئے کلام بھی ہیں جو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے "وسائلِ بخشش" کے نام سے ہدیۃً خرید ے جاسکتے ہیں۔

رقص اور اشعار کا حکم

حضرت سیِّدُنا امام عزبن عبدُالسلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ السَّلَام سے عشقیہ اشعار سننے اور رقص کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ''رقص بدعت ہے اور کوئی ناقص العقل ہی اس کا عادی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ عورتوں کو ہی زیب دیتا ہے اور ان اشعار کے سننے میں کوئی حرج نہیں جو اُمورِ آخرت کی یاد دِلا کر عالی مرتبہ احوال پر اُبھارنے والے ہوں۔ بلکہ ایسے اشعار سننا اس وقت مستحب ہے جب کوئی فتور اور مردہ دلی کا شکار ہو۔ البتہ! جس کے دل میں بری خواہشات ہوں وہ محفلِ سماع میں حاضر نہ ہو کیونکہ یہ اس کی دِلی خواہشات کو مزید اُبھارے گا۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد ۲ ص ۷۵۷)

پانچ باتوں کو غنیمت جانو

بعض بزرگوں نے فرمایا: "اپنی زندگی میں پانچ چیزوں کو غنیمت جانو۔

(۱) اگر موجود رہو تو پہچانے نہ جاؤ۔ (۲) اگر غائب رہو تو تلاش نہ کئے جاؤ۔

(۳) اگر حاضر رہو تو تم سے مشورہ نہ کیا جائے۔ (۴) اگر تم کوئی بات کہو تو اس کو قبول نہ کیا جائے۔ (۵) اگر تم کوئی اچھا عمل کر بیٹھو تو خود پسندی میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

مزید پانچ چیزوں کی وصیت کرتے ہیں

(۱) اگر تم پر ظلم ہو تو تم ظلم نہ کرو۔ (۲) اگر تمہاری تعریف کی جائے تو تم خوش نہ ہو۔

(۳) اگر تمہاری برائی بیان کی جائے تو تم پریشان نہ ہو۔ (۴) اگر تمہیں جھٹلایا جائے تو تم غصے میں نہ آؤ۔ (۵) اگر تمہارے ساتھ خیانت ہو جائے تو تم خیانت نہ کرو۔" (آنسوں کا دریا ص ۲۷۵)

واقعہ (۲۷)

مغفرت کا سبب

حضرتِ ابو بَکْر صَیْدَلَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی سے منقول ہے، میں نے سُلَیْم بن عمّار علیہما رحمۃ اللہ الغفار کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنے والد منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور کو بعدِ وصال خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" انہوں نے جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی بارگاہ میں بلایا اور فرمایا: "اے بد عمل بُڈھے! تو جانتا ہے ہم نے تجھے کیوں بخشا؟" میں نے کہا: " اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں نہیں جانتا۔" فرمایا: " ایک دن تو نے اجتماع میں بیان کیا اور اہل اجتماع کو رُلا دیا، اس اجتماع میں ہمارا ایک ایسا بندہ بھی موجود تھا جو ہمارے خوف سے کبھی نہ رویا تھا، تمہارا بیان سن کر وہ بھی میرے خوف سے رونے لگا۔ پس میں نے اس کی، تمہاری اور تمام شرکاءِ اجتماع کی مغفرت فرمادی۔"

ایک روایت میں اس طرح منقول ہے کہ کسی نے انتقال کے بعد حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار علیہما رحمۃ اللہ الغفار کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" کہا: " میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے ان تین سو ساٹھ (360) اجتماعات کے متعلق پوچھا جن میں، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کی تھی، پھر ارشاد فرمایا: " اے منصور! ہم نے تمہاری تمام خطائیں اور گناہ معاف کر دیئے۔ کھڑے ہو جاؤ! جس طرح زمین میں تم ہماری پاکی بیان کرتے تھے اسی طرح آسمان والوں کے سامنے ہماری پاکی بیان کرو۔ (عیون الحکایات جلد۔ ۲۔ ص ۱۲۴۔۱۲۵)

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا	جے اک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاوے میرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ نیک اجتماعات میں شرکت کرنا کتنی سعادت کی بات ہے۔ نہیں معلوم کس لمحے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت برسے اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جگہ بہ جگہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں ۔ ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد اپنے اپنے شہرو ں میں ہونے والے دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی ۔ امیر اہلسنت کے سنتوں بھرے بیان کی ایک مدنی بہار ملاحظہ ہو:

بیان کی برکت سے قادیانی پروفیسر مسلمان ہو گیا

ایک مرتبہ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں ایک مکتوب پہنچا جس میں کسی پروفیسر نے کچھ اس طرح سے لکھا تھا کہ میں قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہوں اور ایک بڑے عہدے پر فائز ہوں، میں اب تک 70 مسلمانوں کو گمراہ کرکے قادیانی بنا چکا ہوں۔ سردار آباد (فیصل آباد) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں تنقیدی ذہن لے کر شریک ہوا لیکن آپ کا بیان سن کر دل کی دنیا زیر و زبر ہو گئی پھر کسی مبلغ نے آپ کے بیانات کی کیسیٹیں تحفے میں دیں۔ دل کی کیفیات تو ایک بیان سن کر ہی بدل چکی تھیں مگر جب دیگر کیسٹیں سنیں تو لرز اٹھا اور ساری رات روتا رہا، اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟" امیر اہل سنت نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بلا تاخیر مکتوب روانہ فرمایا کہ فوراً توبہ کرکے اسلام قبول کر لیجئے اور جتنے مسلمانوں کو (معاذاللہ عزوجل) مرتد کیا ہے انہیں مسلمان بنانے کی کوئی صورت نکالئے۔" الحمدللہ عزوجل! جب یہ مکتوب اس پروفیسر تک پہنچا تو آپ کی انفرادی کوشش کی برکت سے اس نے فوراً توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔ اس پروفیسر اسلامی بھائی کے باپ اور خاندان والوں نے اس پر بہت سختیاں کیں لیکن وہ ثابت قدم رہے اور بیوی بچوں سمیت

باب المدینہ (کراچی) میں امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اسلام کا اظہار بھی کیا۔ امیر اہل سنت کے بیان سننے کی برکت سے آخرِ کار اس کے پورے خاندان کو قادیانی مذہب سے نجات حاصل ہوئی اور وہ دامنِ اسلام سے وابستہ ہو گئے۔

(انفرادی کوشش ص ۱۱۱)

بہترین شوہر وہ ہے!

(۱) جو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی' خوش خلقی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے! (۲) جو اپنی بیوی کے حقوق کو ادا کرنے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کرے! (۳) جو اپنی بیوی کا اس طرح ہو کر رہے کہ کسی اجنبی عورت پر نگاہ نہ ڈالے۔ (۴) جو اپنی بیوی کو اپنے عیش و آرام میں برابر کا شریک سمجھے۔ (۵) جو اپنی بیوی پر کبھی ظلم اور کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کرے۔ (۶) جو اپنی بیوی کے تند مزاجی اور بد اخلاقی پر صبر کرے۔ (۷) جو اپنی بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرے۔ (۸) جو اپنی بیوی کی مصیبتوں، بیماریوں اور رنج و غم میں دل جوئی، تیمارداری اور وفاداری کا ثبوت دے۔ (۹) جو اپنی بیوی کو پردہ میں رکھ کر عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔ (۱۰) جو اپنی بیوی کو دینداری کی تاکید کرتا رہے اور شریعت کی راہ پر چلائے۔ (۱۱) جو اپنی بیوی اور اہل و عیال کو کما کما کر رزق حلال کھلائے۔ (۱۲) جو اپنی بیوی کے مَیکا والوں اور اسکی سہیلیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے۔ (۱۳) جو اپنی بیوی کو ذلت و رسوائی سے بچائے رکھے۔ (۱۴) جو اپنی بیوی کے اخراجات میں بخیلی اور کنجوسی نہ کرے۔ (۱۵) جو اپنی بیوی پر اس طرح کنٹرول رکھے کہ وہ کسی برائی کی طرف رخ بھی نہ کر سکے۔ (جنتی زیور ص ۸۴۔۸۵)

واقعہ (۲۸)

خِلال کا وبال

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی پھر ستر سال عبادتِ الٰہی میں شب و روز لگا رہا، دن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا کسی سایہ کے نیچے آرام نہ کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا۔ جب وہ مر گیا، اس کے بعض بھائیوں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی خدا عزوجل نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا کہ خدا عزوجل نے میرا حساب لیا پھر سب گناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خلال کیا تھا، اس کے سبب میں آج تک جنت سے محبوس (روکا ہوا) ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل خوفھم مما للعباد علیھم ص۵۸) اخلاق الصالحین ص 59.60

گیہوں کا دانہ توڑنے کا اُخروی نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور توکیجئے! ایک تنکا جنَّت میں داخِلے سے مانِع (یعنی رکاوٹ) ہو گیا! اور اب معمولی لکڑی کے خِلال کی تو بات ہی کہاں ہے۔ بعض لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت عنایت فرمائے۔ آمین۔ ایک اور عبرتناک حکایت ملاحَظہ فرمایئے جس میں صرف ایک گیہوں کے دانے کے بِلا اجازت کھانے کے نہیں صرف توڑ ڈالنے کے اُخروی نقصان کا تذکرہ ہے۔ چُنانچِہ منقول ہے کہ ایک شخص کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِک؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، لیکن حساب وکتاب ہوا یہاں تک کہ اس دن کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ گچھ

ہوئی جس روز میں روزے سے تھا اور اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا جب افطار کا وَقت ہوا تو میں نے گیہوں کی ایک بوری میں سے گیہوں کا ایک دانہ اٹھالیا اور اس کو توڑ کر کھانا ہی چاہتا تھا کہ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ یہ دانہ میرا نہیں، چُنانچِہ میں نے اُسے جہاں سے اٹھایا تھا فوراً اسی جگہ ڈال دیا۔ اور اس کا بھی حساب لیا گیا یہاں تک کہ اس پَرائے گیہوں کے توڑے جانے کے نقصان کے بقدر میری نیکیاں مجھ سے لی گئیں

(مرقاۃُ المَفاتیح ج۸ ص۸۱۱، تحت الحدیث ۵۰۸۳)

سات سو باجماعت نمازیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک پَرایا گیہوں بِغیر اجازت توڑ دینا بھی نقصانِ قیامت کا سبب ہو سکتا ہے۔ اب صِرف گیہوں کا دانہ توڑنے یا کھاجانے ہی کی کہاں بات ہے۔ آج کل توکئی لوگ بِغیر دعوت کے دوسروں کے یہاں کھانا ہی کھا ڈالتے ہیں! حالانکہ بِغیر بلائے کسی کی دعوت میں گُھس جانا شرعاً منع ہے۔ ابوداؤد شریف کی حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: "جو بِغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گُھسا اور غارتگری کر کے نکلا۔" (سُنَنِ اَبی داوٗد ج۳ ص۳۷۹ حدیث ۳۷۴۱) نیز آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہو گا لیکن قِیامت میں بَہُت مہنگا پڑ جائے گا۔ اے لوگوں کا قرضہ دبالینے والو! کان کھول کر سنو! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں: "جو دنیا میں کسی کے تقریباً تین پیسے دَین(یعنی قرض) دبا لے گا بروزِ قیامت اس کے بدلے سات سو باجماعت نمازیں دینی پڑ جائیں گی۔" (فتاوٰی رضویہ ج۲۵ ص۶۹) جی ہاں! جو کسی کا قرضہ دبالے وہ ظالم ہے اور سخت نقصان وخُسران میں ہے۔ حضرت سیِّدُنا سُلَیمان طَبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اپنے مجموعۂ حدیث ،"طَبرانی "میں نَقْل کرتے ہیں: سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا جس کا مفہوم ہے:۔ "ظالم کی نیکیاں مظلوم کو، مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔"

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۴ص۱۴۸ حدیث ۳۹۶۹ داراحیاء التراث العربی بیروت)

مُفلِس کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مُسلِم بن حَجّاج قُشَیری علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنے مشہور مجموعۂ حدیث "صَحِیحُ مُسلِم" میں نَقل کرتے ہیں: سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بیکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار جنابِ احمد مختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِستِفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفلِس کون ہے؟ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم وسامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: "میری اُمّت میں مُفلِس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذِمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔"

(صَحِیحُ مُسلِم ص۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۱ دار ابن حزم بیروت)

لرز اٹھو!

اے نمازیو! اے روزہ دارو! اے حاجیو! اے پوری زکوٰۃ ادا کرنے والو! اے خیرات و حسنات میں حصّہ لینے والو! اے نیک صورت نظر آنیوالے مالدارو! ڈر جاؤ! لرز اٹھو! حقیقت میں مفلس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصَدَقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجُود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! جن کو کبھی گالی دیکر، کبھی بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کرکے، ذلیل کرکے، مار پیٹ کرکے، عارِیَّتاً چیزیں

لے کر قصداً واپَس نہ لوٹا کر، قرض دبا کر، دل دکھا کر ناراض کر دیا ہوگا وہ اُس کی ساری نیکیاں لے جائیں گے اور نیکیاں ختم ہو جانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھا کر واصِلِ جہنَّم کر دیا جائے گا۔" صحیح مسلم شریف" میں ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: "تم لوگ حُقُوق، حق والوں کے سپرد کر دو گے حتّٰی کہ بے سینگ والی کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔"(صحیح مُسلِم ص ۱۳۹۴ حدیث ۲۵۸۲)

مطلب یہ کہ اگر تم نے دنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو لامَحالہ (یعنی ہر صورت میں) قِیامت میں ادا کروگے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔"مراٰۃ شرحِ مشکوۃ" میں ہے: "جانور اگرچِہ شرعی احکام کے مکلَّف نہیں ہیں مگر حُقُوقُ العِباد جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔"(مراٰۃ ج ٦ ص ٦٧٤) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والے حضرات حُقُوقُ العِباد کے بظاہِر معمولی نظر آنے والے مُعامَلات میں بھی ایسی احتیاط کرتے ہیں کہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ چُنانچِہ:

آدھا سیب

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک باغ کے اندر نَہر میں سیب دیکھا، اٹھایا اور کھالیا۔ کھاتے تو کھالیا مگر پھر پریشان ہوگئے کہ یہ میں نے کیا کیا! میں نے اس کے مالِک کی اجازت کے بِغیر کیوں کھایا! چُنانچِہ تلاشتے ہوئے باغ تک پہنچے، باغ کی مالِکہ ایک خاتون تھیں، ان سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معذِرت طلب فرمائی، اُس نے عرض کی: یہ باغ میرا اور بادشاہ کا مُشترکہ ہے، میں اپنا حق مُعاف کرتی ہوں لیکن بادشاہ کا حق مُعاف کرنے کی مَجاز نہیں۔ بادشاہ بَلخ میں تھا لہٰذا سیِّدُنا ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ نے آدھا سیب مُعاف کروانے کیلئے بَلْخ کا سفر اختیار کیا اور مُعاف کروا کر ہی دم لیا۔(رحلۃ ابن بطوطہ ج ۱ ص ۳۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں بِغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جانے والوں، سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چپ چاپ کچھ نہ کچھ اٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لینے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بِغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قِیامت کے روز پکڑے گئے تو کیا بنے گا؟

بُردباری ہر درد کا علاج ہے

کسی دانا(عقل مند) کی زوجہ بہت بد اخلاق تھی ایک مرتبہ اس کا ایک دوست ملاقات کے لئے آیا۔ جب کھانا رکھا گیا تو اس دانا شخص کی اَہلیہ اپنے شوہر کو گالیاں دیتے ہوئے کھانا اٹھا کر لے گئی اس کے دوست نے یہ منظر دیکھا تو اسے بہت غصہ آیا۔ چنانچہ، وہ ناراض ہو کر وہاں سے چلا گیا، دانا شخص اس کے پیچھے گیا اور کہا: ”کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ہم تمہارے گھر کھانا کھا رہے تھے اچانک ایک مرغی دستر خوان پر گری جس نے سارا کھانا خراب کر دیا تھا لیکن ہم میں سے کسی کو بھی اس پر غصہ نہ آیا۔ “دوست نے کہا:”ہاں ایک دن واقعی ایسا ہوا تھا۔ “دانا شخص نے کہا: ”بس میری عورت کے عمل کو بھی اس مرغی کے عمل کی طرح سمجھ لو۔“ یہ سن کر اس کا غصہ ختم ہو گیا وہ واپس اپنے دوست کے ساتھ آیا اور کہا: ”حلم (بُرد باری) **ہر درد کا علاج اور شفا ہے۔**“(احیاء العلوم ۳/۲۲۱)

واقعہ (۲۹)

ناپ تول میں کمی کا وبال

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کیال جو کہ غلہ جات کا ماپنے والا تھا اس نے اس کام سے توبہ کی اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوا جب وہ مر گیا تو اس کے بعض احباب نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا کہ میرے ماپ میں (یعنی اس ٹوپا میں جس سے غلہ ماپتا تھا) کچھ مٹی سی بیٹھ گئی تھی۔ جس کا میں نے کچھ نہ کیا تو ہر ٹوپا ماپنے کے وقت بقدر اس مٹی کے کم ہو جاتا تھا تو میں اس قصور کے سبب معرض عتاب میں ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص۵۸ اخلاق الصالحین ص ۶۰

ناپ تول میں کمی کرنے کے متعلق آیاتِ قرآنی

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں تک ہو سکے اس گناہ سے بچتے رہو کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے اس فرمان میں تمہیں اس سے باز رہنے کا حکم دیا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

ترجمہ کنز الایمان: ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ (پ12، ھود: 85)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

ترجمہ کنز الایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔(پ30، المطففین:1 تا3)

شانِ نزول

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب مدینہ طیّبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے، بالخصوص ایک شخص ابوجہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا، اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔

میرے اسلامی بھائی! مسلمانوں کے کسی حق کو دبالینے پر خوش مت ہونا کیونکہ خیانت کی موجودگی میں برکت باقی نہیں رہتی اور تھوڑا سا حرام بہت سارے حلال کو برباد کر دیتا ہے۔ اور اے بھائی! اگر تم ایک درہم کی خیانت کرو گے تو شیطان ملعون تمہارے ساتھ ستر درہموں میں خیانت کریگا۔

کم تولنے والوں کی مذمت احادیث میں

(۱)۔۔۔۔۔حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:"اے گروہ مہاجرین! جب تم پانچ خصلتوں میں مبتلا کر دیئے جاؤ اور میں اللہ عزوجل سے تمہارے اِن میں مبتلا ہونے سے پناہ مانگتا ہوں:(۱)جب کسی قوم میں فحاشی ظاہر ہوئی اور انہوں نے اعلانیہ اس کا اِرتکاب کیا تو ان میں طاعون اور ایسی بیماری پھیل گئی جو ان کے پہلے لوگوں میں نہ تھی۔(۲)انہوں نے ماپ تول میں کمی کی تو قحط سالی میں مبتلا ہو گئے اور سخت بوجھ اور بادشاہ کے ظلم کا شکار ہو گئے (۳)انہوں نے اپنے مال کی

زکوٰۃ نہ دی تو آسمان سے بارش روک دی گئی اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی (۴)انہوں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا عہد توڑا تو اللہ عزوجل نے ان پر دشمن مُسلَّط کر دیئے جنہوں نے ان سے وہ سب لے لیا جو کچھ ان کے قبضہ میں تھا اور (۵)ان کے حکمرانوں نے اللہ عزوجل کے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کیا اور اللہ عزوجل کے قانون میں سے کچھ لیا اور کچھ چھوڑ دیا تو اللہ عزوجل نے اُن کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا۔" (سنن ابن ماجۃ، ابواب الفتن، باب العقوبات، الحدیث: ۴۰۱۹، ص۲۷۱۸)

(۲)۔۔۔۔۔۔حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بیچنے والے کے پاس سے گزرتے ہوئے یہ فرمارہے تھے: "اللہ عزوجل سے ڈر! اور ماپ تول پورا پورا کر! کیونکہ کمی کرنے والوں کو میدانِ حشر میں کھڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کا پسینہ ان کے کانوں کے نصف تک پہنچ جائے گا۔" (تفسیر البغوی، سورۃ المطففین، تحت الآیۃ:۳، ج۴، ص۴۲۸)

آگ کے دو پہاڑ

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "میں ایک مرتبہ اپنے پڑوسی کے پاس گیا اس حال میں کہ اس پر موت کے آثار نمایاں تھے اور وہ کہہ رہا تھا: "آگ کے دو پہاڑ، آگ کے دو پہاڑ۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے اس سے پوچھا: "کیا کہہ رہے ہو؟" تو اس نے بتایا: "اے ابو یحیی! میرے پاس دو پیمانے تھے، ایک سے دیتا اور دوسرے سے لیتا تھا۔" حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "میں اٹھا اور ایک پیمانے کو دوسرے پر (توڑنے کی خاطر) مارنے لگ گیا۔" تو اس نے کہا: "اے ابو یحیی! جب بھی آپ ایک کو دوسرے پر مارتے ہیں معاملہ زیادہ شدید اور سخت ہو جاتا ہے۔" پس وہ اسی مرض میں مر گیا۔"

کسی نیک بزرگ کا قول ہے:"ہر تولنے اور ماپنے والے پر آگ پیش کی جائے گی کیونکہ کوئی نہیں بچ سکتا سوائے اس کے جسے اللہ عزوجل بچائے۔"

(جہنم میں لے جانے والے اعمال جلد اول ص ۷۸۰)

شاگرد کے آداب

طالب علم کے لئے آداب و فرائض تو بہت ہیں لیکن اِنہیں سات اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلا ادب: سب سے پہلے اپنے نفس کو برے اخلاق سے پاک کرے۔

دوسرا اَدب: دنیاوی معاملات میں اپنی مشغولیت کم کرے اور اپنے وطن سے دور رہے۔

تیسرا اَدب: طالب علم اپنے علم پر تکبر نہ کرے اور نہ اپنے استاد پر حکم چلائے۔

چوتھا اَدب: طالب علم لوگوں کے اختلاف میں غور وخوض کرنے سے احتراز کرے۔

پانچواں اَدب: طالب علم پسندیدہ علم کے فنون میں سے کوئی فن نہ چھوڑے۔

چھٹا اَدب: طالب علم کو چاہے کہ وہ اہم علم کی طرف مشغول ہو اور وہ علم آخرت ہے یعنی علم معاملہ اور علم مکاشفہ۔

ساتواں ادب: طالب علم کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے باطن کو ان چیزوں سے آراستہ کرے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور مقربین میں سے ملاء اعلیٰ (یعنی عالمِ ارواح) کے قریب لے جاتی ہوں اور اپنے علم و فضل سے حکومت، مال اور مرتبہ کی خواہش نہ کرے۔

(لباب الاحیاء ص ۳۲)

واقعہ (۳۰)

زبان کادرست استعمال

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی وفات کے بعد لوگوں نے دیکھا اور پوچھا کہ اے امیر المومنین ! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اپنی زبان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس زبان نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں گرایا ہے تو "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی سے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا تھا۔ تو اسی زبان نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔ (احیاء العلوم ج۴ ص۴۳۱) (آئینۂ عبرت ص۷۷۔۷۸)

میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت اپنے رسالہ میٹھے بول میں فرماتے ہیں:

گوشت کی چھوٹی سی بوٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زَبان اگرچِہ بظاہر گوشت کی ایک چھوٹی سی بوٹی ہے مگر یہ خدائے رحمن عزوجل کی عظیم الشان نعمت ہے۔ اِس نعمت کی قدر تو شاید گونگا ہی جان سکتا ہے۔ زَبان کا دُرُست استِعمال جنَّت میں داخِل اور غَلَط استِعمال جہنَّم سے واصِل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی بدترین کافر بھی دل کی تصدیق کے ساتھ زَبان سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰه صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھ لے تو کفر و شرک کی ساری گندگی سے پاک ہو جاتا ہے اس کی زَبان سے نکلا ہوا یہ کَلِمۂ طیِّبہ اس کے گزشتہ تمام گناہوں کے مَیل کُچیل کو دھوڈالتا ہے۔ زَبان سے ادا کئے ہوئے اس کلمۂ پاک کے باعِث وہ گناہوں

سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ یہ عظیم مَدَنی اِنقلاب دل کی تائید کے ساتھ زَبان سے ادا کئے ہوئے کلمے شریف کی بدولت آیا۔

ہربات پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

اے کاش! ہم بھی اپنی زَبان کا صحیح اِستِعمال کرنا سیکھ لیں۔ اللہ ورسول عزوجل و صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی مرضی کے مطابق اگر زَبان کو چلایا جائے تو جنَّت میں گھر تیّار ہو جائیگا۔ اس زَبان سے ہم تلاوتِ قرآن پاک کریں، ذکرُ اللہ عزوجل کریں، دُرُود و سلام کا وِرد کریں، خوب خوب نیکی کی دعوت دیں تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ مُکاشَفۃُ القُلُوب میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیم اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بار گاہِ خداوندی عزوجل میں عرض کی: اے ربِّ کریم عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے اور اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اُس شخص کا بدلہ کیا ہو گا؟ فرمایا: "میں اس کے ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔" (مکاشفۃُ القلوب ص۴۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مغفِرت کی بِشارت

اِس زَبان سے تِلاوتِ قرآنِ پاک کیجئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصِل کیجئے۔ چُنانچِہ "روحُ البیان" میں یہ حدیثِ قُدسی ہے: جس نے ایک بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر (یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ختمِ سورۃ تک) پڑھا تو تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بَخش دیا، اس کی تمام نیکیاں قَبول فرمائیں اور اس کے گناہ مُعاف کر دیئے اور اس کی زَبان کو ہر گز نہ جلاؤں گا اور اس کو عذابِ قبر، عذابِ نار، عذابِ قِیامت اور بڑے خوف سے نَجات دوں گا۔

(روح البیان ج ا ص ۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ملانے کا مزیدواضح طریقہ سماعت فرما لیجئے: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ-الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ---- (سورۃ پوری کیجئے)

حُوریں پانے کا عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تھوڑی سی زَبان چلایئے، اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡم کہہ لیجئے اور جنَّت کی حوریں حاصِل کیجئے چُنانچِہ "رَوضُ الرَّیاحِین" میں ہے: ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چالیس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، ایک بار دعا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری رَحمت سے مجھے جو کچھ جنّت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھادے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یک دم محراب شَق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جمیلہ حُور بر آمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنَّت میں مجھ جیسی سو حوریں عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی سو سو خادِمائیں اور ہر خادِمہ کی سو سو کنیزیں ہونگی اور ہر کنیز پر سو سو ناظِمائیں (یعنی انتِظام کرنے والیاں) ہونگی۔ یہ سُن کر وہ بُزُرگ خوشی کے مارے جھوم اٹھے اور سُوال کیا: کیاکسی کو جنَّت میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اِتنا تو ہر اُس عام جنّتی کو ملے گا جو صبح و شام اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡم پڑھ لیا کرتا ہے۔ (رَوضُ الرَّیاحِین ص ۵۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دیوانے ہوجاؤ!

اِس زَبان کو ہر وَقت ذِکرُاللہ عزوجل سے تر رکھئے اور ثواب کا خزانہ لوٹئے، سرکارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اِس کثرت کے ساتھ ذِکرُاللہ عزوجل کیا کرو کہ لوگ دیوانہ کہنے لگیں۔

(اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحاکِم ج ۲ ص ۱۷۳ حدیث ۱۸۸۲ دارالمعرفۃ بیروت)

ایک اور حدیثِ پاک میں فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ کا اتنی کثرت سے ذکر کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔"

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانِی ج ۱۲ ص ۱۳۱ حدیث ۱۲۷۸۶ داراحیاء التراث العربی بیروت)

دَرَخت لگا رہا ہوں

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو زَبان کا کتنا پیارا استعمال بتایا آپ بھی سنئے اور جھومئے چُنانچِہ "ابنِ ماجہ" کی روایت میں ہے، (ایک بار) مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہیں تشریف لے جارہے تھے حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مُلاحَظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ اِستِفسار فرمایا: "کیا کر رہے ہو؟" عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: "میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَاللہُ اَکْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے عوض (عِ۔وَض۔یعنی بدلے) جنَّت میں ایک دَرَخت لگ جاتا ہے۔ (سُنَن ابن ماجہ ج ۴ ص ۲۵۲ حدیث ۳۸۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں چار کلمے ارشاد فرمائے گئے ہیں: (۱) سُبْحٰنَ اللہ (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳) لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ (۴) اَللہُ اَکْبَر یہ چاروں کلمات پڑھیں تو جنّت میں چار درخت لگائے جائیں اور کم پڑھیں تو کم۔ مَثَلاً اگر سُبْحٰنَ اللہ کہا تو ایک درخت۔ ان کلمات کو پڑھنے کیلئے زَبان چلاتے جایئے اور جنّت میں خوب خوب درخت لگواتے جایئے۔ عُمر را ضائِع مَکُن در گفتگو ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو کُن ذِکرِ اُو

(یعنی فالتو باتوں میں عمرِ عزیز ضائع مت کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر، ذکر اللہ کر)

۸۰ برس کے گُناہ مُعاف

اِسی طرح زَبان کا ایک استِعمال یہ بھی ہے کہ دُرُود و سلام پڑھتے رہئے اور گناہ بخشواتے رہئے جیسا کہ دُرِّ مختار میں ہے: "جو سرکارِنامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قَبول ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اَسی (۸۰) برس کے گناہ مٹا دے گا۔" (دُرِّ مختار ج۲ ص۲۸۴ دارالمعرفۃ بیروت)

قُربِ الٰہی عزوجل پانے کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ " اللہ عزوجل نے اپنے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جب تم حظیرۂ قدس (یعنی جنت) میں رہنا چاہو تو دنیا سے کنارہ کش ہو جاؤ اور اس طرح غمگین اور تنہا ہو جاؤ جیسے تنہا رہ جانے والا پرندہ چٹیل زمین میں سایہ پانے والی جگہ پر ہوتا ہے، وہ چشموں کے پانی پر آتا اور درختوں سے پھل کھاتا ہے اور جب رات ہو جاتی ہے تو دیگر پرندوں سے ڈرتا ہوا تنہا چھپ جاتا ہے اور اپنے رب عزوجل سے اُنس حاصل کرتا ہے۔"

بیمار دل کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے

قلب کا جلاء تین چیزوں سے ہوتا ہے: (۱) ذکر اللہ۔ (۲) تلاوتِ قرآن۔ (۳) رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھنا اور تمام اذکار سے بہتر ذکر کلمۂ توحید ہے۔

حضرتِ ابرہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیمار قلب کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے: (۱) تلاوتِ قرآن لیکن تدبیر کے ساتھ۔ (۲) پیٹ کو طعام سے خالی رکھنے سے۔ (۳) رات کو نوافل کا قیام۔ (۴) سحر کے وقت تضرع الی اللہ۔ (۵) نیک بخت لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا۔ صاحبِ روح البیان فرماتے ہیں: اے سالک انہی عادات پر مواظبت کر امید ہے کہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے تمہیں مقامِ تزکیہ اور درجۂ کمال نصیب ہو جائے گا۔

(روح البیان ج۲ ص۷۴)

واقعہ (۳۱)

علم کی برکت سے مغفرت ہو گئی

حضرت اسمٰعیل بن ابی رجاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا میں نے سوال کیا کہ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور فرمایا اگر میں تجھے عذاب دینے کا ارادہ رکھتا تو یہ علم تجھے نہ دیتا۔ حضرت اسماعیل نے دوسرا سوال کیا کہ ابو یوسف (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کہاں ہیں جواب میں فرمایا ہم سے دودرجہ اوپر، پھر میں نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں سوال کیا فرمایا: وہ تو بہت ہی بلند اعلیٰ علیین میں ہیں۔

صاحبِ درمختار علامہ علاؤ الدین الحصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا اعلیٰ علیین میں ہونا قطعاً تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ آپ اس درجہ عابد و زاہد، متقی اور صاحب ورع تھے کہ چالیس سال تک آپ نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنے رب (عزوجل) کا سوبار خواب میں دیدار فرمایا، آپ نے اپنے آخری بار حج میں حِجَبَۃُ الْکَعْبَہ (محافظین کعبہ) سے کعبہ کے اندر داخل ہو کر اندرون عمارت کعبہ نماز ادا کرنے کی اجازت چاہی آپ اندر داخل ہوئے اور دوستونوں کے درمیان عالَمِ شوق میں صرف داہنے پیر پر کھڑے ہو کر بایاں پیر سیدھے پیر کے اوپر رکھ لیا یہاں تک کہ اسی حالت میں قرآن پاک نصف پڑھ لیا پھر رکوع و سجدہ کیا دوسری رکعت میں بائیں پیر پر کھڑے ہو کر داہنا پیر اٹھا کر بائیں پیر پر رکھا اور نصف آخر قرآن پاک ختم فرمایا، جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوئے تو بے ساختہ روتے ہوئے

اپنے رب (عزوجل) سے مناجات کی اور عرض کیا: اے میرے معبود! اس کمزور و ضعیف بندے نے تیرا کچھ بھی حقِ عبادت ادا نہیں کیا لیکن تیری معرفت حاصل کرنے میں حق معرفت ادا کیا پس تو اس کے حقِ عبادت کی ادائیگی میں نقصان کو اس کے کمال معرفت کے بدلے بخش دے۔ اس وقت خانہ کعبہ کے ایک گوشہ سے یہ غیبی آواز آئی: اے ابو حنیفہ! بے شک تو نے حقِ معرفت ادا کیا اور ہماری عبادت کی اور بہترین عبادت کی یقیناً ہم نے تیری مغفرت فرمادی اور اس کی بھی جس نے تیری اتباع کی اور جس نے تیرا مسلک اختیار کیا یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ تعالیٰ) سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اس بلند مقام پر کیسے پہنچے آپ (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی بخل نہیں کیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے استفادہ کرنے سے میں کبھی نہیں رکا۔

بہارِ شریعت۔ جلد ۳۔ حصہ ۱۹۔ ص ۱۰۴۰ "الدرالمختار"، المقدمۃ، ج ۱، ص ۱۲۰۔ ۱۲۷

علم اور علماء کا ثواب قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید فرقانِ حمید میں کئی مقامات پر علم کے فضائل بیان کئے گئے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے۔ (پ3، آل عمران:18)

اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے گواہی کی ابتداء اپنی ذات مقدس سے فرمائی پھر دوسرے درجہ میں ملائکہ اور تیسرے درجہ میں اہل علم کا ذکر فرمایا۔ اگرچہ ہمارے لئے علم کی فضیلت میں اللہ عزوجل کا یہی فرمان کافی تھا لیکن رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا،

(2) بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔ (پ21،العنکبوت: 49)

(۳) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (پ۲۲،سورہ فاطر: ۲۸)

(۴) يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور انکے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔ (پ28،المجادلہ: 11)

(۵) هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۹

ترجمۂ کنزالایمان: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ (پ23،الزمر: 9)

علم کے فضائل پر مشتمل احادیثِ مبارکہ

(۱)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والا اللہ عزوجل ہے۔ اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور اللہ عزوجل کا حکم آجائے۔" (صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا الخ، رقم ۷۱، ج۱، ص۴۲)

جبکہ طبرَانی شریف کی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ" میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ،"علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اوراللہ عزوجل سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔" (طبرانی، کتاب الاعتصام، رقم ۷۳۱۲، ج۱۹، ص۵۱۱)

(۲) ۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا"تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور انسان کے فقیہ ہونے کیلئے اللہ تعالی کی عبادت کرنا ہی کافی ہے اور انسان کے جاہل ہونے کے لئے اپنی رائے کو پسند کرنا ہی کافی ہے۔" (طبرانی اوسط، باب المیم، رقم ۸۶۹۸، ج۶، ص۲۵۷)

(۳) ۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا حُذَیفَہ بن یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ" علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ یعنی پرہیز گاری ہے۔" (طبرانی اوسط، رقم ۳۹۶۰، ج۳، ص۹۲)

(۴)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ مُعَاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، "علم حاصل کرو کیونکہ اللہ عزوجل کی رضا کے لیے علم سیکھنا خشیت، اسے تلاش کرنا عبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اوراس کی جستجو کرنا جہاد ہے اور لاعلم کو علم سکھانا صدقہ ہے اور اسے اہل پہ خرچ کرنا قربت یعنی نیکی ہے کیونکہ علم حلال اور حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے اور اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے اور وحشت میں باعث تسکین ہے اور سفر میں ہم نشین ہے اور تنہائی کا ساتھی ہے اور تنگدستی وخوشحالی میں راہنما ہے، دشمنوں کے مقابلے میں

ہتھیار ہے اور دوستوں کے نزدیک زینت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے قوموں کو بلندی وبرتری عطا فرما کر بھلائی کے معاملہ میں قائد اور امام بنا دیتا ہے پھر ان کے نشانات اور افعال کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو حرفِ آخر سمجھا جاتا ہے اور ملائکہ ان کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں اوران کو اپنے پرَوں سے چھُوتے ہیں اور ان کے لئے ہر خشک و تر چیز اور سمندر کی مچھلیاں اور جاندار اور خشکی کے درندے اور چوپائے استغفار کرتے ہیں کیونکہ علم جہالت کے مقابلہ میں دلوں کی زندگی ہے اور تاریکیوں کے مقابلہ میں آنکھوں کا نور ہے، علم کے ذریعے بندہ اخیار یعنی اولیاء کی منازل کو پالیتا ہے اور دنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اور علم میں غور وفکر کرنا روزوں کے برابر ہے اور اسے سیکھنا سکھانا نَماز کے برابر ہے، اسی کے ذریعہ صلہ رحمی کی جاتی ہے اور اسی سے حلال و حرام کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور یہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے اور خوش بختوں کو علم کا الہام کیا جاتا ہے جبکہ بد بختوں کو اس سے محروم کر دیا جاتا ہے۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، رقم ۸، ج ۱، ص ۵۲)

(۵)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا سَمُرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا "قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کو تولا جائے گا" اور ایک روایت میں ہے کہ "اور علماء کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائے گی۔"

(تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۱۹۰)

(۶)۔۔۔۔۔۔ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، کہ "اس علم کو قبض ہونے سے پہلے حاصل کرلو اور اس کے قبض ہونے سے مراد اس کا اٹھالیا جانا ہے۔" پھر رسولِ اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت اور بیچ کی انگلیاں ملا کر ارشاد فرمایا کہ " عالم اور متعلم خیر میں حصہ دار ہیں اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، رقم ۲۲۸، ج۱، ص ۱۵۰)

(۷)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ " اللہ عزوجل کے مجھے علم اور ہدایت کے ساتھ مبعوث کرنے کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو بنجر زمین کے ایک اچھے ٹکڑے پر برسی، جس نے اسے قبول کیا اور اس پانی سے گھاس اگائی اور بہت سے درخت لگائے اور وہاں کچھ خشک زمینیں ایسی تھیں جنہوں نے پانی کو روک لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے لوگوں کو نفع پہنچایا تو انہوں نے اسے پیا اور پلایا اور کاشت کاری کی اور یہی بارش جب زمین کے دوسرے ٹکڑے تک پہنچی جس کی سطح ہموار تھی جو نہ تو پانی روکتی تھی اور نہ ہی گھاس اگاتی تھی پس یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ عزوجل کا دین سیکھ کر دوسروں کو سکھایا اور جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس نے اسے نفع پہنچایا اور اس نے علم سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال ہے جس نے علم کے ذریعے بالکل بھی بلندی حاصل نہ کی اور نہ ہی اس ہدایت کو قبول کیا جو میرے ساتھ بھیجی گئی۔ (صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم ۷۹، ج۱، ص ۴۶، بتغیر قلیل)

(۸)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، "حسد (جائز) نہیں مگر دو آدمیوں سے، پہلا وہ شخص ہے جسے اللہ عزوجل نے مال عطا فرمایا اور اسے حق کے معاملہ میں خرچ کرنے پر مقرر کر دیا اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت عطا فرمائی اور وہ

اس کے مطابق فیصلہ کرے اور اسے دوسروں کو سکھائے۔" (صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم، ۷۳، ج۱، ص۴۳)

وضاحت

اس حدیث میں حسد سے مراد غِبْطَہ یعنی رشک ہے اور دوسرے کی نعمت کی اپنے لئے تمنا کرنا غبطہ کہلاتا ہے جبکہ اس کی نعمت کے زوال کی تمنا نہ کی جائے۔

(۹)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین وآسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، بیشک انبیاء علیہم السلام درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ نفوس قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں، تو جس نے اسے حاصل کرلیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء الخ، رقم ۲۲۳، ج۱، ص۱۴۵)

(۱۰)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ " اس امت کے علماء دو شخص ہیں ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تو اس نے وہ علم لوگوں کو سکھایا لیکن اس کے بدلے کسی شے کے حصول کا لالچ نہ کیا اور نہ ہی اس کے بدلے مال حاصل کیا اور یہ وہی شخص ہے جس کے لئے سمندر میں مچھلیاں اور خشکی میں چلنے والے جانور اور فضاء میں پرندے استغفار کرتے

ہیں اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالی نے علم عطا فرمایا اور اس نے اسے اللہ کے بندوں سے بخل کرتے ہوئے چھپایا اور لالچ کرتے ہوئے اس کے بدلے مال کمایا، یہ وہی شخص ہے جسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی اور ایک منادی نداء کریگا کہ،" یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تو اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بخل کرتے ہوئے روک لیا اور لالچی ہو کر اس کے ذریعے مال کمایا۔"اس کا حساب ختم ہونے تک اسی طرح نداء ہوتی رہے گی۔(طبرانی اوسط، باب المیم، رقم ۷۱۸۷، ج۵، ص ۲۳۷)

(۱۱)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ" اللہ عزوجل کے ذکر، اس کی پسندیدہ چیزوں نیز عالم اور علم سیکھنے والے کے علاوہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، رقم ۴۱۱۲، ج۴، ص ۴۲۸)

(۱۲)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا" بیشک زمین پر علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے بحر وبر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔" (مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۶۰۰، ج۴، ص ۳۱۴)

(۱۳)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں دو آدمیوں کا تذکرہ ہوا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر ہے۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا"بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے اور زمین وآسمان والے یہاں تک کہ سوراخوں میں چیونٹیاں اور سمندر میں مچھلیاں لوگوں کو خیر سکھانے والوں کی بھلائی کی خواہاں ہیں۔" (ترمذی،کتاب العلم،باب فضل الفقہ علی العبادۃ،رقم ۲۶۹۴،ج ۴،ص ۳۱۳)

زندگی کی تین قسمیں ہیں

زندگی کی تین قسمیں ہیں:(۱)دنیامیں زندگی۔(۲)دنیوی زندگی۔(۳)دنیاکی زندگی۔

دنیامیں زندگی ہر مؤمن کوحاصل ہے کہ یہ دنیامیں رہتاہے دنیااس میں نہیں رہتی۔

اور دنیاکی زندگی غافل کی ہے کہ دنیااس کے دل میں اتر جائے۔

اور دنیوی زندگی کفار کی ہے کہ دنیااس کی زندگی بن جاتی ہے۔

جیسے سمندر میں موتی بھی ہے مچھلی بھی اور پانی کی موج وبلبلے بھی،مگر موتی سمندر میں عارضی طور پر ہے پھر وہاں سے نکل کر شاہی تاج میں پہنچتاہے۔

مچھلی میں پانی سرایت کر گیاکہ پانی سے نکلتے ہی مر جاتی ہے۔

بلبلے کی زندگی عین پانی ہے۔

پس مؤمن دنیامیں موتی کی طرح رہتا ہے۔غافل مچھلی کی طرح رہتا ہے۔اور کافر بلبلے کی طرح رہتاہے۔(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۳۱۸۔۳۱۹)

واقعہ (۳۲)

غفلت کا شکار ہونے والے پر انفرادی کوشش

حضرت علی بن حسین علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی بہت زیادہ عبادت گزار تھا۔ وہ اس قدر نمازیں پڑھا کرتا کہ اس کے قدم سوج جاتے اور اتنا روتا کہ اس کی بینائی کمزور ہوگئی۔ ایک مرتبہ اس کے گھر والوں اور لوگوں نے مل کر اسے شادی کرنے کا مشورہ دیا۔ یہ سن کر اس نے ایک کنیز خریدلی۔ یہ کنیز نغمہ سرائی کی شوقین تھی لیکن اس عابد کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ ایک دن عابد اپنی عبادت گاہ میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ کنیز نے بلند آواز میں گانا شروع کردیا۔ گانے کی آواز سن کر عابد بے چین ہوگیا۔ اس نے عبادت میں لگے رہنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔ آخرِ کار کنیز اس سے کہنے لگی، " میرے آقا! تمہاری جوانی ڈھلنے کو ہے، تم نے عین جوانی میں دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیا، اب تو مجھ سے کچھ فائدہ اٹھالو۔" یہ بات سن کر عابد عبادت چھوڑ کر اس کے ساتھ لذتوں میں مشغول ہوگیا۔ جب اس کے بھائی کو یہ بات پتہ چلی تو اس نے اپنے بھائی کو (نیکی کی دعوت پر مشتمل) ایک خط لکھا،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط ایک مشفِق وناصح اور طبیب دوست کی طرف سے اس شخص کی طرف ہے جس سے حلاوتِ ذکر اور تلاوتِ قرآن کی لذت سلب ہوگئی، جس کے دل سے خشوع اور اللہ عزوجل کا خوف جاتا رہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک کنیز خریدی ہے جس کے بدلے اپنا، "حصۂ آخرت" بیچ دیا ہے،۔۔۔۔۔ تم نے کثیر کو قلیل کے بدلے اور قرآن کو نغمات کے بدلے بیچ دیا،۔۔۔۔۔ میں تمہیں ایسی شے سے ڈراتا ہوں جو لذّات کو توڑنے والی، شہوتوں کو ختم

کرنے والی ہے،۔۔۔۔۔۔جب وہ آئے گی تو تیری زبان گنگ ہو جائے گی، اعضاء کی مضبوطی رخصت ہو جائے گی اور تجھے کفن پہنایا جائے گا،۔۔۔۔۔۔ تیرے اہل وعیال اور پڑوسی تجھ سے وحشت کھائیں گے ،۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں اس چنگھاڑ سے ڈراتا ہوں جب لوگ بادشاہ جبار کی ہیبت سے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے ،۔۔۔۔۔۔ میرے بھائی !میں تمہیں اللہ عزوجل کے غضب سے ڈراتا ہوں۔" پھر یہ خط لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دیا۔ جب اس عابد کو یہ خط ملا وہ رقص وسرور کی محفل میں تھا۔ یہ خط پڑھتے ہی اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگا۔ وہ ساری لذت بھول کر اس محفل سے اٹھا اور شراب وغیرہ کے برتن توڑ دیئے۔ کنیز کو آزاد کرنے کے بعد قسم کھائی کہ اب نہ کھانا کھائے گا اور نہ ہی سوئے گا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو خط لکھنے والے بھائی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا،"مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ؟"تو اس نے جواب دیا،"اللہ عزوجل نے مجھے اس کنیز کے بدلے ایک جنتی کنیز (یعنی حور)عطا فرمائی ہے جو مجھے شرابِ طہور یہ کہہ کر پلاتی ہے کہ یہ اس کے بدلے میں پی لو جو تم نے دنیا میں چھوڑی تھی۔"

(کتاب التوابین، ص۲۵۸) انفرادی کوشش ص ۷۳۔۷۴۔۷۵

نیکی کی دعوت دینے کے دو طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے کی کوشش عموماً دو طرح سے کی جاسکتی ہے ۔(۱)اجتماعی کوشش،(۲) انفرادی کوشش

(i) اجتماعی کوشش:

سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کے ذریعے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی صورت میں اور کتابیں تحریر کرکے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانے (یعنی انہیں سمجھانے) کو اجتماعی کوشش کہتے ہیں۔

(ii) انفرادی کوشش:

چند (مثلاً ایک، دو یا تین) اسلامی بھائیوں کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی انہیں سمجھانے) کو انفرادی کوشش کہتے ہیں۔

انفرادی کوشش کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بانی دعوتِ اسلامی امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی فرماتے ہیں کہ، "دعوتِ اسلامی کا99,90فی صد کام انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی انفرادی کوشش، اجتماعی کوشش سے کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے کیونکہ بارہا دیکھا گیا کہ وہ اسلامی بھائی جو برسہا برس سے اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کر رہا تھا، اس نے دورانِ بیان دی جانے والی مختلف ترغیبات مثلاً پنج وقتہ نماز باجماعت پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے، سر پر عمامہ سجانے، چہرے پر داڑھی رکھنے، سنت کے مطابق سفید لباس پہننے، مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدنی قافلے میں سفر وغیرہ پر لبیک کہتے ہوئے ان کی نیت بھی کی مگر اس کے باوجود عملی قدم اٹھانے میں ناکام رہا۔ لیکن جب کسی نے اس سے ملاقات کر کے انفرادی کوشش کرتے ہوئے بالتدریج مذکورہ بالا امور کی ترغیب دی، تو وہ ان کا عامل بنتا چلا گیا۔ گویا اجتماعی کوشش کے ذریعہ لوہا گرم ہوا اور انفرادی کوشش کے ذریعے اس گرم لوہے پر چوٹ لگائی گئی۔

اسی طرح اجتماعی کوشش کے مقابلے میں ایک یا دو اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرنا بے حد آسان ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے بیان کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، جبکہ انفرادی کوشش ہر ایک کر سکتا ہے خواہ اسے بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ اس انفرادی کوشش کے نتیجے میں تنظیمی فوائد کے علاوہ ہمیں درجِ ذیل فضائل بھی حاصل ہوں گے۔ ان شاءاللہ عزوجل

انفرادی کوشش کے فضائل

(1) سورہ حم السجدۃ میں ہے،وَ مَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۳﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔"(پ۲۴۔حم السجدہ:۳۳)

(2) سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا،"اللہ عزوجل کی قسم !اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔" (سنن ابوداؤد،ج۲،ص۱۵۹)

(3) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین ﷺ نے فرمایا "نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔" (جامع ترمذی،کتاب العلم،باب ماجاءالدال علی الخیر الخ،ج۴،ص۳۰۵،رقم:۲۶۷۹)

(4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،"جس نے ہدایت وبھلائی کی دعوت دی تو اسے اِس بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی اور جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہو گا اور ان کے گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم،کتاب العلم،باب من سن حسنۃ الخ،ص۱۴۳۸،رقم:۲۶۷۴)

(5) حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی،"یااللہ عزوجل !جو اپنے بھائی کو بلائے،اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو اس کی جزاء کیا ہے؟" ارشاد فرمایا،"میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے۔"

(مکاشفۃ القلوب،باب فی الامر والمعروف،ص۴۸)

واقعہ (۴۳)

اپنے خوف کے سبب بخش دیا

ایک شخص کسی عورت پر فریفتہ ہو گیا۔ جب وہ عورت کسی کام سے قافلے کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئی تو یہ آدمی بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ جب جنگل میں پہنچ کر سب لوگ سو گئے تو اس آدمی نے اس عورت سے اپنا حالِ دل بیان کیا۔ عورت نے اس سے پوچھا، "کیا سب لوگ سو گئے ہیں؟" یہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوا کہ شاید یہ عورت بھی میری طرف مائل ہو گئی ہے چنانچہ وہ اٹھا اور قافلے کے گرد گھوم کر جائزہ لیا تو سب لوگ سو رہے تھے۔ واپس آکر اس نے عورت کو بتایا کہ، "ہاں! سب لوگ سو گئے ہیں۔" یہ سن کر وہ عورت کہنے لگی، "اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو، کیا وہ بھی اس وقت سو رہا ہے؟" مرد نے جواب دیا، "اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے، نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔" عورت نے کہا، "جو نہ کبھی سویا اور نہ سوئے گا، اور وہ ہمیں بھی دیکھ رہا ہے اگرچہ لوگ نہیں دیکھ رہے تو ہمیں اس سے زیادہ ڈرنا چاہے۔" یہ بات سن کر اس آدمی نے رب تعالیٰ کے خوف کے سبب اس عورت کو چھوڑ دیا اور گناہ کے ارادے سے باز آگیا۔

جب اس شخص کا انتقال ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا، "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟" تو اس نے جواب دیا، "اللہ تعالیٰ نے مجھے ترکِ گناہ اور اپنے خوف کے سبب بخش دیا۔"

(مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ص۱۱) جنت کی دو چابیاں ص ۱۴۵

اللہ عزوجل کے خوف سے گناہ ترک کر دینے والے کو دو جنتیں عطا ہوں گی

روایت ہے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر وعظ فرماتے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں میں نے کہا اگرچہ زنا کرلے اگرچہ چوری کرلے یارسول اللہ حضور نے پھر دوبارہ یہی فرمایا کہ اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں میں نے دوبارہ کہا یارسول اللہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے حضور نے پھر تبارہ فرمایا کہ اسے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں تیسری بار عرض کیا گیا کہ اگرچہ زنا وچوری کرے یارسول اللہ تو فرمایا اگرچہ ابو الدرداء کی ناک رگڑ جائے۔(احمد)

شرح

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن حدیث کے اس حصہ (اس کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو کوئی اس خوف سے گناہ چھوڑ دے یا توبہ کرتا رہے کہ کل مجھے رب کے سامنے حاضر ہونا ہے اور اعمال کا حساب دینا ہے اسے دو جنتیں عطا ہوں گی، ایک جنت خوف خدا کے عوض اور دوسری گناہ چھوڑ دینے کے عوض یا ایک جنت عدل کی، دوسری جنت رب کے فضل کی یا ایک جنت جسمانی، دوسری جنت جنانی و روحانی یا ایک جنت دنیا میں کہ اسے ہمیشہ قربِ الٰہی میسر ہو گا جس سے وہ خوش و خرم رہے گا۔ دوسری جنت آخرت میں، ان دو جنتوں کی بہت تفسیریں ہیں مگر صرف زبانی طور پر خوفِ الٰہی کا محض دعویٰ نہ ہو بلکہ عمل بھی ہو، رب تعالیٰ ہم کو اپنا وہ خوف نصیب کرے جو گناہ چھوڑا دے آمین۔ یہ وہ گوہر ہے جو بادشاہوں کے خزانوں میں نہیں ملتا۔

اور حدیث کے اس حصہ (اگرچہ زنا کرلے اگرچہ چوری کرلے) کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس سے پہلے اگرچہ چوری وزنا کرچکا ہو اگرچہ اس خوف کے بعد زنا و چوری کر بیٹھے تب بھی دو جنتیوں کا مستحق ہے۔ (مراۃ جلد۳ص۵۹۹)

گناہ کو ترک کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ مدینے کے سلطانِ، سردارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو اس کو مت لکھو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو اُس کا ایک گناہ لکھ لو۔ اور اگر وہ نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس نیکیاں لکھ لو۔" ایک اور روایت کے مطابق اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب، عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ملائکہ عرض کرتے ہیں: پروردگار! تیرا بندہ گناہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس بات پر خوب بصیرت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: "اس کا انتظار کرو، اگر یہ اس گناہ کو کرے تو اس کا گناہ لکھو اور اگر اس کو ترک کر دے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو، کیونکہ اس نے میری وجہ سے اِس گناہ کو ترک کیا ہے۔" (صَحِیح مُسلِم ص79 حدیث203،205)

اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ چھوڑنے کے ۳ فضائل

(۱)۔۔۔۔۔حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی حرام کام پر قادر ہو پھر اسے صرف اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا ہی میں جلد اس کا ایسا بدل عطا فرماتا ہے جو اس

حرام کام سے بہتر ہو۔(جامع الاحادیث ۴۳۔۹حدیث ۲۷۰۵۲)

(۲)۔۔۔۔۔حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص کو کسی عورت نے برائی کی دعوت دی اور وہ محض اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس سے باز رہا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔(معجم الکبیر بشر بن نمیر عن قاسم ۲۴۰۔۸حدیث ۷۹۳۵)

(۳)۔۔۔۔۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ''جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی خاطر گناہ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اسے راضی فرمائے گا۔(کنز العمال کتاب الاخلاق قسم الاقوال ۶۳۔۲حدیث ۵۹۱۱)

بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوٰحِشَ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ۔ اس آیت میں ظاہری وباطنی بے حیائیوں کے پاس جانے سے منع کیا گیا کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہری گناہوں سے بچے اور پوشیدہ گناہوں سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہری گناہوں سے بچنا بھی لِلّٰہیت سے نہیں بلکہ لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے جبکہ گناہوں سے بچنے کا اصل سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ڈر ہونا چاہیے نیز اللہ تعالیٰ کی رضا وثواب کا مستحق ہوتا بھی وہی ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔

بظاہر نیک رہنا اور چھپ کر گناہ کرنا تقویٰ نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ ظاہر میں نیک رہنا اور چھپ کر گناہ کرنا تقویٰ نہیں بلکہ ریاکاری ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ ظاہر وباطن ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا خوف دامن گیر ہو۔ لوگوں کے سامنے نیک اعمال کرتے نظر آنے والوں اور تنہائی میں گناہوں پر بیباک ہونے والوں کا حشر میں بہت برا حال ہو گا، چنانچہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ

اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لے جانے کا حکم ہو گا، یہاں تک کہ جب وہ جنت کے قریب پہنچ کر اس کی خوشبو سونگھیں گے، اس کے محلات اور اس میں اہلِ جنت کے لئے اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے، تو ندا دی جائے گی: انہیں جنت سے لوٹا دو کیونکہ ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں۔ (یہ ندا سن کر) وہ ایسی حسرت کے ساتھ لوٹیں گے کہ اس جیسی حسرت کے ساتھ ان سے پہلے لوگ نہ لوٹیں ہوں گے، پھر وہ عرض کریں گے: ”یارب! عزوجل اگر تو اپنا ثواب اور اپنے اولیاء کے لئے تیار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ آسان ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”میں نے ارادۃً تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ) جب تم تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجزی و انکساری کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنی وہ حالت دکھاتے تھے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے نہیں ہوتی تھی، تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم لوگوں کی عزت کرتے اور میری عزت نہ کرتے تھے، تم لوگوں کی وجہ سے برا کام کرنا چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے برائی نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے ثواب سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔

(معجم الاوسط باب میم من اسم محمد ۵ ۱۳۵ ۔ ۴ ۔ حدیث ۵۴۷۸)

ظاہری وباطنی گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا

حدیث پاک میں ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کے لئے ایک بہترین دعا تعلیم فرمائی گئی ہے، ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس دعا کو اپنے معمولات میں شامل کر لے اور بکثرت یہ دعا مانگا کرے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی، ارشاد فرمایا: ”کہو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْراً مِّنْ عَلَانِیَّتِیْ وَ اجْعَلْ عَلَانِیَّتِیْ صَالِحَةً ،اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَ الْاَھْلِ، وَ الْوَلَدِ غَیْرِ الضَّالِّ وَ لَا

الْمُضِلِّ- اے اللہ ! میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر دے اور میرے ظاہر کو نیک و صالح بنادے، اے اللہ ! میں تجھ سے لوگوں کو عطا کی جانے والی بہترین چیزیں یعنی مال، اچھا گھر بار اور وہ اولاد مانگتا ہوں جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ گر ہو۔ (ترمذی احادیث شتی ۱۲۳ باب ۳۳۹-۵ حدیث ۳۵۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہری اور باطنی گناہوں سے بچنے اور گناہوں سے متعلق اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لئے دعوت اسلامی کے ساتھ وابستگی بہت مفید ہے۔ (صراط الجنان جلد ۳ ص ۲۳۹)

علماء کی شان

حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا'' بیشک زمین پر علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے بحر و بر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔''

(مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۶۰۰، ج ۴، ص ۳۱۴)

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ '' اللہ عزوجل کے ذکر، اس کی پسندیدہ چیزوں نیز عالم اور علم سیکھنے والے کے علاوہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، رقم ۴۱۱۲، ج ۴، ص ۴۲۸)

واقعہ (۳۴)

اللہ کے دیدار کے نقصان سے بڑھ کر کونسا نقصان ہے؟

کسی نے حضرت سَیِّدُنا شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو بعد انتقال خواب میں دیکھا تو پوچھا "مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ اللہ (عزوجل) نے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ (عزوجل) نے مجھ سے میرے کسی دعوے پر دلیل طلب نہیں کی البتہ ایک بات کی دلیل طلب فرمائی وہ یہ کہ ایک دن میں نے عرض کی کہ جنت کے نقصان سے بڑھ کر کونسا نقصان ہے ؟، تو اس پر رب لم یزل (عزوجل) نے ارشاد فرمایا، کہ میرے دیدار کے نقصان سے بڑھ کر کونسا نقصان ہے ؟ (یعنی جسے میرا دیدار نصیب نہ ہو اس سے بڑھ کر محروم کون ہو گا)۔

فیضانِ احیاء العلوم ص ۴۰۔۴۱

دیدار الٰہی کے متعلق چند مسائل

دیدار الٰہی کے متعلق چند مسائل اعتقاد یہ یاد رکھو: (۱) دنیا میں بندے اللہ تعالیٰ کو بصیرت یعنی نور قلبی سے دیکھتے ہیں اسے جانتے پہچانتے ہیں، آخرت میں اسے بصارت یعنی نور نگاہ سے دیکھیں گے کہ وہاں بصارت میں بصیرت ہو گی (۲) دنیا میں آنکھوں سے خدا تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے مگر واقع نہیں اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے دیدار کی دعا کی، ناممکن کی دعا ناجائز ہے نبی ناجائز کام نہیں کرتے (۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں اللہ تعالیٰ کا دیدار انہیں آنکھوں سے کیا اور خوب اچھی طرح کیا، اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر

صحیح یہ ہی ہے(۴)جو شخص دعویٰ ولایت کرتے ہوئے کہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا ہے یا دیکھتا ہوں وہ کافر ہے کہ اپنے کو وہ نبیوں سے افضل کہتا ہے(۵)قیامت میں ہر مؤمن و کافر کو رب کا دیدار ہو گا مؤمن کو رحمت کی شان میں اور کافر کو غضب و قہر کی شان میں(۶)قیامت کے بعد صرف مؤمنوں کو جنت میں دیدار الٰہی ہوا کرے گا کفار کو دوزخ میں نہ ہو گا "كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ"(۷)حق یہ ہے کہ جنت میں ہر مؤمن کو دیدار الٰہی ہوا کرے گا مرد ہوں یا جنتی عورتیں۔ عورتوں کے متعلق اختلاف ہے مگر حق یہ ہے کہ انہیں بھی دیدار ہو گا(۸)دنیا میں خواب میں دیدار الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے، ہمارے امام اعظم نے ایک سو بار رب کو خواب میں دیکھا، امام احمد ابن حنبل نے خواب میں دیکھا پوچھا الٰہی کون سی عبادت افضل ہے ؟ فرمایا تلاوت قرآن، دوسری بار پھر دیکھا پوچھا الٰہی معنی سمجھ کر تلاوت افضل ہے یا بغیر سمجھے بھی، فرمایا ہر طرح افضل ہے۔

(اشعۃ اللمعات)

اللہ تعالیٰ کے دیدار کے متعلق احادیث کریمہ

(۱)۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت جریر ابن عبداللہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اپنے رب کو ظاہر ظہور دیکھو گے اور ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ حضور انور نے چودھویں شب میں چاند کو دیکھا پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہو تم اس کے دیکھنے میں شک نہیں کرتے تو اگر تم یہ کر سکو کہ سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلی والی نماز پر مغلوب نہ ہو تو کرو پھر حضور نے یہ قراءت کی سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ (مسلم، بخاری)

(۲)۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت صہیب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی، فرماتے ہیں کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم وہ چیز

چاہتے ہو جو میں تم کو زائد دوں وہ عرض کریں گے کیا تو نے ہمارے منہ اوجیالے نہ کر دیئے کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کر دیا اور ہم کو آگ سے نجات نہ دے دی فرمایا کہ رب حجاب اٹھادے گا یہ رب کی ذات کا نظارہ کریں گے تو انہیں کوئی چیز رب کے دیدار سے زیادہ پیاری نہ دی گئی پھر حضور نے یہ تلاوت کی، نیک کاروں کے لیے اچھی چیز ہے اور زیادتی ہے (مسلم)

(۳)۔۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنتیوں میں ادنی درجے والا وہ ہو گا جو اپنے باغات اپنی بیویوں اپنی نعمتیں اپنے خدام کو اور اپنے تختوں کو ایک ہزار سال کے پھیلاوے میں دیکھے گا اور اللہ کے نزدیک بڑی عزت والا ہو گا وہ جو صبح شام اس کی ذات کے نظارے کرے پھر تلاوت فرمائی بعض چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھنے والے (احمد، ترمذی)

(۴)۔۔۔۔۔۔روایت ہے حضرت ابورزین عقیلی سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا قیامت کے دن سب اپنے رب کو خلوت میں دیکھیں گے فرمایاہاں میں نے عرض کیا اللہ کی مخلوق میں اس کی نشانی کیا ہے فرمایا اے ابورزین کیا تم سب چودھویں شب میں چاند کو خلوت میں نہیں دیکھتے، عرض کیا ہاں فرمایا یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، اللہ تو بہت جلالت وعظمت والا ہے (ابوداؤد) (مراۃ جلد ۷ ص ۴۹۱)

واقعہ (۳۵)

زَبان کا غلط استِعمال قَبْر میں پھنسا سکتا ہے

حضرتِ سیّدنا ابو بکر شبلی بغدادی علیہ رَحمۃُاللہِ الھادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے مرحوم پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: میں سخت ہولناکیوں سے دوچار ہوا، مُنکر نکیر کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: "دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استِعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔" اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے۔ اتنے میں ایک صاحِب جو حُسن و جمال کے پیکر اور مُعَطّر مُعَطّر تھے وہ میرے اور عذاب کے درمیان حائل ہو گئے۔ اورانہوں نے مجھے مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: " تیرے کثرت کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری امداد پر مامور کیا گیا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبدِیع ص۲۶۰) غیبت کی تباہ کاریاں ص ۱۱۶۔۱۱۷

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ	ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

قبر میں آفتا کیوں نہیں آسکتے!

سبحٰنَ اللہ! کثرتِ دُرُود شریف کی بَرَکت سے مدد کرنے کیلئے قبر میں جب فِرِشتہ آ سکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم کیوں نہیں فرماسکتے! کسی نے بالکل بجا فریاد کی ہے:

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا	امداد مری کرنے آجانا مرے آقا
روشن مِری تُربت کو لِلّٰہ شہا کرنا	جب وقتِ نزع آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

(۱)۔۔۔۔۔۔جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مُسلِم ص۲۱۶ حدیث۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲)۔۔۔۔۔۔بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمِذی ج۲ ص۲۷ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳)۔۔۔۔۔۔جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔(ترمِذی ج۲ ص۲۸ حدیث ۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴)۔۔۔۔۔۔مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

(ابنِ ماجہ ج۱ ص۴۹۰ حدیث ۹۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵)۔۔۔۔۔نماز کے بعد حمد و ثناء و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا:''دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔ (نَسائی ص ۲۲۰ حدیث ۱۲۸۱)

طالبِ علم کے لئے مدنی پھول

وہ امور جن کا دورانِ طلبِ علم خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) پورا وقت دینا۔ (۲) اچھا استاد جو خوفِ خدا کا پیکر، سنتِ رسول ﷺ کا خوگر ہو۔ (۳) اچھا ساتھی جو علم و عمل میں معاون ہو۔ (۴) جو شیئ توجہ الی العلم کو ختم کر دے اس سے اجتناب۔ جیسے موبائل۔ شرارت۔ فضول دوستی وغیرہ۔ (۵) محنت اور دل چسپی کو ختم کرنے والی چیزوں سے اجتناب۔ (٦) جو شیئ اللہ کی مدد کو ختم کر دے اس سے اجتناب۔ جیسے گناہ وغیرہ۔ (۷) سنجیدگی اختیار کرنا۔

واقعہ (۳۶)

نمک زیادہ ڈال دیا

کہتے ہیں: ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا۔ اسے غصّہ تو بَہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غصے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رَہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔ چنانچہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا معاف کر دی۔ اِنتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا معاف کر دی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج معاف کرتا ہوں۔ احترام مسلم ص ۱۴۔۱۵

اس ضمن میں میرے شیخِ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی (زید مجدہ وشرفہ وعلمہ وعملہ) اپنے رسالہ احترامِ مسلم کے صفحہ ۱۳ تا ۱۷ میں مدنی پھول دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

عورت سے نبھانے کی کوشش کیجئے

مرد کو چاہئے کہ اپنی زَوجہ کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اور اُس کو حکمتِ عملی کے ساتھ چلائے۔ چنانچِہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے: "بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے تمہارے لئے کسی طرح سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تم اس سے نفع چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی نفع حاصِل کر سکتے ہو اور اگر اس کو سیدھا

کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔ (مُسلِم ص۷۷۵حدیث۱۴۶۸)

زوجہ کے ساتھ نرمی کی فضیلت

معلوم ہوا کچھ نہ کچھ خلافِ مزاج حرکتیں اس سے سرزد ہوتی ہی رہیں گی۔ مرد کو چاہئے کہ صبر کرتا رہے۔ نبیوں کے سرور، حسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ روح پرور ہے: ''کامل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عمدہ اَخلاق والا اور اپنی زَوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نَرم طبیعت ہو۔ (ترمذی ج۴ص۲۷۸حدیث۲۶۲۱)

عورت کے ساتھ درگزر کا معاملہ رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کے لئے دعوتِ فکر ہے جو بات بات پر اپنی زَوجہ کو جھاڑتے بلکہ مارتے ہیں۔ ایک صنف نازُک پر قوت کا مظاہرہ کرنا اور خوا مخواہ رعب جھاڑنا مردانگی نہیں۔ اگرچہ عورت کی بھول ہو تب بھی درگزر سے کام لینا چاہئے کہ جب عورت سے کثیر منافع بھی حاصل ہوتے ہیں تو اُس کی نادانیوں پر صبر بھی کرنا چاہئے۔ نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مؤمن مرد مومنہ عورت سے دشمنی نہیں رکھ سکتا۔ اگر اس کی ایک خصلت بری لگے گی تو دوسری پسند آجائے گی۔
(مُسلِم ص۷۷۵حدیث۱۴۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقان رسول کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت اور ہر ماہ مَدنی اِنعامات کا رسالہ پر کرکے جمع کروانے کی برکت سے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بطفیل مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم گھریلو شکر رَنجیاں دُور ہوں گی اور آپ کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بنے گا اور اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے خاندان کو مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعۡظِیۡماً کا نظارہ نصیب ہو گا۔

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم	میٹھا مدینہ مجھ کو دکھا دیجئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

شوہر کے حُقُوق

بیوی کو بھی چاہیے کہ اپنے شوہر کیساتھ نیک سلوک کرے۔ چنانچہ میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: "قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو (یعنی پیپ ملا خون) بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حق شوہر ادا نہ کیا۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۴ ص۳۱۸ حدیث ۱۲۶۱۴)

شوہر کا گھر نہ چھوڑے

بات بات پر رُوٹھ کر میکے چلی جانے والی عورَت اِس حدیثِ پاک کو بار بار اپنے کانوں پر دوہرائے اور دل کی گہرائیوں میں اُتارے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اور (بیوی) بغیر اجازت اُس (یعنی شوہر) کے گھر سے نہ جائے اگر (بلاضرورت) ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے یا واپس لوٹ نہ آئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔ (کَنزُ العُمّال ج۱۶ ص۱۴۴ حدیث ۴۴۸۰۱ مُلَخَّصاً)

اکثر عورَتیں جہنّمی ہونے کا سبب

بعض خواتین اپنے شوہروں کی سخت نافرمانیاں اور ناشکریاں کرتی ہیں اور ذرا کوئی بات بری لگ جائے تو پچھلے تمام اِحسانات بھلا کر کوسنا شروع کر دیتی ہیں۔ جو اسلامی بہنیں بات بات پر لعنت ملامت کرتی اور پھٹکار برساتی رہتی ہیں ان کو ڈر جانا چاہئے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک بار عید کے روز عید گاہ تشریف لے جاتے ہوئے خواتین کی طرف گزرے تو فرمایا: "اے عورَتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو جہنَّمی دیکھا ہے۔ "خواتین نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اس کی وجہ ؟ فرمایا: "اس لئے کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔

(بُخاری ج ا ص ۱۲۳ حدیث ۳۰۴)

واقعہ (۳۷)

خودکشی کرنے کا نقصان

روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ پاک کی طرف ہجرت فرمائی تو طفیل ابن عمرو دوسی نے حضور کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک شخص نے ہجرت کی پھر وہ بیمار ہوگئے تو گھبرا گئے تو انہوں نے اپنا تیر لیا اور اس سے اپنے پورے کو کاٹ لیا تو ان کے ہاتھ سے خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ مرگئے تو اسے طفیل ابن عمرو نے خواب میں دیکھا کہ ان کی حالت بہت اچھی ہے اور انہیں اپنے ہاتھ ڈھکے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ رب نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ تو بولے کہ مجھے بخش دیا اپنے نبی کی طرف ہجرت کرنے کی برکت سے پھر پوچھا کہ کیا وجہ ہے میں تمہیں ہاتھ ڈھانپے دیکھ رہا ہوں بولے کہ مجھ سے فرمایا کہ جو تم نے خود بگاڑ لیا ہم اسے درست نہ کریں گے یہ خواب طفیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی الٰہی اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے (مسلم)

مراۃ المناجیح۔ جلد۔۵۔ ص ۳۷۱

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصہ (مجھے بخش دیا اپنے نبی کی طرف ہجرت کرنے کی برکت سے) کے تحت مراۃ کے جلد ۵ صفحہ ۳۷۱ پر فرماتے ہیں (معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری اور حضور کو دیکھنا ساری عبادات سے افضل ہے اور بخشش کا وسیلہ عظمٰی، دیکھو ان صحابی کے پاس نمازیں روزے تمام عبادات تھیں مگر بخشش ہجرت کی برکت سے ہوئی، یہ بھی معلوم ہوا کہ ہجرت میں حضور کی بارگاہ میں حاضری کی نیت کرنا ضروری ہے حالانکہ ہجرت عبادت ہے، رب تعالٰی

فرماتاہے:"مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ"جب ہجرت میں حضور کی رضا کی نیت اعلیٰ ہے تو دیگر عبادات میں بھی رضائے مصطفوی کی نیت شرک نہیں)۔ (مراۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۱)

خودکشی

خودکشی یعنی خود اپنے ہاتھ سے اپنے کو مار ڈالنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جنت حرام فرمادی ہے۔ اس بارے میں دو قرآنی آیات اور چار حدیثیں ملاحظہ فرمایئے جو بہت رقت انگیز و عبرت خیز ہیں۔

خودکشی کے متعلق دو فرامین باری تعالیٰ

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ (پ۵، النساء: ۲۹ تا ۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (پ۱۹، الفرقان: ۶۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے۔

خود کشی کی مذمت میں چار فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(۱)۔۔۔۔۔۔تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جو زخمی ہو گیا اور وہ اس زخم سے گھبرا گیا، اس نے چھری لے کر اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا مگر اس کا خون نہ تھما حتّٰی کہ اس نے دم توڑ دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھ مجھ پر جلدی کی، میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ... الخ، ص ۷۱، حدیث:۱۱۳)

(۲)۔۔۔۔۔۔جو خود کو کسی لوہے (کے ہتھیار) سے قتل کرے تو وہ اس کے ہاتھ میں ہو گا وہ جہنّم کی آگ میں اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ جس نے زہر پی کر خود کو مار ڈالا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا، وہ جہنم کی آگ میں اسے پیتا رہے گا اور ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کر لیا، وہ جہنم کی آگ میں (بلندی سے) گرتا رہے گا اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ... الخ، ص ۶۹، حدیث:۱۰۹)

نوٹ: خلود (ہمیشہ) کے معنے ہیں بہت دراز ٹھہرنا یا اس سے وہ شخص مراد ہے جو یہ کام حلال سمجھ کر کرے کہ اب وہ کافر ہو گیا یا یہ مطلب ہے کہ اس طرح خود کشی کرنے والا اس ہیشگی عذاب کا مستحق ہے اگرچہ اللہ تعالٰی اسے ایمان کی برکت سے رحم فرما کر دوزخ سے نکال دے گا لٰہذا یہ حدیث ان آیات و احادیث کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمن کتنا ہی گنہگار ہو آخر کار جنت میں پہنچے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۵۰ ملتقطاً)

(۳)۔۔۔۔۔۔ ایک شخص کو اس کے زخم نے سخت تکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اس نے موت کی طرف جلدی کی اور اپنی تلوار کی تیز دھار سے اپنے آپ کو قتل کر ڈالا تو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "یہ شخص جہنمی ہے۔ مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ... الخ، ص ۷۰، حدیث:۱۱۲

(۴)۔۔۔۔۔۔مومن کو لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی طرح ہے اور جو جس چیز کے ذریعے خُود کُشی کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے اسی چیز کے ذریعہ عذاب دے گا۔

مسلم، کتاب الایمان، باب غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ... الخ، ص۶۹، حدیث:۱۱۰

فقہی مسئلہ

جس نے خود کشی کرلی عندالاحناف مفتٰی بہ قول کے مطابق اُسے غسل بھی دیا جائے گا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نمازِ جنازہ نہ پڑھنا یہ لوگوں کو اِس فعل سے باز رکھنے کے لئے بطورِ زَجر وتَوبِیخ تھا۔ (الدرالمختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائزۃ، ۳/۱۲۷) عُلَما و فُضَلا اگر رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتے ہوئے بغرض زجر ایسے شخص کی نمازِ جنازہ نہ پڑھیں تو حرج نہیں۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۵/ ۱۰۸)

مسئلہ:۔ جس نے خود کشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جو زناکاری کی سزا میں سنگسار کیا گیا یا خون کے قصاص میں پھانسی دیا گیا اسے غسل دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الجنازۃ، ج۳، ص۱۲۷ / والفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلوٰۃ، الباب الحادی والعشرون، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۶۳)

استاد کے حقوق

(۱) خدمت (۲) تعظیم (۳) محبت (۴) اطاعت (۵) خیر خواہی۔ استاد کو سوچنا نہ پڑے کہ فلاں کام کرے گا یا نہیں، بلکہ شاگرد کو یہ سوچنا چاہئے کہ وہ کام استاد مجھ سے لے لے۔

نوٹ: ان پانچ چیزوں سے طالبِ علم استاد کا کچھ حق ادا کر پایا، پورا نہیں، کیونکہ استاد کا حق ماں باپ کے حق سے زیادہ ہے۔

واقعہ (۳۸)

ولی اللہ کی دست بوسی کی برکت سے بخشا گیا

منقول ہے کہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ایک شخص جو بظاہر بڑا ہی گناہگار تھا فوت ہو گیا۔ بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ دیکھنے والے نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ اس نے کہا کہ میرے پاس اور تو کوئی نیک عمل نہ تھا مگر ایک روز شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی راستے سے گزر رہے تھے تو میں نے آگے بڑھ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی دست بوسی کی تھی، بس اسی عمل کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔ فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۵۹

واقعہ (۳۹)

دست بوسی کرنے کی برکت

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مشائخ وبزرگان دین رحمہم اللہ کی دست بوسی یقیناً دین ودنیا کی خیر وبرکت کا باعث بنتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے ایک بزرگ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا، " مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کہا، دنیا

کاہر معاملہ اچھااور برامیرے آگے رکھ دیااور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ حکم ہوا،اسے دوزخ میں لے جاؤ! اس حکم پر عمل ہونے ہی والا تھا کہ فرمان ہوا،" ٹھہرو! ایک دفعہ اس نے جامع دمشق میں خواجہ شریف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دستِ مبارک کو چوما تھا۔ اس دست بوسی کی برکت سے ہم نے اسے معاف کیا۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

رحمت حق "بہانہ" می جوید	رحمت حق "بہا" نہ می جوید

یعنی اللہ عزوجل کی رحمت بہا یعنی قیمت طلب نہیں کرتی ،اللہ عزوجل کی رحمت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔

قیامت کے دن بہت سارے گناہگاروں کی بخشش

مزید شیخ المشائخ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن بہت سارے گناہگار، بزرگان دین رحمہم اللہ تعالٰی کی دست بوسی کی برکت سے بخشے جائیں گے اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کریں گے۔ (اسرار اولیاء مع ہشت بہشت، ص ۱۱۳)

کسی بزرگ مثلا والد یا پیر یا عالم کے ہاتھ پاؤں چومنا فی حد ذاتہ مباح ہے اور اس کی اباحت احادیث و روایات فقہیہ سے ثابت ہے۔ والدین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ اور علماء و صلحاء ورثہ سید الانبیاء علیہ و علیہم الصلٰوۃ والثناء کی دست بوسی و قدم بوسی سنت مستحبہ ہے اور یہ صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ یہ حضرات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہاتھ اور پاؤں چوما کرتے تھے جیسے کہ:

صحابہ کرام سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے مقدس ہاتھ پاؤں چومتے تھے

حضرت زارع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد سرکار مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، یہ بھی اس وقت وفد

میں شریک تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنی منزلوں سے مدینہ شریف پہنچے تو جلدی جلدی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے دست مبارک اور قدم شریف کو بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلۃ الرجل، الحدیث ۵۲۲۵، ج۴، ص۴۵۶)

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

علما، والدین و اساتذہ کے ہاتھ اور پاؤں چومنے کے تعلق سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے ایک سوال کیا گیا، لہٰذا وہ سوال مع جواب حاضر ہے:

مسئلہ ۱۹۶: (از دہلی مدرسہ نعمانیہ محلہ بلی ماراں مرسلہ مولوی عبد الرشید صاحب مہتمم ۵ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ) کیا فرماتے ہیں علمائے دین والدین واستاد و علماء کے ہاتھ پاؤں چومنا زید حرام کہتا ہے۔

جواب :(از مولوی عماد الدین صاحب سنبھلی مدرس اول مدرسہ نعمانیہ)

بالاتفاق جائز و درست ہے منصف کے لئے اس قدر کافی ہے معاند منکر کا علاج نہیں۔

قاضی خان، عالمگیری، عینی شرح ہدایہ، در مختار، ردالمحتار، ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف، بوداؤد، اشعۃ اللمعات سے اس کا جواز بلکہ امر ممدوح ہونا ثابت ہو گیا۔ لہٰذا بدتراز بول زید پر کید کا قول باطل ہوا کہ وہ اپنے گھر سے نئی شریعت گھڑتا ہے الخ۔

فتاوی رضویہ جلد ۲۲ کتاب الحظر والاباحۃ ص ۱۱۴

مسئلۂ فقہیہ

مسئلہ ۱۰: عالمِ دین اور بادشاہ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے، بلکہ اس کے قدم چومنا بھی جائز ہے۔ بلکہ اگر کسی نے عالمِ دین سے یہ خواہش کی کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجیے کہ میں بوسہ دوں تو اس کے کہنے کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ پاؤں بوسہ کے لیے اس کی طرف بڑھا سکتا ہے۔ (الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۳۱۔۶۳۲)

بہارِ شریعت جلد۳ حصہ ۱۶ ص ۴۷۲

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ۱۱۹۷ صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" (جلد ۳) صَفْحَہ ۴۶۴ پر مسئلہ نمبر ۳۱ ہے: "بعض لوگ سلام کرتے وقت جُھک بھی جاتے ہیں، یہ جُھکنا اگر حدِّ رُکوع تک ہو تو حرام ہے اور اِس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔" (بہارِ شریعت ج۳ ص ۴۶۴) ہاں دست بوسی کیلئے جُھکنے میں حرج نہیں بلکہ بِغیر جھکے ہاتھ چومنا ہی دشوار ہے۔ علما، والدین واساتذہ کی تو بات ہی نرالی ہے ان کے مرتبوں کے کیا کہنے اور ان ہاتھ و پاؤں کو بوسہ دینا باعثِ برکت و مغفرت ہے ہی مگر اب ایسی حدیثِ پاک بھی ملاحظہ کیجئے جس میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ پھلوں وغیرہ کو چوما کرتے تھے جیسے کہ:

رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس نیا پھل لایا جاتا تو اسے آپ اپنی آنکھوں اور لبوں پر رکھتے اور عرض کرتے الٰہی جیسے تو نے ہم کو اس کی ابتداء دکھائی ہم کو اس کی انتہاء بھی دکھا پھر وہ پھل کسی ایسے بچے کو عطا فرمادیتے جو آپ کے پاس ہوتا۔ (بیہقی دعوات کبیر)

اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ میں لکھتے ہیں:

شرح

یعنی چوم کر آنکھوں سے لگاتے نعمت الٰہیہ کا احترام فرماتے ہوئے جیسے کہ پہلی بارش کے قطرے اپنے منہ و سینہ شریف پر لیتے تھے اس میں رب تعالیٰ کی نعمت کی قدر دانی ہے اور اس کا شکریہ۔

پھل کی انتہا سے مراد یا تو آخری موسم کے پھل ہیں یعنی ہماری زندگی اتنی دراز فرما کہ ہم بہار کا آخر بھی دیکھ لیں یا جنت کے پھل ہیں کہ دنیا کے پھل وہاں کا نمونہ ہیں، یعنی ہم کو ایمان و تقویٰ نصیب فرما کہ ہم آخرت میں جنت میں جائیں اور وہاں کے پھل دیکھیں اور کھائیں۔(مرقات)

چونکہ بچوں کو پھل وغیرہ سے بہت رغبت ہوتی ہے، نیز وہ بھی انسان کا پہلا پھل ہے اس مناسبت سے پہلا پھل پہلے پھلوں کو عطا فرماتے تھے۔اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے:ایک یہ کہ اللہ تعالٰی کی نعمت کو چومنا، آنکھوں سے لگانا سنت ہے لہذا قرآن شریف، حدیث شریف، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات چومنا سنت سے ثابت ہے، بعض روٹی چومتے ہیں، ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔دوسرے یہ کہ کھانا ہاتھ میں لے کر یا سامنے رکھ کر اللہ کا ذکر یا دعا کرنا سنت ہے لہذا مروجہ ختم فاتحہ بھی جائز، سنت سے ثابت ہے، اس کا ماخذ یہ حدیث بھی ہے۔سرکار عالی قربانی فرما کر جانور سامنے رکھ کر دعا کرتے تھے۔تیسرے یہ کہ ختم شریف کا پھل وغیرہ کھانا، بچوں میں تقسیم کرنا سنت سے ثابت ہے جس کی اصل یہ حدیث ہے۔چوتھے یہ کہ نئے پھل پر فاتحہ پڑھ کر بچوں میں بانٹ دینا، حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل شریف سے ثابت ہے جیسا کہ آج بزرگوں کا طریقہ ہے۔

علامہ جزری نے حصن حصین شریف میں یوں روایت فرمائی کہ جب حضور انور پہلا پھل ملاحظہ فرماتے تو فرماتے "اللّٰہم بارک لنافی ثمرناوبارک لنافی مناتبناوبارک لنافی صاعنا وبارک لنا فی مدنا" اور جب آپ کی خدمت میں وہ پھل لایا جاتا تو کسی بچہ کو عطا فرمادیتے۔(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرۃ از مرقات) مراۃ جلد ۴ص۶۲۷

واقعہ (۴۰)

نفس کی خواہش ترک کرنے پر انعامِ خداوندی

جب ابوزکریا محی الدین یحیٰ بن شرف نووی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وصال کا وقت قریب آیا تو سیب کھانے کی شدید خواہش ہوئی۔ جب سیب لائے گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے نہ کھائے۔ بعدِ وصال اہلِ خانہ میں سے کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ اللہ عزوجل نے آپکے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا: اللہ تعالی نے میرے تمام اعمال قبول فرمالئے اور میری مہمان نوازی کی گئی اور مجھے سب سے پہلے جو چیز کھانے کو دی گئی وہ سیب تھے۔ فیضانِ ریاض الصالحین ص۱۹

جنت میں مہمان نوازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نَفْس کی پیروی نہ کرنے والوں کا کس قَدَر اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔ جو خوش نصیب لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر نَفْس کو مارتے ہوئے دنیا کی نعمتوں سے پرہیز کرتے ہوئے بھوک برداشت کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اُن کو مبارک ہو کہ مرنے کے بعد ان کو جنّت کی اعلیٰ نعمتیں عنایت ہوں گی۔ چُنانچِہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سورۃُ الحَآقَّہ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ (پ۲۹ الحآقّہ آیت ۲۴)

ترجَمہ کنزالایمان: کھاؤاور پیو رچتاہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

دل کیلئے نَفع بخش

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو سُلیمان دارانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، "نَفس کی کسی خواہش کو تَرک کر دینا دل کیلئے ایک سال کے روزے اور شب بیداری سے بھی زِیادہ نَفع بخش ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۱۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

جنّت کا ولیمہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "راہِ آخِرت پر گامزن بُزُرگانِ دین علیہ رحمۃُ اللہِ الْمُبین خواہِشاتِ نَفس کی تکمیل سے بچتے تھے کیوں کہ انسان اگر حسبِ خواہِش لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اِس سے اُس کے نَفس میں اکڑ(یعنی مغروری) پیدا ہو جاتی اور اس کا دل سخت ہو جاتا ہے، نیز وہ دُنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قَدَر مانوس ہو جاتا ہے کہ لذائذِ دنیا کی مَحبَّت اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ ربِّ کائنات جَلَّ جَلاَلُہ کی ملاقات اور اُس کی بارگاہِ عالی میں حاضری کو بھول جاتا ہے۔ اس کے حق میں دنیا جنّت اور موت قید خانہ بن جاتی ہے۔ جو اپنے نَفس پر سختی ڈالے اور اس کو لذّتوں سے محروم رکھے تو دنیا اُس کیلئے قید خانہ بن جاتی ہے اور اِس میں وہ گھُٹن محسوس کرتا ہے، اب اِس کا نَفس دنیا سے کوچ کرنا اور موت کے ذَرِیعہ زندگی کی قید سے آزاد ہو جانا پسند کرتا ہے۔ اِسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا یَحْیٰی مُعاذ رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اے صِدّیقین کے گروہ! جنّت کا ولیمہ کھانے کیلئے اپنے آپ کو بُھوکا رکھو کیوں کہ نَفس کو جس قَدَر بھوکا رکھا جائے اُسی قَدَر کھانے کی خواہش بڑھتی ہے۔ (یعنی جب شدّت سے بھوک لگی ہوتی ہے اُس وقت کھانا کھانے میں زیادہ لُطف آتا ہے، اس کا

تجرِبہ (تَجْ۔رِ۔بَہ) عُموماً ہر روزہ دار کو ہوتا ہے، لٰہذا دنیا میں خوب بھوکے رہو تاکہ جنّت کی اعلٰی نعمتوں سے خوب لذّت یاب ہوسکو۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج۳ص۹۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

نیک لوگوں کی پانچ نشانیاں

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں ، نیک بندہ کی پانچ نشانیاں ہیں : (۱)اچّھی صُحبت میں رہتا ہے (۲)زَبان و شرمگاہ کی حِفاظت کرتا ہے (۳) دنیا کی نعمت کو وَبال اور دینی نعمت کو فضلِ ربِّ ذُوالجلال تصوُّر کرتا ہے (۴)حلال کھانا بھی اس خوف سے پیٹ بھر کر نہیں کھاتا کہ اس میں کہیں حرام نہ ملا ہوا ہو۔ (۵)اپنے علاوہ سب مسلمانوں کو نَجات یافتہ تصوُّر کرتا اور خود کو گنہگار سمجھتے ہوئے اپنی ہلاکت کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔

(اَلمُنَبِّھات لِلعَسقَلانی بابُ الخَماسی ص۵۹) (پیٹ کا قفلِ مدینہ ص۶۰)

ہائے ! حُسنِ عمل نہیں پلّے حشر میں ہوگا کیا مِرا یاربّ !
خوف آتا ہے نارِ دوزخ سے ہو کرم بہرِ مصطفٰے یاربّ !

واقعہ (۴۱)

سچ میں بے مثال خوبیاں

حضرت ابو عبد اللہ رملی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں میں نے منصور دینوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھا، میں نے اُن سے کہا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے وہ کچھ عطا فرمایا جس کی مجھے امید نہ تھی۔ میں نے کہا: وہ کون سی چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف اچھی طرح متوجہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سچ۔ اور سب سے بُری چیز، جس کے ذریعے بندہ اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ جھوٹ ہے۔

(احیاء العلوم جلد ۵ ص۱۶۱) (فیضانِ ریاض الصالحین ص۴۹۷)

فرمانِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں اس نے نفع اٹھایا: (1) سچائی (2) حیا (3) اچھے اخلاق (4) شکر۔

جھوٹ کی تعریف

اہلسنّت کے نزدیک جھوٹ یہ ہے کہ کسی چیز کے متعلق اس کی اصلی حالت کے برعکس خبر دینا خواہ اسے معلوم ہو اور جان بوجھ کر ایسا کرے یا معلوم نہ ہو۔ اس کے گناہ ہونے کے لئے 2 شرائط ہیں: (۱) کسی چیز کا علم ہونا اور (۲) جان بوجھ کر اس کے خلاف بیان کرنا۔

جھوٹ کی جوازی صورتوں کا بیان

جان لیجئے! جھوٹ کبھی مباح ہوتا ہے اور کبھی واجب۔ اس کا قاعدہ ”اِحْیَائُ

الْعُلُوم ‘‘میں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (متوفی ۵۰۵ھ) نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ہر اچھا مقصود جس کا حصول جھوٹ اور سچ دونوں طریقوں سے ممکن ہو اس میں جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر اس کا حصول جھوٹ کے ذریعے ممکن ہو اور مقصود کو حاصل کرنا مباح ہو تو اس میں جھوٹ بولنا مباح ہے اور اگر اس کا حصول واجب ہو تو جھوٹ بولنا واجب ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص کسی بے قصور شخص کو دیکھے کہ وہ کسی ظالم کے ڈر سے چھپا بیٹھا ہے جو اسے قتل کرنے یا ایذاء دینے کا ارادہ رکھتا ہے تو یہاں پر جھوٹ بولنا واجب ہے کیونکہ بے قصور شخص کو بچانا واجب ہے اسی طرح اگر کسی نے ایسی ودیعت کے متعلق پوچھا جو وہ اس سے چھیننا چاہتا تھا تو انکار کرنا واجب ہے اگرچہ جھوٹ بولنا پڑے بلکہ اگر وہ قسم لے تو قسم بھی اُٹھا لے اور تَوْرِیَہ کرے (یعنی واضح معنی چھوڑ کر دوسرا مراد لے)، ورنہ حانث ہو جائے گا (یعنی قسم ٹوٹ جائے گی) اور کفارہ لازم ہو گا اور اکثر جنگی چال، دو ناراض ہونے والوں میں صلح کرانا اور مظلوم کے دل کو مائل کرنا جھوٹ کے بغیر نہیں ہو سکتا، لہٰذا ان صورتوں میں جھوٹ بولنا مباح ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الرابعۃ عشرۃ الکذب فی القول والیمین، ج۳، ص۱۶۹)

اگر کسی سے بادشاہ نے اس کے پوشیدہ گناہ کے بارے میں پوچھا جیسے زنا اور شراب نوشی تو اس کے لئے بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور وہ یوں کہے: ’’میں نے ایسا نہیں کیا۔‘‘ اسی طرح اس کے لئے اپنے بھائی کے پوشیدہ گناہ کو بھی چھپانا جائز ہے۔

مذکورہ صورتیں بیان کرنے کے بعد حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی (متوفی ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ جھوٹ کے فساد اور سچ کی وجہ سے پیدا ہونے والی خرابیوں کے درمیان تقابل کیا جائے۔ اگر سچائی کا فساد زیادہ ہو تو جھوٹ بولنا جائز ہے۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہو یا شک ہو تو جھوٹ بولنا حرام ہے۔ کسی معاملے کا تعلق اگر اپنی ذات سے ہو تو جھوٹ نہ بولنا زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر اس کا تعلق دوسرے کی

ذات سے ہو تو اس کے حق کے معاملے میں چشم پوشی جائز نہیں۔البتہ! احتیاط یہ ہے کہ جہاں جھوٹ بولنا مباح ہو وہاں بھی ترک کر دے اور جو بات مبالغۃً کہی جاتی ہے وہ حرام اور جھوٹ میں داخل نہیں جیسے کسی کو یہ کہنا کہ میں تیرے پاس ہزار بار آیا کیونکہ یہاں مبالغے کا سمجھانا مقصود ہے نہ کہ تعداد بتانا لیکن اگر وہ اس کے پاس صرف ایک مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الرابعۃ عشرۃ الکذب فی القول والیمین، ج۳، ص۱۶۹)

جھوٹ کی مذمت اور سچ کی برکت کے متعلق

احادیث

(۱)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی عمل کون سا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا کہ "سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے" پھر اس شخص نے عرض کیا،" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں لے جانے والا عمل کونسا ہے؟" فرمایا کہ "جھوٹ بولنا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ ابن عمرو بن العاص، رقم، ۶۶۵۲، ج۲ ص۵۸۹)

(۲)۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے

اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا ہو جاتا ہے۔"

(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، رقم ۶۰۹۴، ج ۴، ص ۱۲۵)

(۳)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی عمل کون سا ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا کہ " سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے" پھر اس شخص نے عرض کیا، " یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں لے جانے والا عمل کونسا ہے؟" فرمایا کہ "جھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ ابن عمرو بن العاص، رقم، ۶۶۵۲، ج ۲ ص ۵۸۹)

(۴)۔۔۔۔۔۔ حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱) جب بولو تو سچ بولو، (۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، (۳) جب امانت لو تو اسے ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو"۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ والاحسان۔۔الخ، باب الصدق الخ، رقم ۲۷۱، ج ۱، ص ۲۴۵)

(۵)۔۔۔۔۔۔حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "تم میری چھ باتیں قبول کرلو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱)جب تم میں سے کوئی گفتگو کرے تو جھوٹ نہ بولے، (۲) جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے، (۴) اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو، (۵) اپنے ہاتھوں کو روکو اور (۶) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔"

(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۲۴۱، ج۳، ص ۴۴۳)

صدقہ کے فضائل

(۱)حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "صبح سویرے صدقہ کیا کرو کیونکہ مصیبت صدقہ سے سبقت نہیں لے جاسکتی۔"

(السنن الکبری للبیھقی، کتاب الزکاۃ، باب فضل من اصبح صائما۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۷۸۳۱، ج۴، ص ۳۱۸)

(۲)بعض علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "بندہ صَدَقہ کرتا ہے اور بلاء نازل ہو رہی ہوتی ہے تو صَدَقہ اوپر بلند ہوتا ہے، ان دونوں کا آمنا سامنا ہوتا ہے، نہ بلاء صَدَقہ پر غلبہ پا سکتی ہے نہ صَدَقہ بلاء پر۔ جب تک اللہ عزَّوَجَلَّ چاہے دونوں زمین وآسمان کے درمیان ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں۔" (حکایتیں اور نصیحتیں ص ۲۳۴)

واقعہ (۴۲)

ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت

ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا سَری سَقَطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے جنازہ میں شریک ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سیِّدُنا سَری سَقَطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی زیارت ہوئی تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیامعاملہ فرمایا؟جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہو کر نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت فرمادی۔ اُس نے عَرض کی: یاسیِّدی! میں نے بھی آپ کے جنازے میں شریک ہو کر نَمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ تو آپ نے ایک فِہرس نکالی مگر اس شخص کانام شامل نہ تھا، جب غور سے دیکھاتو اس کانام حاشیے پر موجود تھا۔ (تاریخِ دمشق لابن عساکر ج۲۰ص۱۹۸)

واقعہ (۴۳)

عقیدت مندوں کی بھی مغفرت

حضرتِ سیِّدُنابِشرِ حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکافی کو انتِقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّافِع نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیامعاملہ فرمایا؟جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخش دیااور ارشاد فرمایا: اے بِشر!تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بَخش دیا۔ تو میں نے عَرض کی: یارب عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے محبت کرنے والوں کو بھی بَخش دے۔

تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مزید جوش پر آئی، اور فرمایا: قِیامت تک جو تم سے محبت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔

(شرح الصدور ص۲۷۵) (نمازِ جنازہ کا طریقہ ص۱۔۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا	خالق نے مجھے یوں بخش دیا، سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں رَحمَہُمُ اللہُ تعالیٰ سے نسبت باعِث سعادت، ان کا ذکرِ خیر باعثِ نُزولِ رَحمت، ان کی صحبت دو جہاں کیلئے بابَرَکت، ان کے مزارات کی زیارت تِریاقِ اَمراضِ معصیَت اور ان کی عقیدت ذَرِیعۂ نَجاتِ آخرت ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اولیائے کرام رَحمَہُمُ اللہُ السلام سے عقیدت اور ولیِ کامل حضرتِ سیِّدُنا بِشرِحافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی سے محبت ہے۔یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کے صدقے ہماری بھی مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

بِشرِحافی سے ہمیں تو پیار ہے	اِنْ شَآءَاللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

کفن چور

ایک عورت کی نَمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامِل ہو گیا اور قبرستان ساتھ جا کر اُس نے قَبْر کا پتا محفوظ کر لیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قَبْر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی: سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک مغفور (یعنی بخشِش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنھوں نے میرے جنازے کی نَماز پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ (یہ

سُن کر اُس نے فوراً قبر پر مِٹّی ڈال دی اور سچّے دل سے تائب ہو گیا)

(شُعَبُ الِاِیمان ج ۷ ص ۸ رقم ۹۲۶۱)

تمام شُرَکائے جنازہ کی بخشِش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نَمازِ جنازہ میں حاضِری کس قَدَر سعادت مندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رَہنا چاہئے، ہو سکتا ہے کسی نیک بندے کے جنازے میں شُمُولیَّت ہمارے لئے سامانِ مغفِرت بن جائے۔ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفِرت فرما دیتا ہے تو اُس کے جنازے کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشِش کر دی جائے گی۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۴ ص ۱۷۸ حدیث ۱۳)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان مغفرت نشان ہے: مؤمِن جب قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۷ ص ۸ رقم ۹۲۵۷)

جنّتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا مکّی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حیا فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لیکر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

(اَلفِردَوس بمأثور الخِطاب ج۱ص۲۸۲حدیث۱۱۰۸)

جنازے کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ جس نے مَحض تیری رِضا کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تَعَالٰی نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا تو فِرِشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفِرت کروں گا۔ (شَرۡحُ الصُّدُور ۱۰۱)

اُحُد پہاڑ جتنا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے) اپنے گھر سے جنازے کے ساتھ چلے، نَماز جنازہ پڑھے اور دَفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے اُس کے لیے دو قِیراط ثواب ہے جس میں سے ہر قِیراط اُحُد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صِرف جنازے کی نَماز پڑھ کر واپَس آجائے تو اس کے لیے ایک قِیراط ثواب ہے۔ (مُسلِم ص۴۷۲حدیث۹۴۵)

نَمازِ جنازہ باعثِ عبرت ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: مجھ سے سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: قبروں کی زیارت کرو تاکہ آخِرت کی یاد آئے اور مُردے کو نہلاؤ کہ فانی جِسم (یعنی مُردہ جسم) کا چُھونا بَہُت بڑی نصیحت ہے اور نَمازِ جنازہ پڑھو تاکہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ تعالی کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔ (اَلْمُستَدرَک لِلحاکِم ج۱ص۷۱۱حدیث۱۴۳۵)

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سب سے پہلا جنازہ کس کا پڑھا؟

نمازِ جنازہ کی ابتدا حضرتِ سیّدُنا آدم علٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے دور سے ہوئی ہے ، فرشتوں نے سیّدُنا آدم علٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جنازۂ مبارَکہ پر چار تکبیریں پڑھی تھیں۔ اسلام میں وجوبِ نمازِ جنازہ کا حکم مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاًوَّ تَعْظِیْماً میں نازل ہوا۔ حضرتِ سیّدُنا اَسعَد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کا وِصالِ مبارَک ہجرت کے بعد نویں مہینے کے آخر میں ہوا اور یہ پہلے صحابی کی میّت تھی جس پر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نماز جنازہ پڑھی۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۵ ص۳۷۵-۳۷۶)

نمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے

نمازِ جنازہ "فرضِ کفایہ" ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔اِس کے لئے جماعت شَرط نہیں،ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔ اس کی فرضیّت کا انکار کفر ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۸۲۵،عالمگیری ج۱ ص۱۶۲، دُرِّ مُختار ج۳)

نمازِ جنازہ میں دو رُکن اور تین سنّتیں ہیں

دو رُکن یہ ہیں:{۱} چار بار "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا{۲} قِیام۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص۱۲۴) اس میں تین سنّتِ مؤکدہ یہ ہیں:{۱} ثَناء{۲} دُرُود شریف{۳} میّت کیلئے دُعا۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۸۲۹)

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

مُقتدی اِس طرح نیّت کرے: "میں نیّت کرتا ہوں اِس جنازے کی نَماز کی واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ، دُعا اِس میّت کیلئے، پیچھے اِس امام کے" (فتاوٰی تاتارخانیہ ج۲ص۱۵۳) اب امام و مُقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اللّٰہُ اَکْبَرْ" کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثَناء پڑھیں۔ اس میں " وَتَعَالٰی جَدُّكَ " کے بعد " وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰـهَ غَيْرُكَ " پڑھیں پھر بِغیر ہاتھ اُٹھائے "اللّٰہُ اَکْبَرْ "کہیں، پھر دُرُودِ ابراہیم پڑھیں، پھر بِغیر ہاتھ اٹھائے " اللّٰہُ اَکْبَرْ" کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بُلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام و مقتدی سب آہِستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر "اللّٰہُ اَکْبَرْ" کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ سلام میں میّت اور فرشتوں ورحاضِرین نماز کی نیّت کرے، اُسی طرح جیسے اور نَمازوں کے سلام میں نیَّت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میّت کی بھی نیَّت کرے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۸۲۹،۸۳۵ماخوذاً)

بالغ مرد و عورت کے جنازے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ-

ترجمہ: الٰہی! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

(اَلْمُستَدرَک لِلْحاکم ج۱ص۶۸۴ حدیث۱۳۶۶)

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

ترجمہ: الٰہی! اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اَجر (کا مُوجِب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔ (کنزُالدّقائق ص ۵۲)

نابالغہ لڑکی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً۔

ترجمہ: الٰہی! اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کی مُوجِب) اور وقت پر کام آنے والی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

جُوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

جو تا پہن کر اگر نماز جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضَروری ہے اور جو تا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں: "اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن

کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ص۱۸۸)

جنازے کو کندھا دینے کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے: "جو جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔" نیز حدیث شریف میں ہے: جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی حَتمی (یعنی مُستَقِل) مغفِرت فرما دے گا۔

(اَلْجَوْہَرَۃُ النَّیِّرَۃ ص۱۳۹، دُرِّ مُختار ج۳ص۱۵۸۔۱۵۹، بہارِ شریعت ج۱ص۸۲۳)

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازے کو کندھا دینا عبادت ہے۔ سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۶۲، بہارِ شریعت ج۱ص۸۲۲) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں: "دس دس قدم چلو۔"

بقیہ واقعات حصہ چہارم میں ملاحظہ فرمائیں۔

مؤلف کی دیگر کتابیں

☆...شفیق المصباح شرح مراح الارواح اردو

☆...شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ اردو

☆...شفیق النحو شرح خلاصۃ النحو

☆...دینی و دنیوی امور کی حکمتوں پر مشتمل کتاب بنام ایسا کیوں ؟

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ اوّل عقائد کی حکمتیں

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ دوم پانچ نمازوں کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ سوم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ چہارم سری اور جہری نماز کی حکمت

☆...اسلامی احکامات کی حکمتیں حصہ پنجم وضوء کی حکمت

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ دوم

☆...ما فعل اللہ بك؟ حصہ سوم

ناشر: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

مآخذ و مراجع

ش	نام کتاب	مؤلف مصنف	مطبوعات
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالی	مکتبۃ المدینہ
۲	کنز الایمان	امام احمد رضا خان	مکتبۃ المدینہ
۳	قرطبی	امام محمد بن احمد القرطبی	دار الفکر بیروت
۴	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	دار الکتب العلمیہ
۵	تفسیر ابی سعود	امام علامہ ابو سعود محمد بن مصطفے	دار الفکر بیروت
۶	جامع البیان	امام ابو جعفر بن جریر طبری	دار الکتب العلمیہ
۷	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی الشافعی	دار الکتب العلمیہ
۸	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی	دار الکتب العلمیہ
۹	صراط الجنان	مفتی قاسم عطاری	مکتبۃ المدینہ
۱۰	صحیح بخاری	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری	دار الاسلام ریاض
۱۱	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	دار الاسلام ریاض
۱۲	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	دار الکتب العلمیہ
۱۳	ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی	دار المعرفہ بیروت
۱۴	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث	دار الاحیاء التراث
۱۵	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ	دار الفکر بیروت
۱۶	المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	دار الکتب العلمیہ
۱۷	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	حافظ محمد بن حبان	دار الکتب العلمیہ
۱۸	طبرانی کبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	دار الکتب العلمیہ
۱۹	المسند احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
۲۰	مسند ابی یعلی	امام ابو یعلی احمد بن علی موصلی	دار الکتب العلمیہ
۲۱	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی	دار الکتب العلمیہ

۲۲	ابن حبان	امام حافظ محمد بن حبان	دار الکتب العلمیہ
۲۳	المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	دار احیاء التراث
۲۴	المستدرک للحاکم	امام محمد بن عبد اللہ حاکم	دار المعرفہ بیروت
۲۵	طبرانی اوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی	دار الکتب العلمیہ
۲۶	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم منذری	دار الفکر بیروت
۲۷	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی الہندی	دار الکتب العلمیہ
۲۸	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	ضیاء القرآن پبلیکیشر
۲۹	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی	کوئٹہ
۳۰	الفردوس	حافظ شیدویہ بن شہر	دار الکتب العلمیہ
۳۱	تاریخ بغداد	امام ابو بکر احمد بن علی الخطیب	دار الکتب العلمیہ
۳۲	عیون الحکایات	ابن جوزی	مکتبۃ المدینہ
۳۳	جہنم میں لے جانے والے اعمال	شیخ الاسلام شہاب الدین بن حجر مکی	مکتبۃ المدینہ
۳۴	احیاء العلوم	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۵	انفرادی کوشش	علمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ
۳۶	فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان بریلوی	رضا فاؤنڈیشن
۳۷	مکاشفۃ القلوب	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۳۸	بہار شریعت	مفتی امجد علی اعظمی	مکتبۃ المدینہ
۳۹	جنت کی دو چابیاں	علمیہ دعوتِ اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۴۰	فیضان احیاء العلوم	امام غزالی	مکتبۃ المدینہ
۴۱	غیبت کی تباہ کاریاں	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ
۴۲	احترامِ مسلم	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ
۴۳	فیضان بہاء الدین زکریا	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۴۴	فیضان ریاض الصالحین	علمیہ دعوت اسلامی	مکتبۃ المدینہ
۴۵	نماز جنازہ کی طریقہ	علامہ الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ

فہرست

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

شفیقیہ

شرح

الاربعین النوویہ

اس کتاب میں ہے

☆...مترجم کا تعارف ☆...مصنف کا تعارف ☆...عبارت مع اعراب ☆...سلیس اردو ترجمہ ☆...راویوں کے حالات

مترجم: محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبادات کی حکمتیں (حصہ دوم)

موضوع

پانچ نمازوں کی حکمت

☆... حکمت کیا ہے؟

☆... حکمت کون دیتا ہے؟

☆... حکمت کہاں ملتی ہے؟

☆... نماز افضل العبادات کیوں ہے؟

☆... نماز کو صلوۃ کیوں کہتے ہیں؟

☆... پانچ نمازوں کی حکمت

☆... انسانی زندگی کی پانچ حالتیں

☆... سورج کی پانچ حالتیں

مصنف

محمد شفیق خان العطاری المدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ السُنۃ (آگرہ)

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شفیق المصباح

شرح

مراح الارواح

علم صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں بیان کی گئی ہیں۔

اس کتاب میں عربی عبارت پر اعراب و اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوالاً جواباً

تشریح پیش کی گئی ہے جو اپنے اعتبار سے بڑی مفید و دلچسپ ہے۔

مصنف: الشیخ احمد بن علی بن مسعود رحمۃ اللہ الودود

شارح: محمد شفیق عطاری المدنی فتحپوری

ناشر: مکتبۃ السنۃ (آگرہ)

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرور تاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے ان شاء اللہ علم میں ترقی ہوگی)

ش	عنوان	صفحہ

اسمائے حُسنٰی کا وسیلہ کام آگیا

حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص شام کے شہروں سے مدینہ اور مدینہ سے شام تجارت کے لئے جایا کرتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرتے ہوئے قافلے کے بغیر ہی سفر کرتا۔ ایک مرتبہ وہ شام سے مدینہ آرہا تھا کہ ایک گھوڑے سوار چور کی زد میں آگیا۔ چور نے اسے رکنے کو کہا تو وہ رُک گیا اور کہنے لگا: "تمہیں مال چاہے تو مال لے لو اور میرا راستہ چھوڑ دو۔" چور نے کہا: "مال تو اب میرا ہی ہے، مگر مجھے تمہاری بھی ضرورت ہے، لہٰذا میرے ساتھ چلو۔" تاجر نے کہا: "میرا کیا کرو گے، مال لے لو اور میرا راستہ چھوڑ دو۔" چور نے دوبارہ وہی الفاظ کہے۔ تو تاجر نے کہا: "پھر تھوڑی دیر میرا انتظار کرو، میں وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرلوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کرلوں۔" چور نے کہا: "ٹھیک ہے، جو بہتر سمجھو کرلو۔" چنانچہ، تاجر اُٹھا اور وضو کر کے چار رکعت نماز ادا کرلیں، پھر اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر دیا اور تین مرتبہ یہ دعا مانگی:

یَا وَدُوْدُ! یَا وَدُوْدُ! یَاوَدُوْدُ! یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ! یَا مُبْدِئُ! یَا مُعِیْدُ! یَا فَعَّالًا لِّمَا یُرِیْدُ! اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِیْ قَدَّرْتَ بِهَا عَلٰی خَلْقِكَ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَحْمَةً وَّعِلْمًا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ۔

یعنی اے اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے والے! اے عرشِ عظیم کے مالک عَزَّوَجَلَّ! اے پیدا کرنے والے! اے لوٹانے والے! اے ہمیشہ جو چاہے، کر لینے والے! میں تجھ سے تیرے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس نے تیرے عرش کو گھیر رکھا ہے اور تیری اس قدرت کے واسطے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو اپنی مخلوق پر قادر ہے اور تیری اس رحمت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو ہر شیئ کو گھیرے ہوئے ہے، تو نے رحمت اور علم کے اعتبار سے ہر شیئ کا احاطہ کیا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے مدد کرنے والے! میری مدد فرما۔"

جب وہ دعا سے فارغ ہوا تو سیاہ گھوڑے پر سوار ایک شخص دیکھا۔ جس نے سبز رنگ کے کپڑے زیبِ تن کر رکھے تھے، اس کے ہاتھ میں چمکتا ہوا نیزہ تھا۔ چور نے گھوڑے سوار کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑ کر اس کی جانب بڑھا۔ جب اس کے قریب ہوا تو اس نے تیزی سے اپنا نیزہ مار کر چور کو گھوڑے سے گرا دیا اور پھر تاجر کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اُٹھو، اور جا کر اُسے قتل کر دو۔" تاجر نے پوچھا: "آپ کون ہیں؟ میں نے کبھی کسی کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اسے قتل کرنا پسند کرتا ہوں۔" پھر گھوڑے سوار نے خود ہی چور کا کام تمام کر دیا اور تاجر کے پاس آکر کہا: "میں تیسرے آسمان کا فرشتہ ہوں۔ جب آپ نے پہلی مرتبہ دعا کی تھی تو ہم نے آسمان کے دروازوں کی کھٹکھٹاہٹ سنی۔ ہم نے کہا: آج کوئی نئی بات ہوئی ہے۔ پھر دوسری مرتبہ دعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ان سے آگ کی چنگاریوں جیسی چنگاریاں ظاہر ہوئیں۔

پھر جب تیسری مرتبہ دعا کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا: "اس غم زدہ کی مدد کون کریگا۔" میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ مجھے اس چور کے قتل کی توفیق عطا کی جائے، لہٰذا اے شخص! جان لے کہ جو شخص کسی بھی رنج و غم اور مصیبت و تکلیف میں یہ دُعا کریگا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد کرتے ہوئے اس سے مصائب و آفات دور فرمادے گا۔"

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس تاجر نے بخیر وعافیت مدینہ شریف پہنچ کر حضور سیِّدُ المُبَلِّغِین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضری دی اور یہ واقعہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے گوش گزار کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے اپنے اسمائے حُسنٰی تلقین فرمائے ہیں کہ جب ان کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جب کچھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔"

(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب مجابی الدعوۃ، الحدیث ۲۳، ج۲، ص۳۲۱، بتغیرٍ واختصارٍ)۔

(حکایتیں اور نصیحتیں ص۳۰۷۔۳۰۸)